اِمام ابنِ تیمیہ رح

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

www.KitaboSunnat.com

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.61 Barq, Dr. Ghulam Gilani
Imam Ibn-e-Timia/ Dr. Ghulam Gilani
Barq.- Lahore: Al-Faisal Nashran, 2011.
208p.

1. Seerat 1. Title Card.

ISBN 969-503-812-3

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

جنوری 2011ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت:-/200روپے
AL-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street,Urdu Bazar,Lahore.Pakistan
Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com
e.mail : alfaisal_pk@hotmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

پانچ سو کتابوں کا مُصنف، مجاہد، مجتہد اور
ہماری تاریخ کی ایک انقلاب آفرین شخصیت

آپ ایک خوش صورت اور نیک سیرت
انسان تھے۔ رنگ سفید، کندھے فراخ،
آواز بلند اور رسیلی، بال کالے اور گنجان
اور آنکھیں دو بولتی ہوئی زبانیں تھیں۔

علامہ ذہبیؒ (بحوالہ فوات الوفیات)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست

پیش لفظ از مہر 11
حرفِ اوّل از مصنّف 21
باب اوّل 25

ابتدائی زندگی

نام ونسب 25
کنیت 25
تاریخ ولادت 26
سکونت 26
ہجرت 26
تعلیم 27
حافظہ 27
اساتذہ 29
آپ کے شاگرد 31
اقرباء 34
علماء کی آراء 38
باب دوم 49

داستانِ حیات

سنین واقعات 49
پہلا درس 49
عقیدۂ حمویّہ 50
تفصیل مناظرات 56
فقرائے رفاعیہ سے مقابلہ 60
مصر میں طلبی 62
امام دمشق میں 70
مسئلہ زیارتِ قبور 72
علمائے بغداد کی تائید 75
علمائے بغداد کے دوخط 77
قلم کی جگہ کوئلہ 79
غروب آفتاب 80
درگزر 80
لطیفہ 80
پسندیدہ اشعار 81
باب سوم 86

اوصاف وخصائل

ضرورتِ تجدید 86
اس عہد کی سیاسی ومذہبی حالت 86
علم وعمل کا مقامِ بلند 87
مصائب (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ)۔

www.KitaboSunnat.com

امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔
شیخ علائی کا تذکرہ) 88
خطابت 90
تدریس وافتا 91
بحیثیت شاعر 93
عبادت 96
زہد و ورع 99
عفو 100
ایثار و کرم 101
لباس 102
تواضع 103
شجاعت 103
کرامات 104
حملۂ تاتار 108
کھلی چٹھی 109
حملۂ غازان پر تحریر 110
حملۂ تاتار کے متعلق شاہ کو خط 113
ابن خلدون کا بیان 118
واقعۂ شقحب 119
جنگ کسروان 119
فتح کسروان کے متعلق دو خط 119
متفرق 123
جوشِ عقیدت 123
باب چہارم 131

تصانیف

تعدادِ تصانیف میں اختلاف 131
اختلاف کی وجوہ 132
ضخامت کا مسئلہ 133
مجلّدات کا اختلاف 133
اختلافِ اسماء 134
فہرست تصانیف 137
باب پنجم 165

تصانیف کا موضوع

تفسیر 165
حدیث 166
فقہ 166
اصولِ فقہ 167
عقائد اور علم کلام 167
اخلاقیات وتصوّف 167
فلسفہ ومنطق 168
متفرق مسائل 168
عقائد میں اختلاف 169
معبد الجہنی 169

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعد بن درہم 169
جہم بن صفوان 169
اعتزال 170
فتنۂ خلق قرآن 171
اشاعرہ وماتریدیہ 172
تصوف 174
شیعی فرقے 175
ا۔زیدیہ 175
۲۔کیسانیہ 176
۳۔اسماعیلیہ 176
۴۔باطنیہ 176
۵۔نصیریہ 177
فلاسفہ 177
فلسفیانِ یونان کے بنیادی عقائد 178
مسلم فلسفی 179
فقہ اور امام ابن تیمیہ 181
اِجتہاد 182
زیارتِ قبور 182
زکوٰۃ کا مصرف 182
مکہ کی غیر منقولہ جائیداد 183
طلاق کی صورتیں 183
سجدۂ تلاوت 183
روزہ کی قضا 183
صفاومروہ کے درمیان عمرہ کرنے
والے کی ایک دَوڑ 183
چھوٹے سفر میں قصر صلوٰۃ 184
حلف بالطلاق 184
توسل بالانبیاء 184
موافقین (توسل بالانبیاء) 184
مخالفین 185
باب ششم 191

امام کی رحلت

خبرِ وفات کا ردِّ عمل 191
ہجوم 192
گریہ وزاری 192
نمازِ جنازہ 193
شاملین جنازہ کی تعداد 193
تدفین 194
زیارت وفاتحہ 194
مراثی 195
ایک مدحیہ 200
حرفِ آخر 204
کتابیات 205

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی تصانیف و تعارف

ڈاکٹر غلام جیلانی برق 1901ء میں لسبال (ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے اور 12 مارچ 1985ء کو اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ کے والد علاقے کے دینی اور مذہبی عالم تھے۔ ان کا نام محمد قاسم شاہ تھا اور گاؤں میں ایک مسجد میں امامت کرتے تھے۔ اور پھر اس مسجد کو خود اپنے وسائل سے تعمیر کروایا۔ جو ابھی لسبال میں قائم و دائم ہے اور جناب قاسم شاہ صاحب اور انکی اہلیہ اسی مسجد کے احاطے میں مدفون ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نسل در نسل ایک مذہبی و دینی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم دینی مدرسوں میں حاصل کی جس میں مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل وغیرہ شامل ہیں۔ پھر بائیس سال کی عمر میں میٹرک کیا اور انگریزی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ عربی میں گولڈ میڈل لیا۔ ایم اے فارسی کیا اور 1940ء میں پی ایچ ڈی کیا۔ اس وقت آپ 37 سال کے تھے۔ اور تھیسیس انگلش زبان میں امام ابن تیمیہ لکھا۔ اس کی تصحیح مولانا مودودی سے کروائی۔ پہلے مولوی تھے مسجد میں نماز پڑھاتے تھے پھر 1920ء سے 1933ء تک اسکول ٹیچر رہے پھر 1934ء سے 1957ء تک کالج میں عربی کے پروفیسر رہے۔ آپ کے PHD کا تھیسس HARVARD اور OXFORD یونیورسٹیوں سے پاس ہوا۔ اور یوں آپ مولوی غلام جیلانی سے ڈاکٹر غلام جیلانی برق بن گئے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی والدہ نے خواب دیکھا کہ آسمانوں میں پرندے اُڑ رہے ہیں اور ان کی چونچوں میں تختیاں ہیں۔ ایک پر ڈاکٹر صاحب کا نام سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ اور باقی دوسرے بھائیوں کا نام عام حروف میں لکھا ہے۔

آپ کے بڑے بھائی غلام ربانی عزیز بھی پچیس اسلامی کتب کے مصنف تھے اور گورنمنٹ سروس کے آخر میں قصور کالج سے بطور پرنسپل ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے کئی کتب کا عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا۔ اسلام پر تحقیقی کتب لکھیں جس میں اسلام کا طول وعرض، حکمائے عالم مشہور ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بھائی نور الحق علوی تھے۔ جو عربی کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ (1915ء تا 1944ء) اور عربی گرائمر پر مستند عالم سمجھے جاتے تھے۔ علامہ اقبال آپ سے عربی گرائمر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی تاریخ ادب پر اکثر تبادلہ خیال کرتے اور مشورہ لیتے۔(میری داستان حیات۔ڈاکٹر برق)اس کا ذکر ڈاکٹر برق صاحب نے اپنی خودنوشت داستان حیات میں کیا ہے۔ڈاکٹر صاحب کے رشتہ دار بھی اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

جناب غلام ربانی عزیز کو 1982ء میں سیرت طیبہ لکھنے پر آدم جی ایوارڈ بھی ملا تھا۔سیرت طیبہ پر آپ نے دو کتب تحریر کی تھیں۔برصغیر میں تین بھائی اور تینوں اسلامی علوم کے عالم۔یہ جناب قاسم شاہ صاحب اور انکی اولاد کے لئے پاک و ہند میں ایک منفرد اعزاز تھا۔ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی غلام یحیٰی صاحب بھی تعلیم و تدریس کے شعبہ سے تعلق رکھتے تھے۔ڈاکٹر صاحب اک ہمہ جہت شخصیت اور ایک ادارہ تھے۔ دلکش شخصیت کے مالک اور آنکھوں سے ذہانت عکس ریز تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کا حلقہ احباب وسیع تھا۔ان میں مولانا مودودی' ڈاکٹر باقر' ڈاکٹر عبداللہ' شورش کاشمیری' پروفیسر اشفاق علی خان' جنرل عبدالعلی ملک (شاگرد) ڈاکٹر فضل الٰہی (جید عالم) مولانا زاہد الحسینی' مولوی غلام جیلانی' پروفیسر ڈاکٹر اجمل' ڈاکٹر حمید اللہ' پروفیسر سعادت علی خان' عنایت الٰہی ملک' (مصنف و مولف) میاں محمد اکرم ایڈووکیٹ' مولانا عبدالماجد دریا آبادی' حفیظ جالندھری' طفیل ہوشیار پوری' جنرل شیریں دل خان نیازی' پروفیسر سعد اللہ کلیم صاحب (مصنف)،کیپٹن عبداللہ خان (مصنف و مولف) صوفی غلام مصطفےٰ تبسم' شیخ عبدالحکیم' شیخ محمد افضل صاحب سردار امیر اکبر خان (مشہور ایڈووکیٹ) کرنل محمد خان' جنرل شوکت' جنرل شفیق الرحمان' احمد ندیم قاسمی' جسٹس کیانی شامل تھے۔

الفیصل ناشران و تاجران کتب کو یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی کتب کو اعلیٰ درجے کی طباعت' کاغذ' متناسب سائز' دیدہ زیب سرورق اور خوب صورت آرٹ و مصوری سے مزین کریں اور قارئین کو پیش کریں۔ڈاکٹر صاحب کو خوبصورتی' حسن کائنات' جمال' موسیقیت' فنون لطیفہ سے عشق تھا کیوں کہ بقول ان کے اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ڈاکٹر برق اِک عہد ساز انسان تھے اور مستقبل پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ہم ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی حد درجہ کوشش کر رہے ہیں اُمید ہے ہمارا معیار اشاعت و طباعت قاری کے ذوق سلیم کے مطابق ہوگا۔کتاب قاری اور مصنف کے درمیان پل کا کام کرتی ہے۔اس لئے یہ پل یہ رابطہ حسین سے حسین تر کی جانب سفر کرتا رہے گا۔(انشاءاللہ)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ناشر: محمد فیصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

معاشران گرہ زلفِ یار باز کنید
شبے خوش است بایں قصہ اش دراز کنید

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ کے مناقب وسوانح کا ایک وسیع ذخیرہ عربی زبان میں موجود ہے۔ان کے معاصرین وتلامذہ نے نیز قرون لاحقہ میں کتاب وسنت کے معارف شناسوں نے اس نادرۂ روزگار ہستی کے جمال سیرت کی دل آویزیوں کو منظر عام پر لانے میں حتی الامکان کوتاہی نہ کی بلکہ اس لذیذ حکایت کو بار بار پھیلا کر بیان کیا۔

چناں کہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور

ہندوستان میں سولہویں صدی ہی میں ذوق عربیت کی فرومائیگی کا یہ عالم تھا کہ غریب عرفی کو پریشان ہوکر کہنا پڑا۔

مدارِ صحت ما بر حدیث زیر لبی است
کہ اہل ذوق عوام اندو گفتگو عربی است

بعدازاں تداول ایام سے جو ناسازگار حالات رونما ہوئے۔ان کے اثرات وعواقب کی نسبت کچھ عرض کرنا غیر ضروری ہے۔امام ممدوح کے مدارج ومناقب سے شناسائی تو ایک طرف جمہور ہندان کے نام سے بھی آشنا نہ ہوسکے۔

ع کہ بود و بل چہ بود و از کجا بود

نواب صدیق حسن خان مرحوم اور امرتسر کے غزنوی خاندان کی مساعی جمیلہ سے امام کی عظمت کا ذکر یہاں شروع ہوا اور ان کی بعض تصانیف بھی چھاپی گئیں لیکن اس زمانے میں تخریب وتفریق کا فتنہ ہر حلقے میں مستولی ہوکر گروہ بندی کی تیرگیاں دلوں اور دماغوں پر چھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھیں۔حق و باطل کا معیار یہ نہ تھا کہ کتاب وسنت کا مدعا کیا ہے بلکہ ہر گروہ نے اپنے مخصوص معتقدات کے حصار گرد وپیش کھڑے کر لیے تھے اور حقیقت کو انہی حصاروں میں محدود و محصور سمجھا جاتا تھا۔نواب صاحب مرحوم اور غزنوی خاندان کے افراد ایک خاص گروہ کے اکابر میں محسوب تھے۔نتیجہ یہ نکلا کہ امام ابن تیمیہ بھی اسی تعصب کیشی وحق ناشناسی کے ہدف بن گئے یعنی کسی نے سوچنے اور دیکھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔کہ کتاب وسنت کی نصرت۔علوم ومعارف دینیہ کی اشاعت اور وراثت کاملہ نبوت کے حصول وحفظ میں امام ممدوح کا مقام ومرتبہ کیا ہے بلکہ غور وتحقیق کے بغیر فرض کرلیا گیا۔کہ آپ بھی اسی گروہ کے قائدوں اور سرخیلوں میں سے ہوں گے جو آپ کے مدح و ستائش میں رطبُ اللّسان ہے لہٰذا آپ کے ساتھ عتاب ودرشتی کا سلوک واجب ٹھہرایا گیا۔

ع جہل زیں بسیار کرد است و کند

ظنونِ فاسدہ واوہامِ باطلہ کے اس ظلمت زار میں احقاق حق کی پہلی مشعل شمس العلماء مولانا شبلیؒ نے روشن کی۔ **نور اللہ تعالیٰ مرقدہ**۔یعنی امام کے احوال وسوانح پر ایک مختصر سا مقالہ بہ زبانِ اردو رقم فرمایا جو ان کی مشہور کتاب مقالات شبلی میں موجود ہے۔اس میں پورے جزم کے ساتھ دعویٰ کیا کہ مجدّدیت کی جس قدر خصوصیتیں امام کے وجودِ مبارک میں جلوہ گر ہیں۔ ان کی نظیر بہت کم مل سکتی ہے اور ریفارمر یا مصلح ومجدّد کا اگر کوئی اصلی مصداق ہوسکتا ہے تو وہ ابن تیمیہؒ ہیں۔

ع خلعتے بود کہ برقامتِ او دوختہ بود

اس کے بعد اہل علم مصنفات امام کی جانب متوجہ ہوئے لیکن جس شخص نے امام کی ذات ان کے علوم ومعارف اور مقام ومرتبت کو نہایت مؤثر و دل آویز انداز میں خواص وعوام کے سامنے پیش کیا اور کتاب وسنت کی اس متاعِ گراں بہا کو رواجِ عام کا قبالہ عطا فرمایا۔وہ مولانا ابوالکلام آزادؒ ہیں جن کی خدمات دینی محتاج تشریح نہیں ہیں اور ابن تیمیہ کے مناقب ومعارف کی اشاعت ان کے متعدد مشکور کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے۔

یہ برکت وفیروزمندی مولانا کے صحیح طریق تبلیغ کا ثمرہ تھی۔انہوں نے تخریب وگروہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندی کی تنگ نظریوں سے الگ ہو کر سنت محضہ وخالصہ کی اشاعت کو اپنا نصب العین بنایا۔ جزئیات وفروع کے اختلافات سے یک قلم کنارہ کش ہو کر اصول واساسات دین کی تعلیم دی اس ضمن میں اس نقطہ نگاہ کو ہر دلعزیز بنایا جو امام ابن تیمیہ کے لیے وجہ شرف و برتری تھا۔ جس زلال حق سے مستفید ہوئے بغیر ہی مختلف حلقے اس کی تلخی کے معتقد تھے۔ اس کے جام وسبو نہیں بلکہ خم کے خم ان کے حلق سے اتار دیئے یہاں تک کہ یہ لوگ خود بخود اپنے معتقدات کی بے اساسی کے قائل ہو گئے۔ یہ سب کچھ ہوا بلکہ امام ممدوح کی مصنفات کے اردو تراجم کی طلب بھی پیدا ہو گئی اور کئی کتابوں کے ترجمے چھپ گئے لیکن اب تک ان کی سیرت کا کوئی جامع مرقع ہماری زبان میں موجود نہ تھا جس میں ہر پڑھا لکھا آدمی اس عجوبۂ روزگار وجود کی صحیح صورت دیکھ سکتا (حضرت مہر نے عمداً یا انکساراً اس سیرت کا ذکر نہیں کیا جو آپ کے قلم سحر نگار کا نتیجہ ہے اور جو حضرت امام کے مفاخر ومناقب پر ایک دلکش تحریر ہے۔ برق) اس باب میں شرفِ اولیت اللہ تعالیٰ نے میرے عزیز بھائی ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کو عطا کیا۔ جنہوں نے نہ محض اردو ہی میں امام کے سوانح حیات کے متعلق ایک مبسوط کتاب مرتب فرمائی۔ بلکہ اس پایہ کی ایک کتاب انگریزی میں بھی لکھ ڈالی۔ (جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے شعبہ عربی وفارسی میں محفوظ ہے۔ مصنف) اور ہمارے ملک میں اس وقت یہی دو متداول ترین زبانیں ہیں گویا اب کسی لکھے پڑھے آدمی کے لیے یہ عذر باقی نہیں رہا کہ امام کی شخصیت وحیثیت کی معرفت کا وسیلہ مہیا نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ میرے عزیز بھائی کی یہ کوشش مشکور ہو اور انہوں نے امام کی ذات کے ساتھ عشق ومحبت کی یہ کٹھن وادی جس یگانہ خلوص اور سچی تڑپ کے ساتھ طے فرمائی ہے اسے برکات وحسنات کا سرچشمہ بنائے۔

مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست
تا کنم جاں از سرِ رغبت فدائے نام دوست

امام ابن تیمیہ کون تھے؟ اسلام واسلامیت کے لیے جہاد اکبر میں ان کا مقام ومرتبہ کیا تھا کتاب وسنت کی سربلندی کے لیے کیا کیا خدمات انجام دیں؟ فضائل واخلاق میں ان کا گوشۂ کلاہ کتنا بلند تھا؟ علامہ شبلی نے کیوں یہ فرمایا کہ مجددیت کی جتنی خصوصیتیں ان کی ذات میں جلوہ گر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں ان کی نظیر بہت کم ملتی ہے اور مصلح اعظم کا لباس صرف انہی کے قامت پہ زیبا تھا؟ ان سوالات کے مفصل جوابات آپ کو کتاب میں ملیں گے۔ ''پیش لفظ'' کی تنگنائی لذت تفصیل کی متحمل نہیں ہوسکتی لیکن یہ عرض کر دینا غالباً بے محل نہ سمجھا جائے کہ علم و عمل کا کوئی صحیح اور مفید گوشہ اور دائرہ ایسا نہ تھا جس میں امام نے یگانگی کا علم بلند نہ کیا۔ حفظ علوم میں وہ عجوبۂ دہر تھے اتباع سنت کا ایک نادر نمونہ تھے۔ فضائل و مفاخر میں وہ قرونِ اولیٰ کا ایک جامع مرقع تھے تصنیف و تالیف کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی نشست میں ایسے ضخیم رسائل مرتب فرمائے جن کا مطالعہ بھی اتنے وقت میں اہل علم کے لیے مشکل ہوگا۔ نصرتِ حق میں ان کی پامردی و دلیری محیر العقول تھی۔ ان کی زندگی میں کئی ایسے کٹھن مرحلے پیش آئے جن کی ہیبت ناکی بڑے بڑے اربابِ عزائم کی ہمتوں میں تزلزل پیدا کر دینے کے لیے کافی تھی اور بہانہ تراشوں کے لیے ان مرحلوں سے بچ نکلنے کی کئی راہیں کھل پڑی تھیں لیکن امام ابن تیمیہ کی دعوت سنت و عزیمت فی سبیل اللہ نے حیلہ و عذر کی بے چارگی کو ہمیشہ نفرت سے ٹھکرا دیا جس طرح کسی بلند پہاڑ کی چوٹی پر سے گرنے والا سیل تند اپنے بہاؤ کے نشیب و فراز سے بے پرواہ ہوتا ہے اور ہمیشہ قوت و زور سے ہر رکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح امام کے عشق حقانیت کا سیل تند رو مدّت العمر اس بے پناہی کے انداز میں بہتا رہا کہ کتاب و سنت کی مقررہ حدود کے اندر کسی رکاوٹ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا بلکہ بڑھ کر اس کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ موانع کو توڑ کر اپنی راہ پیدا کی۔ امام اپنے وقت کے سب سے بڑے مجاہد تھے اور عام اصحاب علم کی طرح ان کا جہاد محض زبان و قلم یا وعظ تقریر تک محدود نہ تھا بلکہ جہاد بالسیف میں بھی وہ سب پر سبقت لے گئے۔ مختلف اوصاف حسنہ کے اس نادر اجتماع نے وقت کے ایک بزرگ شیخ عماد الدین واسطی کی زبان پر بے اختیار یہ کلمات جاری کر دیئے تھے کہ ''میں مکرّر خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج آسمان کے نیچے ابن تیمیہ کا مثیل و نظیر دکھائی نہیں دیتا۔ نہ علم میں نہ عمل میں نہ اخلاق میں نہ اتباع حق میں نہ شہرہ کرم میں نہ کمال علم میں اور نہ اللہ اور اس کے شعائر کے حِفظ و قیام میں خُدا کی قسم۔ ہم نے ابن تیمیہ کے سوا اس زمانے میں کوئی اور ایسا شخص نہ دیکھا جس کے اقوال و اعمال سے نبوت محمدیؐ کے انوار اور سنّت کی روشنیاں یوں چھن چھن کر نکلتی ہوں کہ ان کو دیکھ کر ہم بے اختیار بول اٹھیں کہ محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی اتباع اسے کہتے ہیں۔"

شیخ ابو حیان آپ سے ملاقات کرنے کے بعد پکار اٹھے تھے۔

کنا نحدث عن خبر یحیی فھا انت الامام الذی قد کان ینتظر

ترجمہ: ہم ایک صاحب دانش کے آنے کا ذکر کیا کرتے تھے وہ امام منتظر تو ہی ہے۔

ہندوستان کی سرزمین میں آج کروڑوں فرزندان توحید آباد ہیں لیکن کسی قدر رنج و افسوس کا مقام ہے کہ اب تک ان کی ملکی زبان میں امام تیمیہ جیسے نادر روزگار وجود اور عظیم المرتبت مجاہد کے مفصل سوانح حیات بھی مرتب نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مستحق صد مبارکباد ہیں کہ انہوں نے یہ فرض کفایہ ادا کر کے ملت اسلامیہ ہند کو ممنون فرمایا۔ جس مقصد کو سامنے رکھ کر انہوں نے یہ کام انجام دیا۔ خدا کرے وہ پورا ہو۔ یعنی یہ کتاب امام موصوف کے معارف کی رفتار اشاعت کو تیز تر کرے امام ممدوح کتاب وسنت کی اشاعت کا ایک روشن مینار تھے خدا کرے ہمارے ہندوستان کا ظلمت کدہ بھی اس نور کی جلوہ کاریوں سے مستنیر ہو۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

حضرت امام کے دو خط

کتاب میں امام کی سیرت کے تمام پہلو تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں اور مجھے اس بارے میں کسی مزید ذکر کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن العقود الدریہ (یہ کتاب سوانح امام کے مرتب ہونے کے بعد شائع ہوئی ہے) میں بعض ایسے خطوط موجود ہیں جن کا ذکر کتاب میں موجود نہیں۔ میں ان میں سے صرف دو خطوط کے اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک آپ کی والدۂ محترمہ کے نام ہے اور دوسرا آپ کے چھوٹے بھائی بدرالدین کے نام۔

پہلا خط والدہ ماجدہ کی طرف

"حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اس سرزمین میں ہمارا قیام فی الحال ضروری امور کے لیے ہے۔ اگر ان کی سرانجام دہی میں سستی کریں تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور دینی و دنیوی میں اختلال کا اندیشہ ہے۔ خدا کی قسم۔ آپ سے دوری ہمارے بس کی بات نہیں ہے ہماری آرزو ہے کہ پرندے ہمیں اڑا کر آپ کے پاس پہنچا دیں۔ اگر آپ کو حقیقت حال کا علم ہوتا تو یقیناً آپ وہی راہ اختیار کرتیں جو ہم نے اختیار کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر خیر و رحمت اور برکت و ہدایت کے ایسے دروازے کھول دیئے جو ہمارے وہم گمان میں بھی نہ تھے ورنہ آپ کو کبھی خیال نہیں ہونا چاہیے کہ ہم دنیا کے کسی معاملے کو آپ کے قرب پر ترجیح دیتے ہیں۔ ہماری بہتری کے لیے دعا کی جائے۔ اللہ صاحب قدرت اور عالم الغیوب ہے۔ اور ہم محض بے بس ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابنِ آدم کی سعادت اللہ سے توفیق خیر طلب کرنے میں ہے جو کچھ پیش آئے۔ انسان اس پر راضی رہے۔ ابنِ آدم کی بدبختی یہ ہے کہ وہ خیر طلبی چھوڑ دے اور ناسازگار واقعات میں گھبرا اٹھے۔ جس تاجر کو مسافرت میں مال کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مال کو سنبھالنے تک ٹھہرے جو مہم اس وقت ہمیں درپیش ہے۔ اس کی اہمیت محتاج بیان نہیں والسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ تمام اہل بیت۔ ہمسایوں، بزرگوں اور دوستوں کو فرداً فرداً سلام۔"

غور فرمایئے کہ اس مختصر سے مکتوب میں سیرت امام کے مختلف پہلو کس طرح آشکارا ہیں۔ والدہ ماجدہ سے انتہائی محبت ہے۔ ان کے قرب و خدمت کے مقابلے میں دنیا کے بڑے سے بڑے کاموں کو چھوڑ دینے کا سچا ولولہ ہے لیکن امورِ دینی کا سرانجام اس محبوب ترین خونی رشتے پر مقدم ہے پھر اس جہاد سے بوجہ احسن عہدہ برآ ہونے کے باوجود اپنی قربانیوں کا احساس تک نہیں۔ بلکہ ہر نتیجہ کو صرف اللہ کی رحمت کا کرشمہ قرار دیتے ہیں اور بار بار خیر کے لیے دعا کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا خط — شیخ بدرالدین کی طرف

''حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ کی عنایت سے دین کی حمایت کلمۂ حق کی سربلندی اور اہل سنت والجماعت کی قوت کے اسباب مہیا ہوئے اور اربابِ بدعت وتفریق کو ذلت نصیب ہوئی۔ آپ جانتے ہیں کہ دین کے بڑے بڑے اصول تین ہیں۔

۱۔ تالیف قلوب

۲۔ اجتماع کلمہ

۳۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا پھر فرماتے ہیں وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ ۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

ان آیات میں اتحاد وائتلاف کا حکم دیا گیا ہے اور افتراق واختلاف سے روکا گیا ہے اس اصول کے پابند اہل سنّت اور تارک اہل الافتراق ہیں۔ سنت کا ماحصل رسولِ خدا کی پیروی کے بغیر اور کچھ نہیں۔ صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے تین چیزیں پسند فرمائی ہیں۔

۱۔ صرف اللہ کی عبادت۔

۲۔ اللہ کی رسی کو مضبوط تھامنا۔

۳۔ اپنے حاکموں کی خیرخواہی۔

میں اپنے دوستوں اور دشمنوں کا بلا استثنا خیرخواہ ہوں۔ میرے دل میں کسی کے خلاف کوئی میل یا غصہ موجود نہیں۔ بلکہ میں ان سب کی حسب مدارج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعظیم کرتا ہوں۔ایک مجتہد کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ راہِ اصواب پر ہے یا خطا پر اور یا عمداً گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے۔پہلی حالت میں وہ اجر کا مستحق ہے۔دوسری حالت میں اس کی خطا معاف ہو جائے گی اور تیسری حالت کے مجتہد کے لیے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ اسے اور دیگر مومنوں کو بخش دے۔

میرے متعلق بہت سی افترا پردازیاں کی گئیں جو میرے لیے نیکی وزحمت کا سبب بن گئیں۔اللہ تعالیٰ کے نورِ حق سے کاذب کے بہتان کی تردید ہو گئی۔میں پسند نہیں کرتا کہ میرے خلاف جھوٹ بولنے یا ظلم وعدوان کا مرتکب ہونے کی بنا پر کسی کو سختی کا مستوجب ٹھہرایا جائے۔میں تمام مسلمانوں کے لیے خیر کا خواہاں ہوں اور اس لیے سب کو معاف کرتا ہوں ۔باقی رہے اللہ کے حقوق۔تو اگر وہ لوگ توبہ کر لیں تو اللہ ان سے درگزر کرے گا۔ورنہ اس کا حکم نافذ ہوگا۔اگر کوئی شخص سوءِ عمل کی وجہ سے شکریہ کا مستحق ہوتا۔تو میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا جو میری مصیبتوں کا سبب بنے اور جن کی وجہ سے مجھے دنیا وآخرت کی نیکیاں نصیب ہوئیں۔ لیکن چونکہ صرف اللہ ہی تمام نعمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہے اس لیے میں صرف اسی ذات کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ مومن کی ہر ابتلا خیر وسعادت کا پیش خیمہ بنتی ہے۔“

اس کے بعد واقعہ افک کے سلسلے میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”حضرت صدیق ؓ مسطح بن اُثاثہ کو مالی امداد دیا کرتے تھے چونکہ افک کے سلسلے میں مسطح نے بھی حصہ لیا تھا اس لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امداد بند کردی جس پر یہ تہدید نازل ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(ترجمہ) تم میں سے اربابِ فضل و دولت یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔ انہیں چاہیے کہ وہ عفوودرگزر سے کام لیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دے۔ اللہ بڑا غفور رحیم ہے۔

اس آیت کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسطح کا وظیفہ دوبارہ جاری کر دیا۔"

اس خط کو بار بار پڑھیئے۔ امام ابن تیمیہ سے بڑھ کر دینی امور میں عبرت و حمیّت کی مثال گزشتہ آٹھ صدیوں میں ملنی مشکل ہے لیکن دیکھیئے کہ مخالفین کے ساتھ بھی ان کے رحم و کرم کا کیا عالم ہے۔ جن لوگوں نے انہیں اذیتیں دیں اور ان کے خلاف طرح طرح کی افترا پردازیوں سے مصائب کے طوفان کھڑے کیئے ان کے متعلق دل میں کوئی ملال نہیں بلکہ سب کے لیے نیکی و خیر کی دعا ہے۔ اسلامی سیرت کے یہ مقدس نمونے ہر جگہ نہیں مل سکتے۔

امام موصوف کی شخصیت کے یہ صرف چند خدوخال ہیں۔ پورا حلیہ آپ کو کتاب میں ملے گا۔ عفوخواہ ہوں۔ کہ بادۂ گلگوں کے اس لبریز جام کو بزم میں لانے کا وظیفہ میرے سپرد ہوا حالانکہ میرے پاس تلچھٹ کے سوا کچھ نہ تھا لیکن مامور تھا۔ اس لیے معذور سمجھئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحمد لله رب العالمين والصلوة

والسلام على سيدنا و

مولينا محمد وعلى آله

وصحبه الى يوم

الدين

غلام رسول مہر

لاہور۔ ۳ فروری ۱۹۴۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

۱۹۳۴ء میں ایم اے عربی و فارسی سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹریٹ کے لیے ایک ایک مقالہ لکھنے کا خیال آیا۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی کو آگے پیچھے کئی عنوانات بھیجے لیکن سب نامنظور ہو گئے۔ سال بھر کی بے نتیجہ مراسلت کے بعد خود لاہور گیا۔ شعبہ عربی کے صدر قبلہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت چنگڑ محلّہ میں رہتے تھے۔ میں نے اپنی مشکل پیش کی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد فرمانے لگے۔ ''کیا آپ امام ابن تیمیہ کے احوال و مقامات پہ لکھ سکیں گے؟ میں نے کہا کہ کوشش کروں گا۔ فرمایا تو جایئے اور کام شروع کیجئے۔''

میں وہاں سے نکل کر چند دیگر اساتذہ سے ملا اور پوچھا کہ مواد کہاں سے لوں؟ اور کام کس نہج پر کروں؟ دوسری صبح یونیورسٹی لائبریری میں گیا۔ چند کتب نکلوائیں اور واپس چلا گیا۔

چونکہ ہوشیار پور میں کوئی ایسا عالم۔ محقق یا پروفیسر نہیں تھا جو تحقیق کے جدید اسلوب سے آگاہ ہو۔ اس لیے جو ذہن میں آیا وہ کرتا گیا۔ البتہ کبھی کبھی ڈاکٹر محمد دین تاثیر (اُس وقت ایم اے او کالج۔ امرتسر کے پرنسپل) اسلامیہ کالج۔ لاہور کے پروفیسر عربی ڈاکٹر محمد برکت علی قریشی، گورنمنٹ کالج لاہور کے عربی پروفیسر ڈاکٹر محمد صدر الدین اور اپنے بڑے بھائی پروفیسر محمد نور الحق۔ اورینٹل کالج۔ لاہور سے کچھ نہ کچھ بذریعہ خطوط پوچھ لیتا۔

چار سال کی مسلسل محنت کے بعد کتاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں تیار ہو گئی اردو کتاب تو میں نے مکتبہ اردو۔ لاہور کو دے دی اور انگریزی نسخہ۔ یونیورسٹی کو بھیجنے سے پہلے برائے تبصرہ استادِ محترم مولوی محمد شفیع صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ایک ہفتے کے بعد لکھا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ نے مواد بہت محنت سے فراہم کیا ہے لیکن ناواقفیت اور مناسب نمونوں کے پیش نظر نہ ہونے سے متعدد خامیاں رہ گئی ہیں۔ مثلاً

۱۔ کلماتِ نسبت بلا تحقیق غلط سلط درج کئے گئے ہیں۔

۲۔ حوالی بقیدِ صفحہ نہیں ہیں۔

۳۔ ضبطِ اعلام میں بھی غلطیاں ہیں۔

۴۔ ضبطِ حرکات وحروف کا طریقہ غیر محمود ہے۔

۵۔ مصنفاتِ امام کی اہمیّت کو ظاہر کرنے کی طرف توجہ کم دی گئی ہے۔

(مکتوب محررہ ۔۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

اس تبصرے سے میرے حواس اڑ گئے۔ چار سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب کی ہیئت ترتیب اور مواد کو بدلنا آسان کام نہ تھا تاہم چھ ماہ اور لگائے یہاں وہاں کچھ تبدیلیاں کیں اور مولانا کو بتائے بغیر کتاب یونیورسٹی کے حوالے کر دی۔ چند روز بعد دہلی میں معارفِ اسلامیہ کے سلسلے میں ایک سہ روزہ اجلاس ہوا جس میں ہندوستان بھر سے بڑے بڑے عالم شامل ہوئے تھے۔ مثلاً

۱۔ ڈاکٹر ہادی حسن	علی گڑھ
۲۔ مولانا محمد اسلم	جیراج پوری
۳۔ خواجہ حسن نظامی	
۴۔ جسٹس سر سلیمان	الٰہ آباد
۵۔ مولانا مناظر احسن گیلانی	
۶۔ مولانا عبدالعزیز میمن	علی گڑھ
۷۔ پروفیسر محمود شیرانی	
۸۔ ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور یونیورسٹی
۹۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع وغیرہ وغیرہ	

وہاں میں نے بھی امام ابن تیمیّہ پہ ایک مقالہ پڑھا تھا۔ ہال سے باہر نکلے تو استادِ محترم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا۔ ''آپ کے مقالے کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا کہ یونیورسٹی کو بھیج چکا ہوں۔ فرمانے لگے۔ ''بہت جلد بازی سے کام لیا ہے۔''

ایک آدھ ماہ بعد مجھے یونیورسٹی نے اطلاع دی کہ میرے مقالے کو پرکھنے کے لیے دو مستشرق مقرر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ہارورڈ یونیورسٹی کا پروفیسر تھا اور دوسرا انگلستان کی ایک یونیورسٹی کا۔ سولہ ماہ کی انتظار کے بعد یونیورسٹی نے مجھے کامیابی کی اطلاع دی اور ساتھ ہی ممتحنین کا تبصرہ بھی بھیجا۔ وہ یہ تھا۔

''۔۔۔۔ (کچھ خوبیاں بیان کرنے کے بعد) ۔۔۔۔ دوسری طرف اس کتاب میں کچھ خامیاں بھی ہیں مثلاً

۱۔ اندازِ تحقیق سائنٹیفک نہیں۔

۲۔ ابن تیمیہ کی تخلیقات کا تاریخی پس منظر نہیں بتایا گیا۔

۳۔ بعض ناموں کے ہجے غلط ہیں۔

۴۔ حوالوں میں کتابوں کے سامنے صفحات درج نہیں کیے گئے۔

اس کے بعد مولانا محمد شفیع صاحب نے مجھے دو تین مرتبہ فرمایا بھی کہ مقالے کے نقائص دور کیجئے لیکن میں فرصت کے انتظار میں رہا۔ یہ فرصت مجھے ۱۹۷۲ء کے اواخر میں میسر آئی۔ ہوا یوں کہ معجم القرآن سے فارغ ہو کر میں مختلف کتب کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ ابن تیمیہ (اردو) سامنے آ گئی۔ اسے دیکھا تو چند چیزیں بہت کھٹکیں۔ یعنی:۔

۱۔ علماء کے نامکمل نام جو سکونتی۔ نسبی اور مسلکی نسبتوں سے معرّا تھے۔ اگر کسی عالم کا پورا نام حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی بن عبدالحمید ۔۔۔۔ بن قدامۃ المقدسی الحنبلی تھا تو میں نے صرف ابن قدامۃ لکھنے پہ اکتفا کی تھی۔ باقی اسماء سے بھی یہی سلوک کیا تھا۔

۲۔ ناموں کے آگے تاریخ وفات درج نہ تھی۔

۳۔ حوالے ناقص تھے کتابوں کے سامنے صفحات کا اندارج نہیں تھا۔

۴۔ کتابیات میں سالِ طبع اور مقام اشاعت کا ذکر نہیں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال آیا کہ اگر یہ نقائص میں نے دور نہ کیے تو اور کون کرے گا۔ چنانچہ میں نے دوبارہ مآخذ کی تلاش کی۔ ان کی مدد سے ننانوے فیصد نقائص دور کیے اور اس سلسلہ میں بعض ایسی کتابوں سے بھی مدد لی جو میری اس کتاب کے بعد شائع ہوئی تھیں مثلاً ابوزہرہ مصری اور پروفیسر عمری کو کن کی ''ابن تیمیہ'' پنجاب یونیورسٹی کا دائرۃ المعارف اسلامیہ شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ احمد بن حنبل۔ علمائے اسلام۔ وغیرہ

اس کتاب کی ضرورت

گو ''ابن تیمیہ'' پر پروفیسر عمری اور پروفیسر زہرہ کی مفصل کتابیں آ چکی ہیں لیکن میری کتاب کی ضرورت پھر بھی محسوس ہوتی رہے گی۔ اولاً اس لیے کہ یہ مختصر ہے۔ عمری کی کتاب ۶۷۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ابوزہرہ کی ۵۲۷ صفحات پر۔ آدم جدید کو اتنی ضخیم کتابیں پڑھنے کی فرصت اور انہیں خریدنے کی ہمت کہاں؟ ثانیاً۔ میری کتاب اس موضوع پہ پہلی کتاب تھی اور اس میں مختصراً وہ سب کچھ موجود ہے جو عمری و ابوزہرہ نے تفصیلاً بیان کیا ہے۔

امام ابن تیمیہ ہماری تاریخ کی ایک منفرد شخصیت تھی۔ آپ نے مختلف مسائل پہ کوئی پانچ سو کتابیں لکھیں۔ تاتاریوں اور شام کے بعض جرائم کار قبائل کے خلاف جہاد کیا۔ چھ برس جیل میں بھی رہے۔ گو آپ کو گزرے آج ساڑھے چھ سو سال ہو چکے ہیں لیکن آپ کی بلند اور رسیلی آواز فضائے دہر میں بدستور گونج رہی ہے۔ میں چاہتا تو یہ تھا کہ اس بطل جلیل کے اوصاف و اعمال پہ کچھ تفصیل سے لکھوں لیکن اتنی فرصت۔ ہمّت اور علمیّت کہاں سے لاتا۔ مجبوراً ان چند اوراق پہ اکتفا کر رہا ہوں۔ میری یہ تحریر اس عظیم المرتبت انسان کی خدمت میں ایک حقیر سا نذرانۂ عقیدت ہے۔ اے اللہ اسے قبول فرما۔

برق کیمبل پور

جمعہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء بمطابق ۱۹ محرم ۱۳۹۳ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

اِبتدائی زندگی

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی احمد تھا۔ جب فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کے اوصاف و تحصیلات کی شہرت دور دور تک پہنچی تو آپ کے مداحوں نے آپ کے نام کے ساتھ تقی الدین۔ ابو العباس کا بھی اضافہ کر دیا۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔

تقی الدین ابو العباس احمد بن شیخ شہابُ الدین ابو المحاسن عبدالحلیم بن مجد الدّین ابوالبرکات شیخ عبدالسّلام بن ابو محمد عبداللہ ابو القاسم الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبداللہ بن تیمیہ الحرانی۔ (کواکب ص ۱۲۹۔ الرد الوافر ص ۱۵)

کنیت

اس خاندان کے تمام افراد تیمیہ کی طرف منسوب تھے۔ تذکرہ نگاروں نے اس کی دو توجیہیں پیش کی ہیں۔

اول: کہ احمد کے ایک جد امجد ابو محمد عبداللہ بن خضر حج کو گئے۔ راہ میں شمالی عرب کی ایک بستی تیما میں ٹھہرے اور وہاں ایک پیاری سی بچی دیکھی۔ حج سے واپسی پر آپ کے ہاں بھی ایک بچی پیدا ہوئی جو تیما کی بچی سے اتنی ملتی جلتی تھی کہ عبداللہ دیکھتے ہی بول اٹھے یا تیمیہ۔ یا تیمیہ
(کواکب ص ۱۳۹)

اس توجیہہ پر مشہور مؤرخ ابن خلکان ۶۷۹ھ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ تیما کا اسم نسبت تیماویہ بنتا ہے۔ نہ کہ تیمیہ (ابن خلکان وفیات جلد ۲۔ ص ۳۴۸)

ایک اور سوال یہ ہے کہ کیا تیما کی لڑکی سے مشابہت اتنی بڑی چیز تھی کہ عبداللہ کے تمام بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے اپنے آباؤ اجداد کو چھوڑ کر ایک خاتون کی طرف منسوب ہونے پر ناز کرنے لگے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی دوسری توجیہہ حافظ ابن رجب ۷۹۵ھ نے پیش کی ہے۔ آپ محمد بن النجار ؒ ۶۴۳ھ کی روایت سے لکھتے ہیں کہ تیمیہ ابو القاسم الخضر کی دادی کا نام تھا۔ یہ اتنی بڑی عالمہ و فاضلہ تھی کہ سارا خاندان اس کی طرف منسوب ہو گیا۔

(ابن رجب، طبقات الحنابلہ تذکرہ فخر الدین بن تیمیہ)

یہ توجیہہ زیادہ معقول معلوم ہوتی ہے اس کی تائید حافظ ابن کثیرؒ ۷۷۴ھ کے ایک قول سے بھی ہوتی ہے فرماتے ہیں کہ امامِ موصوف کی ایک دور کی دادی کا نام تیمیہ تھا۔

(اختصار علوم الحدیث ص ۸۶)

تاریخ ولادت

تمام تذکرہ نگار تین باتوں پہ متفق ہیں۔ اول: کہ احمد کی ولادت پیر کو ہوئی تھی۔ دوم: وہ ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ سوم: سالِ ہجرت ۶۶۱ تھا لیکن تاریخ کے متعلق اختلاف ہے بعض ۱۰ ربیع الاول لکھتے ہیں اور بعض ۱۲ چونکہ شمسی وقمری تقادیم کے مطابق ۱۲ ربیع الاول ۶۶۱ھ کو پیر تھا اس لیے یہی تاریخ صحیح ہے۔

سکونت

احمد کے آباؤ اجداد صدیوں سے شام کے ایک شہر حرّان میں آباد تھے یہ وہی شہر ہے جہاں تقریباً دو ہزار ق۔م میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آذر بابل سے ہجرت کر کے گئے تھے۔ یہ شہر صدیوں تک حدودِ شام میں رہا۔ لیکن اب کئی سرحدات میں تغیر کی وجہ سے یہ ریاست ترکی کا حصہ بن گیا ہے۔ یہ دمشق سے تین سو میل اور حلب سے ۱۲۰ میل شمال میں واقع ہے۔ اس پر مسلمانوں نے ۱۷ھ میں قبضہ کیا تھا۔

ہجرت

احمد کے ابتدائی چھ سال حرّان ہی میں گزرے جب تاتاریوں نے اس شہر پر حملہ کیا اور لوگ گھروں کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھاگ نکلے تو آپ کے والد عبدالحلیم بھی دمشق کی طرف چل دیئے۔ کتابوں سے بھرا ہوا ایک چھکڑا ساتھ تھا جسے خود گھسیٹتے۔ ایک دفعہ یہ کیچڑ میں پھنس گیا اور اسے نکالنے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کوششیں ناکام ہو گئیں آخر ہار کر وضو کیا۔ دوگانہ ادا کرنے کے بعد دعا مانگی۔ فارغ ہو کر پھر زور لگایا اور چھکڑا نکل آیا۔ ۶۶۷ھ کے آخر میں دمشق پہنچے اور وہیں اقامت اختیار کر لی۔ (کواکب ص ۱۳۹)

تعلیم

تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ابتدائی تعلیم حران میں ہوئی تھی۔ دمشق میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے وہاں مدرسہ حنبلیہ اور دار الحدیث السکریہ کے فاضل اساتذہ سے مختلف علوم کا درس لیا۔ پھر وہاں سے نکل کر دیگر علمی مراکز میں پہنچے اور مختلف اساتذہ سے صَرف و نحو۔ منطق۔ معقول۔ فقہ۔ ادب۔ حدیث اور تفسیر پڑھی۔ ابھی شباب کے ابتدائی مراحل ہی میں تھے کہ آپ کی ذہانت و قابلیت کے چرچے ہونے لگے۔ علامہ ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں۔

''احمد ابھی شباب کے ابتدائی مراحل میں تھا کہ وہ مدارس اور علمی محافل میں جاتا۔ وہاں مذاکرات و مناظرات میں علمی قابلیت کے وہ جوہر دکھاتا کہ بڑے بڑے عالم دنگ رہ جاتے اس وقت اس کی عمر ۱۹ برس تھی یا اس سے بھی کم۔'' (کواکب ص ۱۴۳)

شیخ علم الدّین برزالی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے ابن تیمیّہ کی ایک ایسی تحریر دیکھنے کا اتفاق ہوا جس کے حاشیے پر علامہ ذہبی نے لکھا تھا۔ قرأ القرآن و الفقه وناظر و استدل و هو دون البلوغ ۔ (کواکب ص ۱۴۶) (احمد بلوغ سے پہلے قرآن وفقہ پڑھ چکا تھا اور علمی مناظروں میں شامل ہوتا تھا)

حافظہ

آپ ایک زبردست قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ جمال الدین ابوالمظفر یوسف بن محمد العبادی۔ العقیلی السّرمدی (۷۷۷ھ) لکھتے ہیں۔

''ابن تیمیّہ کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی کتاب پڑھ لیتا تو اسے یاد ہو جاتی اور وہ اس کی عبارات اپنی تصانیف میں حافظہ سے نقل کرتا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ایک حکایت بھی لکھی ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں اسے اس کے والد نے کہا کہ آؤ آج سیر کو چلیں لیکن احمد نے معذرت کی جب شام کو آپ کے والد اور بھائی واپس آئے اور پوچھا کہ دن بھر کیا کرتے رہے ہو تو احمد نے ایک کتاب دکھا کر کہا کہ میں اسے یاد کر چکا ہوں۔ والد نے امتحان لیا تو انہوں نے ہر عبارت حافظہ سے سنا دی۔ اس پر والد نے اس کی آنکھوں کو چوم کر کہا۔ اللہ تمہیں چشمِ بد سے محفوظ رکھے۔ (الرّد۔ص ۴۳)

ذہبی لکھتا ہے کہ جب آپ اسکندریہ کی جیل میں محبوس تھے تو ایک دن داروغہ زنداں نے آپ سے چند احادیث لکھنے کی التماس کی۔ آپ نے حافظہ سے اسے دس اوراق مع اسانید لکھ کر دیئے جو مقابلہ کرنے پہ بالکل صحیح نکلے۔ (الرّد۔ص ۱۷)

حافظ سراج الدین ابوحفص عمر بن علی بن موسیٰ البزار (۷۴۹ھ) اپنی کتاب الاعلام العلیہ فی مناقب ابن تیمیہ میں لکھتے ہیں۔

قلّ کتاب من فنون العلم الا و قد وقف علیه فکان الله تعالیٰ قد خصه بسرعة الحفظ و بطء النسیان (کواکب. ۱۵۰)

علوم وفنون کی شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس سے احمد واقف نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا اللہ نے تیز حافظے اور نہ بھولنے کی دولت سے صرف احمد کو نوازا تھا۔

ابن قدامہ۔ حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی (۷۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حلب کے ایک شیخ دمشق میں آئے اور احمد کا پتہ پوچھنے لگے۔ ایک خیاط (درزی) نے انہیں بتایا کہ یہ اس کے سکول جانے کا وقت ہے اور یہی اس کا راستہ ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد درزی نے کہا کہ وہ دیکھو احمد بڑی سی تختی لیے آ رہا ہے۔ شیخ اس کے پاس گئے۔ اس کی تختی پر گیارہ یا تیرہ احادیث لکھیں جنہیں احمد نے صرف ایک مرتبہ پڑھ کر یاد کر لیا اور پھر حافظہ سے سنا دیں۔ اس کے بعد چند اسانید لکھیں۔ وہ بھی صرف ایک دفعہ دیکھ کر دہرا دیں۔ شیخ فرطِ حیرت سے کہنے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے۔ اگر یہ بچہ زندہ رہا تو ایک بڑا انسان بنے گا۔

فان ھذا لم یر مثله، میں نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا"

(تذکرہ العقود الدریہ ص ۴)

اساتذہ

حافظ ابن قدامہ فرماتے ہیں:۔ شیوخه الذین سَمِعَ منهم اکثر من مِائتی شیخ ۔(کواکب ص ۱۳۹) احمد کے اساتذہ کی تعداد دوسو (۲۰۰) سے زیادہ تھی۔ ان سے احمد نے بیس سال تک فیض پایا۔ ان میں بعض کے نام یہ ہیں۔

۱۔ شیخ زین الدین ابو العباس احمد بن عبدالدائم بن نعمت بن احمد بن محمد نابلسی مقدسی (۵۷۵۔۶۶۸ھ) میں یہ دمشق میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی

(عمری ابن تیمیہ ۵۹)۔

۲۔ شمس الدین ابو محمد عبداللہ بن شیخ شرف الدین محمد بن عطاء بن حسن الاذرعی الحنفی (۵۹۵۔۶۷۳ھ) یہ دمشق میں پڑھاتے تھے۔ کچھ عرصے کے لیے مصر میں بھی قاضی رہے (ایضا ص ۶۰)

۳۔ شمس الدین ابو محمد عبدالرحمٰن بن شیخ ابو عمر محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی حنبلی (۵۹۷۔۶۸۲ھ)

۴۔ مجد الدّین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن عثمان بن المظفر بن ہبۃ اللہ بن عساکر الدمشقی (۵۸۷۔۶۶۹ھ)

۵۔ ابو محمد عبدالواسع ابو بکر بن محمد ابی بکر الہروی (۵۹۴۔۶۷۳ھ)

۶۔ کمال الدین ابو زکریا یحیٰی بن منصور بن ابی الفتح بن رافع بن علی بن الصیر فی الحرانی (۶۷۸ھ۔)

۷۔ جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمان بن سلیمان بن سعید [illegible] ان الحرانی البغدادی (۵۸۵ [illegible] ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ زین الدین ابوبکر محمد بن ابی طاہر اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالحسن الانماطی
(۶۰۹۔۶۸۴ھ)

۹۔ جمال الدین ابوحامد محمد بن علی بن محمود بن احمد بن علی بن الصابونی (۶۰۴۔۶۸۰ھ)

۱۰۔ تقی الدین ابومحمد اسماعیل بن ابراہیم بن ابی الیُسر التنوخی (۵۸۹۔۶۷۲ھ)

۱۱۔ کمال الدین ابونصر عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن الخضر ۔ دمشق میں مدرس تھے
(۵۸۵۔۶۷۲ھ)

۱۲۔ کمال الدین ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل بن فارس التمیمی السعدی
(۵۹۶۔۶۷۶ھ)

۱۳۔ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالمنعم بن عمر بن عبداللہ بن عزیز بن القواس الطائی
(۶۰۱۔۶۸۲ھ)

۱۴۔ زین الدین ابوالعباس احمد بن ابی الخیر سلامہ بن ابراہیم بن سلامہ بن الحدّاد الدمشقی
(۶۰۹۔۶۸۷ھ)

۱۵۔ عماد الدین ابومحمد عبدالرحمان بن ابی الصعر بن السند بن الصائغ الانصاری (۶۷۹ھ)

۱۶۔ امین الدین ابومحمد القاسم بن ابی بکر بن قاسم بن غنیمۃ الاربلی (۵۹۵۔۶۸۰ھ)

۱۷۔ ابوبکر بن عمر بن یونس المزی الحنفی (۵۹۳۔۶۸۰ھ)

۱۸۔ نفیس الدین ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن علی بن جریر الحارثی الشافعی (۶۰۷۔۶۸۰ھ)

۱۹۔ شمس الدین ابوالغنائم المسلم بن محمد بن مُسلم مکی بن خلف بن غیلان القیسی الدمشقی
(۵۹۴۔۶۸۰ھ)

۲۰۔ ابن النجار۔ فخر الدین ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی (۵۹۵۔۶۹۰ھ)

۲۱۔ ابویحیٰ اسماعیل بن ابی عبداللہ بن حماد بن عبدالکریم العسقلانی (۵۹۹۔۶۸۲ھ)

۲۲۔ امّ العرب فاطمہ بنت ابی القاسم علی بن ابی محمد القاسم بن ابی القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ ۔۔۔ بن عساکر (۵۹۸۔۶۸۳ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ امّ محمد زینب بنتِ احمد بن عمر بن کامل المقدسہ (۶۰۱۔۶۸۷ھ)

آپ کے شاگرد

آپ ۶۸۲ء تک علم حاصل کرتے رہے۔ پھر سلسلۂ تدریس شروع کردیا۔ جو ۷۲۸ھ تک جاری رہا۔ اس عرصہ میں بے شمار لوگوں نے آپ سے فائدہ اٹھایا۔ ان میں سے بہت مشہور یہ ہیں۔

۱۔ ابن قیّم۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن بکر بن ایوب بن سعد الذرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ) دمشق میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد دمشق کے مدرسۃ الجوزیہ کے قیم (نگران وناظم) تھے اور اسی بناء پر انہیں ابن قیم کہا جاتا ہے۔ آپ ۷۱۳ھ سے ۷۲۸ھ تک دمشق میں ابن تیمیّہ کے ساتھ رہے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی تصانیف کی تہذیب۔ تبویب اور تدوین ابن قیم ہی نے کی تھی۔ خود ابن قیم تقریباً ۵۰ کتابوں کے مصنف تھے چند عنوانات یہ ہیں۔

۱۔ اجتماع الجیوش الاسلامیہ	۲۔ التبیان فی اقسام القرآن
۳۔ زادالمعاد	۴۔ شفاء العلیل
۵۔ کتاب الرّوح	۶۔ کتاب الصّراط المستقیم

(دائرہ المعارف الاسلامیہ

پنجاب۔ ج۔ ا ص ۶۵۱

۲۔ ذہبی۔ حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن قیماظ بن عبداللہ دمشقی (۶۷۳۔۷۴۸ھ) سبکی فرماتے ہیں۔ اس عہد میں صرف چار بڑے بڑے حافظ تھے۔ ۱۔ المزی۔ ۲۔ البرزالی۔ ۳۔ علامہ ذہبی اور ۴۔ والد سبکی۔

آپ کو استاد سے بہت عقیدت تھی اپنی تصانیف میں بار بار استاد کا ذکر کرتے ہیں۔

ان کی بعض تصانیف کے نام درج ذیل ہیں۔

تاریخ الاسلام الکبیر (۲۱ جلد) میزان الاعتدال فی نقد الرّجال۔ طبقات الحفاظ۔ مختصر تاریخ بغداد للخطیب۔ مختصر تاریخ ابن السمعانی۔ مختصر وفیات المنذری۔ مختصر تاریخ دمشق۔ مختصر الفاروق شیخ الاسلام الانصاری۔ مختصر تاریخ نیشاپور للحاکم۔ مختصر رد الرافضی للشیخ ابن تیمیہ۔ مختصر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلم لابن عبدالبر۔ مختصر سلاح المومن۔ کتاب سیرۃ الحلاج۔ کتاب الکبائر۔ کتاب العرش۔ کتاب احادیث الصفات۔ کتاب الشفاعہ۔ کتاب صفۃ النار۔ کتاب رویۃ الباری۔ کتاب التلویح۔ تقویم البلدان۔ ترجمۃ السلف۔ ہالۃ البدر۔ معجم الکبیر والوسط والصغیر (علمائے اسلام ص ۹۴)

۳۔ حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر البُصری (۷۰۱ھ۔۷۷۴ھ) شام کے قصبے بُصریٰ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی علمیت وفضیلت کا ہر سُو چرچا تھا۔ ابن حجر العسقلانی جیسا فاضل دوران آپ کے حلقۂ درس میں شامل تھا۔ بارہا حمایت استاد کی بنا پر اسیر بلا ہوئے۔ آپ کی تصانیف میں سے البدایۃ والنہایۃ اور طبقات الشافیہ کو بے حد شہرت حاصل ہے۔

۴۔ حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی بن عبدالحمید۔۔۔۔ بن قدامہ المقدسی الحنبلی (۷۴۴ھ) آپ ابن تیمیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے آپ نے استاد کے سوانح حیات تفصیل سے قلم بند کئے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

میں ابن تیمیہ کے ہاں جایا کرتا تھا اور ان سے اربعین (رازی) پڑھا کرتا تھا۔ طلبہ کا بہت ہجوم ہوتا تھا۔ عموماً لوگ آپ ہی کی تصانیف آپ سے پڑھتے تھے۔ ۷۲۶ھ کا واقعہ ہے کہ میں آپ کے ہمراہ امیر فخر الدین ابن الشمس لولو کے باغ میں گیا جہاں امیر موصوف نے دعوتِ ولیمہ کا انتظام کر رکھا تھا اس روز میں نے آپ سے درس چہل حدیث لیا تھا دورانِ دعوت میں آپ نے اس قدر فاضلانہ گفتگو کی کہ حاضرین حیرت زدہ ہو گئے اور سب کو کھانا بھول گیا۔ آپ کی چند ایک باتیں مجھے یاد رہ گئی ہیں جنہیں یہاں درج کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔

"اهل ذكرى اهل مجالستى واهل شكرى اهل زيادتى
واهل طاعتى اهل قربتى و اهل معصيتى لا اقنطهم من
رحمتى ان تابوا فانا حبيبهم و ان لم يتوبوا فانا طبيبهم
ابتليهم بالمصائب لا طهرهم من المعائب"

ترجمہ۔ اللہ بعض آسمانی کتب میں کہتا ہے کہ میری وسیع رحمت سے ہر بشر مستفید ہو رہا ہے میرے ذاکر بندے میرے ندیم۔ شاکر مزید نعمتوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحق اور عابد میرے انیس ہیں۔ میں خطا کاروں کو اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا۔ اگر وہ تائب ہو جائیں تو میں ان کا حبیب ہوں ورنہ طبیب ہوں کہ مصائب میں مبتلا کر کے ان کو مصائب سے پاک کرتا ہوں۔" اس محفل میں کئی علماء بھی تھے۔ (عمری ص ۲۶۰)

۵۔ ابن قدامہ۔ شرف الدین ابوالفضل الحسن بن شرف الدین ابی بکر عبداللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی (۶۹۳۔۷۷۱ھ)۔ آپ نے زندگی کا آخری حصہ مدرسہ سلطان حسین مصر میں بحیثیت معلّم بسر کیا تھا۔ ذہبی و ابن حجر آپ کو بڑے پایہ کا عالم سمجھتے ہیں۔ آپ نے ابن تیمیہ کے متعلق مندرجہ ذیل دو شعر کہے تھے۔

نبی احمد و کذا امامی و شیخی احمد کالبحر طامی
و اسمی احمد و لذاك ارجو شفاعة اشرف الرسل الكرام

ترجمہ۔ میرا نبی احمد۔ میرا امام احمد (ابن حنبل) میرا استاد احمد (ابن تیمیہ) وہ علوم کا بحرِ مواج۔ اور میرا نام بھی احمد ہے اس لیے خیر الانبیاء سے مجھے شفاعت کی محکم امید ہے۔

(الردص ۴۰)

۶۔ زین الدین عمر بن مظفر بن محمد الوردی المصری الحلبی کی وفات ۷۴۹ھ میں ہوئی آپ کی تصانیف میں سے دیوان۔ تاریخ ابوالفدا کی تلخیص۔ الشہاب الثاقب اور احوال القیامۃ قابل ذکر ہیں۔ (دائرہ معارف۔ پنجاب۔ ج۔۱۔ ص ۷۲۱)

۷۔ زین الدین ابوحفص عمر بن سعد اللہ الحرانی الدمشقی (۶۸۵ھ۔۷۴۹ھ)۔ بقول ذہبی بڑے پایہ کے عالم تھے ابن کثیر لکھتے ہیں کہ آپ منصب قضا پر متعین تھے اور آپ کے انصاف وعدل کی حکایتیں ہر کہ ومہ کی زبان پر تھیں۔ عموماً کہا کرتے تھے۔

"لم اقض قضية الا وعددت لها الجواب بين يدى الله."

ترجمہ۔ میں جب کوئی فیصلہ لکھتا تھا کہ الٰہی دربار (محشر) میں ہر ممکن سوال کا جواب پہلے ہی تیار کر لیتا تھا۔ (الکاملی: ابن تیمیہ قلمی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ قاضی القضاۃ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج المقدسی ۷۶۳ھ بڑے متقی عالم تھے۔ السبکی کہتا ہے۔ مارات عینای افقه منه (میری آنکھوں نے آپ سے بڑا فقیہ کبھی نہیں دیکھا) آپ کے زہد کے متعلق ذہبی کہتا ہے۔ شباب عالم له عمل (یہ ایک عالم باعمل نوجوان ہے) آپ کی تصانیف میں سے مشہور یہ ہیں۔ علی المقنع ۳۰ جلد۔ کتاب الفروع ۴ جلد۔ کتاب فی اصول الفقہ والاداب الشرعیہ۔ (الکاملی۔ ابن تیمیہ قلمی)

۹۔ شیخ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن المنجا بن عثمان التنوخی الدمشقی (۶۷۵ھ۔۷۲۴ھ) ابن تیمیہ کے ساتھ شب و روز رہا کرتے تھے۔ ذہبی آپ کی عظمت علمی کا معترف ہے۔

(الکاملی: ابن تیمیہ۔ قلمی)

آپ کے شاگردوں کی فہرست کافی طویل ہے لیکن میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان بزرگوں کے علم و فضل سے دنیا کس قدر مستفید ہوئی۔ ان کی تصانیف نے نسل انسانی کے خیالات میں کیا انقلاب پیدا کیا یہ ایک لمبا مضمون ہے جس پر قلم اٹھانے کے لیے طویل فرصت چاہیے۔

اقرباء

ابن تیمیہ ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے بعض اقربا کا ذکر اس سلسلہ میں ناموزوں نہ ہوگا۔

۱۔ آپ کے والد شیخ شہاب الدین ابواحمد عبدالحلیم بن عبدالسلام ۶۲۷ھ میں پیدا ہوئے ذہبی آپ کے تبحر علمی کے متعلق کہتا ہے۔

”کان اماماً محققاً کثیر الفنون و کان من انجم الھدیٰ و انما اختفیٰ من نور القمر وضوء الشمس.“

(یشیر الی ابیه و ابنه)

(آپ علوم و فنون کے امام اور آسمان ہدایت کے ستارے تھے لیکن ضوء آفتاب (بیٹا) و نور مہتاب (باپ) کے مقابلے میں اس سیارے کی روشنی مدھم پڑ گئی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ حران کو چھوڑ کر دمشق میں اقامت گزیں ہوئے جہاں تعلیم و تدریس کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔آپ ذی الحج ۶۸۲ھ میں دارِ فانی سے چل بسے۔ابن تیمیہ کی عمر اس وقت ۲۱ سال تھی۔ (عسری ص ۴۶)

۲۔آپ کے دادا شیخ عبدالسلام ۵۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے چچا فخر الدین خطیب سے حاصل کی پھر اپنے عم زاد سیف الدین کے ہمراہ بغداد روانہ ہو گئے۔جہاں چھ سال تک اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔تحصیل کے بعد وطن لوٹے اور تصنیف و تدریس میں مصروف ہو گئے۔آپ کی تصانیف میں سے منتقی الاخبار کو کافی شہرت حاصل ہے یہ کتاب مجموعۂ احادیث ہے جس کی شرح نیل الاوطار قاضی محمد بن علی الشوکانی نے لکھی ہے۔آپ عراق۔حجاز اور شام کے مختلف مدارس میں پروفیسر رہے اور عید الفطر کے دن ۶۵۲ھ کو اپنی اہلیہ کی وفات سے ایک روز بعد جہانِ فانی کو الوداع کہہ گئے۔

شیخ جمال الدین بن مالک آپ کے متعلق کہتے ہیں۔

قد الين للشيخ المجد الفقه كما الين الحديد لداؤد

(عمری ص ۴۵)

ترجمہ: شیخ محترم کے سامنے فقہ اس قدر نرم ہو چکی ہے جس طرح کہ دست داؤد میں آہن۔

زلکانی نے یہی فقرہ ذرا سی تبدیلی کے ساتھ ابن تیمیہ کے متعلق استعمال کیا۔ملاحظہ ہو کواکب

۳۔آپ کے بھائی شرف الدین عبداللہ بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ ۶۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔آپ حساب۔ہیئت۔گرامر و حدیث کے بڑے بھاری عالم تھے اور پسندیدہ اخلاق کے مالک تھے۔زہد و اتقاء۔طاعت و قناعت و دیگر شمائل عظیمہ کے خزینہ دار تھے۔بیت اللہ کا حج کیا اور دمشق میں ۷۲۷ھ کو فوت ہوئے۔ (عمری ص ۵۰)

۴۔آپ کے اقرباء میں سے ایک ابو محمد سیف الدین عبدالغنی بن فخر الدین بن عبداللہ بن تیمیہ تھے آپ مستند عالم دین ہونے کے علاوہ خطیب حران بھی تھے۔آپ کے والد بھی فرائض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابت انجام دیا کرتے تھے۔آپ کی تمام عمر تدریس ۔تصنیف وفن خطابت میں گزری۔آپ ۶۳۹ھ میں فوت ہوئے۔ (ایضاً ص ۳۱)

۵۔آپ کے ایک اور عزیز فخر الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی القاسم الخضر بن محمد بن الخضر مشہور خطیب و فاضل عصر تھے۔آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں کٹا۔کافی تصانیف پیچھے چھوڑیں جن میں سے تفسیر و مجموعہ خطب نے زیادہ شہرت حاصل کی۔آپ ۵۴۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۲۲ھ میں انتقال کیا۔ (ایضاً ص ۱۸)

۶۔گو ازمنہ وسطی میں عورتیں بہت پسماندہ تھیں اور وہ خانگی ومجلسی قیود میں اس قدر جکڑی ہوئی تھیں کہ ان کے ابھرنے کی کوئی صورت نہ تھی تاہم اس خاندان کی دو عورتوں نے علم وفضل کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کی۔ایک تو آپ کی جدہ ماجدہ تیمیہ تھیں جن کی طرف تمام خاندان منسوب ہوا اور دوسری زینب بنت عبداللہ بن عبدالحلیم ۔۔۔بن تیمیہ آپ کی بھتیجی تھیں۔اس خاتون کے علم وعرفان کا بہت سے سوانح نگاروں نے ذکر کیا ہے۔وفات ۷۹۹ھ (ایضاً ص ۵۳)

۷۔ابومحمد عبدالحلیم بن فخر الدین (۵۷۳۔۶۰۳ھ) احمد کا دادا عبدالسلام کے چچازاد بھائی تھے۔آپ نے ابن جوزی (۵۹۷ھ) سے حدیث سنی۔بڑے پائے کے عالم تھے۔یہ احمد کے والد کے ہم نام تھے۔فرق یہ کہ ان کی کنیت ابوالمحاسن تھی اور ان کی ابومحمد۔ (عمری ص ۳۱)

۸۔ابوالفرج عبدالقاہر بن ابومحمد سیف الدین عبدالغنی (۶۱۲۔۶۷۱ھ) دمشق کے باہر ایک خانقاہ میں رہتے اور وہیں درس دیتے تھے۔(ایضاً ص ۳۳)

۹۔عبدالاحد بن ابی القاسم بن سیف الدین (۶۲۰۔۷۱۲ھ) بلند پایہ عالم بھی تھے اور کپڑے کے تاجر بھی۔آپ کی وفات دمشق میں ہوئی تھی۔ (ایضاً ص ۳۴)

۱۰۔عبدالعزیز بن عبداللطیف بن عبدالعزیز بن مجد الدین (۶۶۴۔۷۳۶ھ) آپ نے دمشق اور مصر کے مختلف علماء سے درس لیا تھا اور پھر دمشق میں فرائض تدریس سرانجام دیتے رہے۔ (ایضاً ص ۴۵)

۱۱۔احمد کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن بن ابوالمحاسن عبدالحلیم (۶۶۳۔۷۴۷ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حران میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی۔ آپ نے قید میں بھی احمد کا ساتھ دیا تھا۔ علم الدین البرزالی (۷۳۸ھ) نے آپ کے ۱۸۶ اساتذہ کے نام ضبط کیے تھے۔ (ایضاً ص ۵۰)

خاندانِ ابن تیمیہ کا تقریباً ہر فرد عالم تھا۔ ان کے نام جدول ذیل میں مُلاحظہ فرمایئے۔

ابن تیمیّہ کا خاندان

ابوالقاسم الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبداللہ (شجرہ)

شجرہ

نوٹ: احمد کی والدہ کا نام ست المنعم فاطمہ بنت عبدالرحمٰن حرانی تھا۔ ان کی پہلی شادی محمد بن خالد بن ابراہیم حرانی سے ہوئی تھی اور دوسری ابوالمحاسن عبدالحلیم سے۔ پہلے شوہر سے بھی ایک فرزند تھا نام بدرالدین قاسم۔ (عمری ص ۱۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کی آرا

ابن تیمیہ اپنی علمیت ۔ ذہانت ۔ جہاد۔ اجتہاد۔ تقویٰ اور تدریس وتحریر کی بدولت دنیائے اسلام کی عظیم ترین ہستیوں میں شمار ہوتے تھے اور چند تنگ نظر معاصرین کو چھوڑ کر باقی تمام علماء آپ کے مدّاح تھے۔ چند مدّاحوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ فتح الدین ابوالفتح محمد بن ابی عمر محمد بن ابی بکر محمد۔۔۔ بن ابی القاسم بن سید الناس الیعمری الاندلسی الاشبیلی ثم المصری (۶۷۱۔۷۳۴ھ) فرماتے ہیں۔

برز فی کل فن علی ابناء جنسه (الرد ص ۱۲) (احمد ہر فن میں اپنے ابنائے جنس سے فائق تھا۔)

۲۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن الشیخ المسند بن محمد ابی بکر بن ابی العباس احمد بن عبدالدائم بن نعمت بن احمد۔۔۔ بن بکیر المقدسی الصالحی (۷۱۳۔ ۷۷۵ھ) بھی احمد کے مداحوں میں تھا۔ (الرد۔ص ۱۳)

۳۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی بن عبدالحمید عبدالہادی ۔۔۔المقدسی الصالحی الحنبلی (۷۰۶۔۷۴۴ھ) نے ابن تیمیہ کے سوانح پر ایک کتاب لکھی تھی اس میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"امام الائمة و مفتی الامة و بحر العلوم و سید الحفاظ

(الرد. ص ۱۵)

ترجمہ: (وہ اماموں کا امام۔امت کا مفتی۔علوم کا سمندر اور حفّاظ کا سردار تھا۔")

۴۔ ذہبی۔شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قیماظ بن عبداللہ الترکمانی الدمشقی ابن الذہبی الشافعی (۶۷۳۔۷۴۸ھ) امام موصوف کے شاگرد تھے یہ اپنی تصانیف میں بار بار استاد کا ذکر کرتے ہیں اور کچھ اس قسم کے الفاظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مفتی الفرق قدوة الامة اعجوبة الزمان بحر العلوم وغیرہ (الرد. ص ۱۶)

ترجمہ: (آپ شیخ الاسلام، مختلف مذاہب (فقہ) کے مفتی۔ امت کے امام۔ نادرہ روزگار اور علوم کے سمندر تھے۔

۵۔ امین الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن الوانی المؤذن (۷۳۵ھ) نے احمد کا ذکر یوں کیا ہے۔

الشیخ الامام العلامة الارحد الحبر البحر... (الرد. ص ۱۹)

(شیخ۔ امام۔ علامہ۔ یکتا۔ دانشمند اور علم کے سمندر)

۶۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن غنائم بن وافد بن سعید الصالحی الحنفی بن المہندس (۶۶۵۔ ۷۳۳ھ) فرماتے ہیں۔

الامام العلامة الحجة الحافظ القدوة الزاهد .... (الرد. ص ۲۱)

(وہ امام۔ علامہ۔ حجت۔ حافظ۔ پیشوا اور زاہد تھے)

۷۔ تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن حافظ عماد الدین ابوالفدا اسماعیل بن محمد بن بردس البعلبکی الحنبلی (پ۔ ۷۴۵ھ) لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ۔

العالم الربانی و الحبر النورانی مظهر اثار المرسلین و کاشف حقائق الدین (الرد. ص ۲۲)

(عالم ربانی۔ حکیم نورانی۔ آثار انبیاء کے مظہر اور حقائق دین کے کاشف تھے)

۸۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن حسن بن محمد بن احمد بن اسرائیل بن النقیب القرمانی (پ۔ اندازاً ۷۰۰ھ) نے ابن تیمیہ کے حالات قلمبند کئے تھے اور انہیں امام۔ علامہ۔ شیخ الاسلام اور بقیۃ السلف کے القاب دیئے تھے۔ (الرد۔ ص ۲۲)

۹۔ تقی الدین ابوالمعالی محمد بن الشیخ جمال الدین ابومحمد رافع بن ابی محمد ہجرس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن محمد الصمیدی السلامی ثم المصری ثم الدمشقی الشافعی (۷۰۴۔ ۷۷۴ھ) کہتے ہیں۔

کہ احمد۔امام۔عالم۔یکتا۔حکیم۔شیخ العلماء اور دنیا کے لیے برکت تھے

(الرد۔ص ۲۲)

۱۰۔ حافظ شمس الدین ابوبکر محمد بن محب الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن ابراہیم السعدی المقدسی المعروف بالصامت (۷۱۲۔ ۷۸۹ھ) کئی کتابوں کا مصنف تھا اس نے بارہا ابن تیمیہ کے حالات لکھے اور انہیں ''شیخ الاسلام۔امام الائمہ بحرالعلوم والمعارف'' کے القاب سے یاد کیا۔

(الرد. ص ۲۵)

۱۱۔ ابو البقا محمد بن عبدالبر بن یحیٰی بن علی بن تمام الانصاری الخزرجی السبکی (۷۰۷۔۷۷۷ھ) نے ایک مرتبہ ابن تیمیہ کے متعلق کہا۔

ما یبغض ابن تیمیّہ الا جاهل او صاحب هوی فالجاهل ما یدری ما یقول و صاحب الهوی یصده هواه عن الحق بعد معرفته به (الرد. ص ۲۶)

ترجمہ: (ابن تیمیہ سے ایک جاہل یا بندۂ ہوا ہی بُغض رکھ سکتا ہے۔ جاہل کو کیا معلوم کہ احمد کیا کہتا ہے۔ رہا ہوس پرست تو اس سے اس کی خواہشات سچائی سے روکتی ہیں حالانکہ اسے سچائی کا علم ہوتا ہے۔)

۱۲۔ شیخ صفی الدین ابوعمر بن ابی الحسین بن عبدالوہاب الانصاری الحنفی بن الحریری (۶۵۳۔۷۲۸ھ) کا قول ہے۔

ان لم یکن ابن تیمیّہ شیخ الاسلام فمن (الرد. ص ۲۷)

ترجمہ: (اگر ابن تیمیہ شیخ الاسلام نہیں تو پھر اور کون ہے؟)

۱۳۔ ابوعبداللہ محمد بن الشیخ المسند الکبیر ابی زکریا یحیٰی سعد بن ابی عبداللہ محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد بن عبداللہ بن سعد بن مفلح بن ہبۃ اللہ بن نمیر انصاری المقدسی عرف ابن سعد (پ۔۷۰۳ھ) احمد کے متعلق لکھتا ہے۔

"الشیخ الامام: العالما العلامة الاوحد. (الرد. ص ۳۲)

۱۴۔ ابن قیم: شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزرعی ثم الدمشقی (۶۹۱۔۷۵۱ھ) ابن تیمیہ کے شاگرد بھی تھے اور مداح بھی۔ آپ نے اپنی تصانیف میں اپنے استاد کا بارہا بڑے احترام سے ذکر کیا ہے۔ (الرد۔ص ۳۶)

۱۵۔ ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن محمود بن ابراہیم بن مکارم الزہری المقدسی ثم البقاعی ثم الدمشقی الشافعی (پ۔تقریباً ۷۰۰ھ) ایک مقام پر احمد کے متعلق فرماتے ہیں۔

"شیخ الاسلام. مفتی الانام. احد الآئمة الاعلام. فرید دهره و مجتهد عصره. (الرد. ص ۳۷)

ترجمہ: آپ شیخ الاسلام۔مفتی انام۔جلیل القدر۔امام زمانے میں یکتا اور مجتہد تھے۔

۱۶۔ شرف الدین ابوالعباس۔احمد بن شرف الدین الحسن بن شرف الدین ابی بکر عبداللہ بن ابی عمر محمد بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الصالحی الحنبلی (۶۹۳۔۷۷۱ھ) ابن تیمیہ کا شاگرد تھا۔اس نے اپنی تصانیف میں بار بار اپنے استاد کا ذکر کیا ہے۔ (الرد۔ص ۴۰)

۱۷۔ ابوالعباس احمد بن رجب بن عبدالرحمان بن الحسن بن محمد بن ابی البرکات مسعود البغدادی (پ۔۷۰۷ھ) مشہور ابن رجب (زین الدین) کے والد تھے اور ابن تیمیہ کے بہت بڑے مداح۔ (الرد۔ص ۴۱)

۱۸۔ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن مظفر بن ابی محمد بن بدر بن الحسن بن مفرج بن بکار النابلسی (۶۷۵۔۷۵۸ھ) کئی کتابوں کا مصنف تھا او

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راحمد کو "جمال العلماء قدوۃ المسلمین ۔ برکۃ الانام اور شیخ الاسلام"
(الرد۔ص ۴۲) سمجھتا تھا۔

۱۹۔ ابواسحاق ابراہیم بن ابی العباس احمد بن المحب عبداللہ بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد السعدی المقدسی (۷۰۲۔۷۴۹ھ) جب بھی احمد کا ذکر کرتا تو احتراماً انہیں شیخ الاسلام لکھتا۔ (الرد۔ص ۴۵)

۲۰۔ ابن القلانسی: مجدالدّین ابواسحاق ابراہیم بن ابوالمعالی اسعد بن العزابی غالب المظفر بن ابوزیر مویّد الدّین ابوالمعالی اسعد بن ابی یعلی حمزہ بن اسد التمیمی الدمشقی الشافعی (۷۶۵ھ) بھی احمد کو شیخ الاسلام سمجھتے تھے۔
(الرد۔ص ۴۵)

۲۱۔ شیخ برہان الدین ابراہیم بن شیخ الاسلام تاج الدین ابی محمد عبدالرحمان بن ابی اسحاق ابراہیم بن سباع الفزاری البدری الشافعی (۶۶۰۔۷۲۹ھ) ابن تیمیّہ کی وفات کے بعد مسلسل تین روز تک علماء کی ایک جماعت کے ساتھ ان کی قبر پہ فاتحہ خوانی کے لیے جاتے رہے۔ آپ ازراہ انکسار گدھے پہ سوار ہوتے تھے۔ (الرد۔ص ۴۵۔۵۰)

۲۲۔ نجم الدین ابوالفضل اسحاق بن ابوبکر الترکی (۶۷۰۔۷۲۰ھ) نے امام احمد بن حنبل کی شان میں قصیدہ لکھا تھا جس میں چند اشعار ابن تیمیّہ کے متعلق بھی تھے دو شعر یہ ہیں۔

بعید عن الفحشاء والبغی والاذی قریب الی اهل التقی ذو تجنب
تغیب ولکن عن مساوی و غیبة وعن مشهد الاحسان لم یتغیب

ترجمہ: احمد گناہ۔ سرکشی اور دل آزاری سے دور لیکن اہل تقوی کے قریب ہے اور محتاط۔ وہ برائی اور غیبت کے مقامات سے غیر حاضر لیکن مقامات احسان میں ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ (الرد۔ص ۴۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ عماد الدین ابوالفدا اسماعیل بن محمد بن بردس بن نصر بن بردس بن رسلان البعلبکی الحنبلی (۷۲۰۔۷۸۶ھ) کئی کتابوں کا مصنف تھا۔ اس نے ابن تیمیہ کی وفات پر ایک مرثیہ بھی لکھا تھا۔ (الرد۔ص ۴۸)

۲۴۔ ابن کثیر: عماد الدین ابوالفدا اسماعیل بن ابی حفص عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن ضوء بن زرع القرشی۔ البصری الدمشقی الشافعی (۷۰۱۔۷۹۴ھ) نے اپنی مشہور کتاب البدایة والنہایہ میں امام کے حالات کئی صفحات میں لکھے ہیں۔ (الرد۔ص ۴۹)

۲۵۔ بدر الدین ابو محمد حسن بن ابی القاسم عمر بن الحسن بن عمر الدمشقی الحلبی (۷۶۷ھ) اپنی تاریخی کتاب درة الاسلاك فی دولة الا تراك میں ابن تیمیہ کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

بحر ذاخر فی النقلیات و جرما هر فی العقلیات و امام فی معرفة الکتاب والسنة. (الرد. ص ۵۱)

ترجمہ: وہ نقلیات میں ایک موّاج سمندر۔ عقلیات میں ماہر اور کتاب وسنت کے امام ہیں۔

۲۶۔ شیخ عز الدین ابو یعلیٰ حمزہ بن قطب الدّین موسیٰ بن الصدر الرئیس ضیاء الدّین ابی العباس احمد بن الحسینی الدمشقی (۷۶۹ھ) نے ایک مقام پر امام کے متعلق لکھا ہے۔

شیخ الاسلام. علم الزهاد. قطب فلك الانام (ایضاً ص ۵۱)

ترجمہ: اسلام کا شیخ۔ زاہدوں کا امام اور آسمان انسانی کا قطب۔

۲۷۔ صلاح الدین ابوسعید خلیل بن امیر سیف الدین کیکلدی بن عبداللہ العلائی الدمشقی (۶۹۴۔۷۶۱ھ) امام کو شیخنا وسیدنا کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ (الرد۔ص ۵۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۔ شیخ محب الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محب الدین ابی محمد عبداللہ بن احمد بن ابی بکر محمد بن ابراہیم المقدسی الصالحی (۶۸۲۔ ۷۳۷ھ) احمد کے متعلق لکھتا ہے کہ وہ

فرید العصر. اوحد الدھر. علم الھدیٰ اور ناصر السنن تھا.

(الرد. ص ۵۴)

۲۹۔ زین الدین ابو الفرج عبدالرحمان بن احمد بن رجب البغدادی الدمشقی الحنبلی (۷۹۵ھ) طبقات الحنابلہ کے مصنف، احمد کے متعلق

"المفسر. الاصولی. الزاھد. الامام. الفقیہ. المجتھد. المحدث کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (الرد۔ص ۵۶)

۳۰۔ سراج الدین ابو حفص عمر بن رسلان بن ابی المظفر نصیر بن صالح بن احمد الکنانی البلقینی (۷۲۴۔ ۸۰۵ھ) اس حکایت کے راوی ہیں کہ ایک دفعہ ابن تیمیہ نے ایک مسئلہ کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اس پر سامعین میں سے ایک نے کہا کہ یہ ایک ہزار کتابوں میں موجود ہے اس کے بعد جب بھی امام موصوف دورانِ درس اس مسئلے کا ذکر کرتے تو ساتھ ہی فرماتے کہ یہ کسی کتاب میں موجود نہیں لیکن ایک جھوٹا کہتا ہے کہ یہ ایک ہزار کتب میں ہے۔ (الرد۔ص ۶۱)

۳۱۔ ابن حجیج: ابو حفص عمر بن سعد اللہ بن عبدالواحد الحرانی (۶۸۵۔ ۷۴۹ھ) جب بھی احمد کا ذکر کرتا ہے تو اس کے متعلق شیخ الاسلام۔ امام اور مجتہد جیسے القاب استعمال کرتا ہے۔ (الرد۔ص ۶۱)

۳۲۔ زین الدین ابو حفص عمر بن مسلم بن سعید بن عمر بن بدر بن مسلم القرشی الملحی الدمشقی الشافعی (۷۹۲ھ) نے احمد کے متعلق ایک دفعہ کہا تھا کہ۔

ھو شیخ الاسلام علی الاطلاق. (الرد. ص ۶۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وہ بہر رنگ و بہر صورت شیخ الاسلام ہیں)

۳۳۔ البرزالی: علَمُ الدّین ابومحمد القاسم بن محمد بن یوسف بن محمد بن یوسف بن محمد بن ابی یداس البرزالی الاشبیلی الدمشقی (۶۵۶ ـ ۷۳۸ھ) اپنی ''معجم الشیوخ'' میں احمد کے متعلق لکھتا ہے۔

وکان اماما لا یلحق غبارہ فی کل شیء. (الرد. ص ۶۵)

وہ ایسا امام ہے کہ کوئی شخص اس کی گرد تک کو نہیں پہنچ سکتا۔

۳۴۔ حافظ جمال الدین ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی بن ابی الذہب القضاعی ثم الکلبی الحلبی الدمشقی ثم المزی الشافعی (۶۵۴ـ۷۴۲ھ) نے امام موصوف کے متعلق کہا تھا۔

لم یر مثلہ منذ اربعمائۃ سنۃ. (الرد. ص ۷۰)

ابن تیمیہ جیسا عالم گذشتہ چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا۔

۳۵۔ جمال الدین ابوالمظفر یوسف بن محمد بن مسعود بن محمد بن علی بن ابراہیم العبادی ثم العقیلی اسرمری نزیل دمشق (۶۹۶ـ۷۷۶ھ) نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا کہ علمائے امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان میں سے سچا کون ہے۔ فرمایا کہ سچائی احمد بن تیمیہ کے ہاں ملے گی۔ (الرد۔ص ۷۲)

۳۶۔ زین الدّین ابوبکر بن زکی الدّین قاسم بن ابن ابی بکر بن عبدالرحمان بن ترجم (مترجم) بن علی بن عمر عبدالکنانی الرجی نزیل مصر (پ۔۶۶۶) امام موصوف کو شیخ الاسلام سمجھتا تھا۔ (الرد۔ص ۷۴)

۳۷۔ کمالُ الدّین ابوالمعالی محمد بن ابی الحسن بن علی بن عبدالواحد بن خطیب زملکانی بن خلف بن سلطان الانصاری الشافعی (۶۶۰ـ۷۲۷ھ) ابن تیمیہ کا سخت ترین مخالف تھا لیکن کبھی کبھی آپ کی تعریف بھی کر جاتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موقع پر کہا۔

وھو حجة لله قاهرة

هو بيننا اعجوبة الدهر. (کواکب ص ۱۴۳)

ترجمہ: (احمد اللہ کی حجت قاہرہ ہے اور وہ انسانی دنیا کا ایک اعجوبہ ہے۔)

۳۸۔ شیخ شہاب الدّین ابوالعباس احمد بن جمال الدّین فضل اللہ العمری الشافعی (۶۹۷۔۷۴۹ھ) اپنی تاریخ مسالک الابصار فی ممالک الامصار میں ابن تیمیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

هو البحر من ایّ النواحی جئته

هو البدر من ای الضواحی رائیته (کواکب ص ۱۴۸)

ترجمہ: وہ سمندر ہے جدھر سے چاہو آؤ۔ وہ چودھویں کا چاند ہے جس طرف سے چاہو اسے دیکھو۔

۳۹۔ ابن دقیق العید۔ محمد بن علی بن وہب بن مطیع بن دقیق العید القشیری المنفلوطی المالکی الشافعی (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں۔

كل العلوم بين عيليه ياخذ ما يريد و يدع ما يريد.

(کواکب ص ۱۴۰)

ترجمہ: دنیا کے تمام علوم احمد کے ساتھ بکھرے پڑے ہیں۔ وہ ان میں سے جو چاہے لے لیتا ہے اور جسے چاہے چھوڑ دیتا ہے۔

۴۰۔ تقی الدّین محمود بن علی بن محمود بن مقبل بن سلیمان بن داؤد الدقوقی البغدادی (۶۶۲۔۷۳۳ھ) آپ کی وفات پر کہتے ہیں۔

مضى الذاهد الندب ابن تيميّه الذى اقـرلـه بـالـعلم و الفضل ضده

(کواکب. ص ۱۶۳)

ترجمہ: وہ زاہد و زیرک ابن تیمیہ چلا گیا جس کے علم و فضل پر دشمن بھی شہادت دیتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۱۔ ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی (۶۵۴۔۷۴۵ھ) جو آپ کا مخالف بھی رہا لکھتا ہے۔

بحر تقاذف من امواجه الدری. (کواکب. ص ۱۴۰)

ترجمہ: وہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی لہروں سے موتی حاصل ہوتے ہیں۔

۴۲۔ ابو عبداللہ محمد بن ابی الحسن علی بن محمد بن سلیمان بن خانم المقدسی الدمشقی (۶۷۸۔۷۴۰ھ) فرماتے ہیں۔

عالم فی زمانه فاق

بالعلم جمیع الائمة الاعلام

(الرد۔ص ۷۴)

زمانے کا یہ عالم بڑے بڑے آئمہ سے سبقت لے گیا ہے۔

۴۳۔ شیخ عمادُ الدّین ابو العباس احمد بن ابراہیم بن عبدالرّحمان الواسطی (۶۵۷۔۷۲۱ھ) لکھتے ہیں۔

لم یر تحت ادیم السماء مثله علما و حالا و خلقا و اتباعا و کرما و حلما. (کواکب. ص ۱۴۳)

ترجمہ: خیمۂ فلک کے سچے علم۔عمل۔اخلاق۔اتباعِ رسول۔کرم اور حلم میں ابن تیمیہ کی نظیر کسی نے کہیں نہیں دیکھی۔

۴۴۔ ابو حفص عمر بن علی بن موسیٰ بن خلیل البزار البغدادی الازجی (۶۸۸۔۷۴۹ھ) کا قول ہے قد اخلط العلم بلحمه و دمه

(کواکب. ص ۱۴۹)

عِلم ابن تیمیہ کے گوشت اور خون میں رس چکا ہے۔

ابن تیمیہ کے مداحین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کے اقوال ضبط کرنے کے لیے کئی جلدیں چاہئیں سرِ دست میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مَیں ان دنوں گورنمنٹ کالج ہوشیار پور میں معلّم تھا۔ وہاں ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۹ء تک کام کیا تھا۔

۲۔ تیما۔ مدینہ سے ۲۴۰ میل شمال۔ اردن سے ۱۶۰ میل جنوب اور بحیرۂ قلزم سے ۲۰۰ میل مشرق کی طرف واقع ہے۔

۳۔ ابن النجار کئی عُلماء کی کنیت تھی مثلاً

(ا)۔ حافظ محبّ الدّین۔ ابوعبداللہ محمد بن محمود بن حسن بن ھبۃ اللہ عرف ابن النجّار البغدادی (۵۷۸-۶۴۳ھ) اس نے تاریخ بغداد (خطیب) کی ذیل ۳۰ جلدوں میں لکھی تھی۔

(دائرۃ المعارف۔ فرید وجدی۔ ج۔ ۱۰ ص ۵۳۳)

(ب) محمد بن جعفر بن محمد بن ہارون بن فردہ بن ناجیہ بن ابوالحسن تمیمی نحوی۔ عرف ابن النجّار کوفی ۴۰۲ھ تاریخ الکوفہ کا مصنف (یاقوت، معجم الادباء۔ ج۔ ۶ ص ۴۶۷)

(ج) فخر الدّین ابوالحسن علی بن احمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی عرف ابن النجّار ۵۹۵ تا ۶۹۰۔ یہاں مراد اوّل الذکر ہے۔

۴۔ ابن تیمیہ قلمی از ابوالعبّاس احمد بن الشیخ ابوبکر الطیر الکاملی۔ یہ مخطوطہ صرف تالیف ہے تصنیف نہیں۔ اس میں مولّف نے ابنِ کثیر۔ ذہبی۔ ابن عبدالمادی۔ ابنِ فضل اللہ العمری۔ البرنالی اور سراج الدّین ابوحفص عمر کی تحریرات ابنِ تیمیہ پہ جمع کر دی ہیں۔

۵۔ ہوسکتا ہے کہ بتانے والے کا نام ہی ختیاط ہو بات صاف نہیں ہے۔

۶۔ شمار ۳ تا ۲۳ کا ماخذ ایک ہی ہے یعنی (عُمری: ص ۶۰۔ ۶۷)

۷۔ ''عمادالدّین'' چار ناموں کا جزو تھا۔

اوّل: عمادالدّین ابوالفدا اسمٰعیل بن محمد بن بروس بن نصر بن بروس بن رسلان البعلبکی الحنبلی (۷۲۰-۷۸۶ھ)

دوم: عمادالدّین ابوالفدا اسمٰعیل کا بیٹا ابوعبداللہ محمد...... بن رسلان البعلبکی الحنبلی (پ۔ ۷۴۵ھ)

سوم: عمادالدّین ابوالفدا اسمٰعیل بن ابوحفص عمر بن کثیر بن ضوٗ بن کثیر بن ضوٗ بن زرع القرشی البُصری ثم الدمشقی الشافعی (۷۰۱-۷۹۴ھ) دنیائے عِلم میں یہ ابنِ کثیر کے نام سے مشہور ہیں۔

چہارم: ابوالعبّاس احمد بن عمادالدّین اسماعیل بن خلیفہ بن عبدالمتعال الدمشقی مفتیٔ شام۔

۸۔ ابوالبقا محمد بن عبدالبرّ بن یحیٰی بن علی بن تمام انصاری الخزرجی السبکی (۷۰۷-۷۷۷ھ)

۹۔ ابن رجب حنبلی (۷۹۵ھ) طبقات الحنابلہ (تذکرۂ فخرالدّین) میں لکھتے ہیں کہ تیمیہ الخضر بن علی کی بیوی کا نام تھا اور محمد بن الخضر اس خاندان کا پہلا فرد ہے جو تیمیہ کی طرف منسوب ہوا تھا۔

۱۰۔ فرید = بے نظیر، اوحد = یکتا۔ عَلَم = جھنڈا۔ اُونچی۔ چوٹی) سُنَن = سنّت کی جمع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

داستانِ حیات

سنینِ واقعات

احمد ۱۲ ربیع الاول ۶۶۱ھ کو حران میں پیدا ہوئے اس کے بعد ۶۶۷ھ میں اپنے والد کے ہمراہ دمشق چلے گئے۔ ۶۶۷ھ سے ۶۸۳ھ تک تعلیم حاصل کی۔ ۶۸۳ھ میں اپنے والد کی وفات (۶۸۲ھ) سے ایک سال بعد درس دینا شروع کر دیا۔ ۶۹۲ھ میں ''العقیدۃ الواسطیہ'' لکھا۔ ۶۹۸ھ میں ''العقیدہ الحمویہ'' سپردِ قلم کیا۔ اس پر آپ کے خلاف اشتعال پیدا ہو گیا اور دمشق کے نائب السلطنت کو مداخلت کرنا پڑی۔ (تفصیل اگلے اوراق میں)۔ ۷۰۲ھ میں دمشق کے قریب شقحب کے مقام پر تاتاریوں کے خلاف لڑے۔ ۷۰۴ھ میں کسرواں (دمشق اور طرابلس شام کے درمیان ایک پہاڑ) کے وحشی قبائل پہ حملہ کیا اور انہیں شکست دی۔ ۷۰۵ھ میں شاہِ ناصر نے آپ کو مصر میں طلب کیا۔ ۷۰۵ھ سے ۷۰۷ھ تک آپ اٹھارہ ماہ کے لیے مصر کے زنداں میں رہے۔ ۷۰۷ھ سے ۷۰۹ھ میں رہا ہونے کے بعد پھر پکڑ لئے گئے اور ۷۰۷ھ سے ۷۰۹ھ تک مصائب قید و بند برداشت کرتے رہے۔ ۷۱۲ھ کو دمشق میں واپس آئے۔ آٹھ سال تو آرام سے گزرے لیکن اس کے بعد علماء کی مخالفت اتنی شدت اختیار کر گئی کہ آپ کو پھر جیل میں ڈال دیا گیا۔ ۷۲۰ھ میں پھر ۵ ماہ اور ۱۸ یوم کے لیے قید کر دیئے گئے۔ ۷۲۶ھ میں چوتھی دفعہ گرفتار ہوئے۔ سوا دو سال کے بعد جیل سے آپ کا جنازہ باہر آیا۔ آپ کی کل مدت قید تقریباً سوا چھ سال بنتی ہے۔ (البدایہ۔ ج۔ ۱۴)

پہلا درس

اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی طالب علم فارغ التحصیل ہونے کے بعد معلمی کا پیشہ اختیار کرتا تو اس کے پہلے درس میں اس شہر کے نیز گرد و نواح کے تمام علماء شامل ہوتے۔ جب ابن تیمیہ نے ۲ محرم ۶۸۳ھ کو پیر کے دن پہلا درس دینا چاہا۔ تو علماء کی ایک خاصی تعداد اس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہوئی۔ان میں قابل ذکر یہ تھے۔

۱۔ قاضی القضاۃ بہاء الدین یوسف بن قاضی محی الدین ابوالفضل یحییٰ بن الزکی الشافعی (۶۸۵ھ)

۲۔ شیخ الاسلام تاج الدین ابومحمد عبدالرحمان بن ابراہیم الفزاری الشافعی (۶۹۰ھ)

۳۔ شیخ زین الدین ابوحفص عمر بن مکی بن عبدالصمد الخطیب الشافعی (۶۹۱ھ)

۴۔ شیخ الحنابلہ زین الدّین ابوالبرکات بن المنجی بن الصدر عز الدّین ابی عمر عثمان بن اسعد بن المنجی بن برکات بن المتوکل التنوخی (۶۹۵ھ)

اس درس میں ابن تیمیّہ نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کے اتنے رموز و معارف بیان کئے کہ سامعین سکتے میں آ گئے۔شیخ فزاری نے یہ درس حرف بہ حرف قلم بند کر کے دارالحدیث السکر یہ کے دارالکتب میں رکھوا دیا تھا تا کہ بعد کے طلبہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(البدایہ۔ج ۱۳۔ص ۳۰۳)

درس تبلیغ اور تصنیف کا یہ سلسلہ پندرہ برس تک پورے سکون سے جاری رہا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔لیکن ۶۹۸ھ میں آپ کی ایک تحریر کی وجہ سے عناد و مخالفت کا ایک طوفان اٹھ پڑا۔اس کی تفصیل یہ ہے۔

عقیدۂ حمویہ

الکواکب الدُّریَّہ (ص ۱۶۷) کے مصنف لکھتے ہیں۔

''کہ ربیع الاول ۶۹۸ھ میں موضع حماۃ سے ایک استفتا موصول ہوا جس کے جواب میں امام نے ظہر و عصر کے درمیانی وقفے میں چھ اجزاء پر مشتمل ایک تحریر تیار کی جو العقیدۃ الحمویہ کے نام سے مشہور ہے۔اس عقیدہ میں آپ نے متکلمین کی خبر لی اور مذہب سلف کو سراہا۔فرماتے ہیں۔

''متکلمین کا خیال ہے کہ صحابہ و تابعین سادہ عقائد کے مالک تھے ان میں تدبّر بہت کم تھا اور آیات و نصوص میں غور و خوض کی استعداد نہیں رکھتے تھے۔ساتھ ہی کہتے ہیں کہ موجودہ متکلمین پرانے بزرگوں سے کہیں زیادہ علم و فہم رکھتے ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جسے خوفناک جہالت کا نتیجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ لوگ ظن و شکوک کی ظلمتوں سے نکل کر ایمان کی روشن دنیاؤں میں پہنچے ہوئے تھے۔ ان کی راہ پر شبہات کے کانٹے نہ تھے۔ تخمین وظن کی جھاڑیاں نہ تھیں۔ منطق وفلسفہ کی الجھنیں نہ تھیں۔ دوسری طرف یہ متکلمین کا گروہ ظن وتشکیک کی شب تاریک میں ٹھوکر کھا رہا ہے۔ صحیح راہ سے بھٹک چکا ہے۔ حقانیت اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی ہے اور گھبرا کر کہتا ہے۔

نهاية اقدام العقول عقال و اكثر سعي العالمين ضلال
وارو احنافي وحشة من جسومنا و حاصل دنيانا اذى و وبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمر نا سوى ان جمعنا فيه قيل و قالو

(غور وفکر کی انتہا حیرت ہے۔ علماء کی مساعی محض لا حاصل ہیں۔ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں گھبرا رہی ہیں۔ ہماری تمام تگاپو کا انجام اذیت کے سوا اور کچھ بھی نہیں عمر بھر مسائل فلسفہ پر بحث کی لیکن ہماری مباحث کا حاصل صرف قیل وقال ہی تھا۔)

ایک فلسفی کہتا ہے۔

''میں نے متکلمین کی راہِ عمل کا مطالعہ کیا اور یقین ہو گیا کہ ایک بیمار روح کی شفا یہاں نہیں ہے۔ بہترین راہ قرآن کی راہ ہے۔ آؤ! میری بات کو آزماؤ۔ تا کہ تم پر بھی طریق حق واضح ہو جائے۔''

ایک اور فلسفی کا قول ہے۔

''میں اسلام کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر فلسفہ کے متلاطم سمندر میں جا گھسا ہوں۔ خدائی رحم کے سوا میری نجات کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میری والدہ کے عقائد صحیح ترین تھے میں انہی پر پیدا ہوا تھا اور انہی پر مروں گا۔''

جب ان زندانیانِ ظن وتشکیک کی یہ حالت ہے تو وہ کیسے ان لوگوں سے سبقت کا دعویٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں جنہیں خود رسول نے حقانیت کا درس دیا تھا جن کے سامنے ماضی و مستقبل کے واقعات بے حجاب تھے جو کفر وعصیان کے ظلمتوں میں آفتاب بن کر چمکے تھے جن سے کتاب الٰہی بولتی تھی اور جن کا علم انبیاء بنی اسرائیل سے کم نہ تھا۔

یہ متکلمین جو حکماء ہند و یونان اور فلاسفہ یہود و مجوس کے پیرو ہیں۔ ان ائمۃ الہدٰی سے کیسے بڑھ سکتے ہیں جن کی وسعت نگاہ اور پرواز فکر کو ماپنے کے لیے کوئی مقیاس موجود نہیں۔

مقام حیرت ہے کہ کتاب وسنت کے مقابلے میں یہ لوگ یونان۔ ہند۔ روم اور ایران کے خرافات پیش کرتے ہوئے ذرہ بھر نہیں شرماتے۔ اگر ان زندانیانِ فلسفہ کی جدوجہد قابل التفات ہوتی تو قرآن حکیم اور دیگر کتب سماویہ کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت کے وقت فرمایا تھا۔ ''جب تک تم کتاب اللہ کو خضرِ راہ بنائے رکھو گے صراطِ مستقیم سے کبھی نہیں بھٹکو گے۔'' کیا یہ ارشاد غلط تھا اگر فلسفیانہ نکات ہی انسانی جدوجہد کی آخری منزل تھے تو کیوں نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلسفۂ یونان و ہند کو بھی سراہا۔ آپ نے صاف الفاظ میں فرمایا تھا۔ ''میرے بعد میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور فرقہ ناجی وہی ہوگا جو میرے بعد میرے صحابہ کے اسوۂ حسنہ پر چلے گا۔'' آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیوں کے بعد قرآن کو چھوڑ کر عقولِ فلاسفہ کی اقتداء کرنا ہوگی۔

صفات الٰہیہ کے متعلق متکلمین کے عقاید یہود و نصاریٰ سے ماخوذ ہیں۔ اسلام میں ان عقاید کا بانی جعد بن درہم تھا جس سے جہم بن صفوان نے اخذ کیے۔ جعد نے اپنا عقیدہ ابان بن سمعان سے۔ ابان نے طالوت سے اور طالوت نے لبید بن الاعصم یہودی سے لیا تھا۔ یہ وہی یہودی ہے جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے کے لیے سحر سے کام لیا تھا۔

یہ متکلمین ایک طرف تو صداقت فلسفہ کو تسلیم کرتے ہیں اور دوسری طرف قرآن وسنت سے بھی تعلق قائم رکھنا چاہیے ہیں۔ یہ لوگ نہ پورے فلسفی ہیں اور نہ پورے مومن۔

مشہور مقولہ ہے۔

نیم حکیم خطرۂ جان

اور نیم فلسفی خطرۂ ایمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعیؒ فرماتے ہیں میرا فیصلہ ان فلسفیوں کے متعلق یہ ہے کہ انہیں گدھے پر سوار کر کے تمام قبائل وعشائر میں پھرایا جانا چاہیے۔ ان کی مرمت جوتوں سے کی جائے تا کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ جو لوگ اقوالِ فلاسفہ کو قرآن وسنت پر ترجیح دیتے ہیں ان کی سزا یہی ہے۔

یہ عقیدہ حمویہ کے چیدہ چیدہ مقامات ہیں۔ آپ نے جس رنگ میں یہ تحریر لکھی اور جس قہر وشدت کے ساتھ متکلمین پر برسے اس کا نتیجہ یقیناً مخالفت ہی ہونا تھا۔ حافظ ذہبیؒ کہتے ہیں۔

''صفات الٰہیہ پر آپ کی یہ تحریر ۶۹۸ھ میں نکلی۔ ہر طرف ایک شور بلند ہوا مخالفین نے قاضی جمال الدین احمد بن الحنفی الحسن الرازی (۷۴۵ھ) کو اپنے ساتھ ملا لیا اور آپ کو آئندہ فتویٰ دینے سے روک دیا گیا لیکن آپ کی حمایت میں ایک جماعت کھڑی ہوگئی اور آپ مزید عقوبت سے بچ گئے۔ ۷۰۵ھ میں مصر کے بادشاہ ناصرؒ کا ایک حکم موصول ہوا کہ آفرم (دمشق کا وائسرائے) آپ کے عقائد کو پرکھنے کے لیے علما کی ایک مجلس منعقد کرے چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور بحث وتمحیص کے بعد بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا کہ آپ کے عقاید صحیح ہیں۔

شیخ علم الدین برزالی ۷۳۸ھ اس واقعہ کو یوں بیان کرتے ہیں کہ عقیدۂ حمویہ کے بعد آپ کی مخالفت زیادہ ہوگئی۔ اس لیے کہ قضاۃ وفقہا عموماً متکلمین تھے۔ ان لوگوں نے امرا وحکام کے ہاں جا کر فضا کو مسموم بنانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ قاضی جلال الدین الحنفی نے آپ کو دارالحدیث الاشرفیہ میں طلب کیا۔ آپ نے جواب میں کہا۔

''تمہارا کام قضا ہے نہ کہ امتحان عقائد اس لیے میں تمہارے پاس آنے کو تیار نہیں''

اس جواب پر قاضی بھڑک اٹھے اور جھٹ تمام علاقہ میں منادی کرا دی کہ ابن تیمیہ کے عقائد باطل ہیں۔ جب سیف الدین جاغان عارضی نائب السلطنت دمشق (حامی ابن تیمیہ) کو علم ہوا تو اس نے فوراً چند آدمی بھیجے جنہوں نے منادی کرنے والے کو پکڑ کر خوب پیٹا اور قاضی کا فتویٰ چیر ڈالا۔

ایک دن امام اتفاقاً قاضی امام الدین الشافعی قزوینی (۶۹۹ھ) سے ملے۔ اس نے عقیدۂ حمویہ سننے کا اشتیاق ظاہر کیا اور آپ نے سنانے کا وعدہ فرما لیا۔ چنانچہ یوم سبت ۱۴ ربیع الاول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۸ھ کو مجلس قائم ہوئی۔ آپ نے صبح سے لے کر رات کے پہلے ثلث تک عقیدہ پڑھا اور مبہم مقامات پر روشنی ڈالی۔ حاضرین میں سے کسی کو کہیں بھی نکتہ چینی کا موقعہ نہ ملا چنانچہ قاضی نے اعلان کیا کہ یہ عقاید بالکل صحیح ہیں اور آج کے بعد امام پر جو شخص نکتہ چینی کرے گا وہ میری عداوت مول لے گا۔ قاضی کے بھائی جلال الدین (۷۳۹ھ) نے کہا۔ ''میں ایسے آدمی کو سخت سزا دوں گا۔''

اس واقعہ کے بعد بعض لوگوں نے آپ کے متعلق نہایت اچھے خواب دیکھے ہیں لیکن مجھے یہ خواب نہیں مل سکے۔

کچھ عرصہ کے لیے فتنہ تھم گیا۔ اس اثنا میں شیخ نصر بن سلیمان المنبجی (۷۱۹ھ) مصر میں طاقت پکڑ رہا تھا۔ جب ابن تیمیہ کو علم ہوا کہ نصر وحدت الوجود کا قائل اور ابن سبعین[6] ابن عربی[7] اور ابن[8] فارض کا معتقد ہے تو آپ نے ۷۰۴ھ میں ۳۰۰ سطور کا ایک خط اسے لکھا جس میں نصر اور اس کے مرشد (ابن عربی) پہ تنقید کی (یہ خط جلاالعینین ص ۵۴ پر منقول ہے) نصر مشتعل ہو گیا اور اس نے قضاۃ مصر سے کہا کہ ابن تیمیہ ایک مبتدع انسان ہے جس کے شر سے عوام کو محفوظ رکھنا ضروری ہے قاضی زین الدین بن مخلوف مالکی (۷۱۸ھ) بھی نصر سے مل گیا۔ ہر دو نے رکن الدین[9] جاشنگر سے مدد مانگی قضاۃ مصر نے تجویز پیش کی کہ ابن تیمیہ کو قاہرہ میں طلب کیا جائے لیکن نصر متفق نہ ہوا۔ ابن مخلوف نے نصر سے کہا کہ امرائے دولت میں پراپیگنڈا کرنے کے لیے آپ پر ابن تومرت[10] کی طرح قیام سلطنت کا الزام لگایا جائے۔

جب یہ فتنہ کافی زور پکڑ گیا تو ناصر[11] (بادشاہ مصر) نے ایک خط نائب السلطنت[12] دمشق کی طرف آپ کے عقائد کو پرکھنے کے لیے لکھا چنانچہ ۸ رجب (بقول صاحب درر کامنہ ۱۷ رجب ۷۰۵ھ کو نائب السلطنت کے محل میں ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں بڑے بڑے فقہا و قضاہ موجود تھے۔ آپ کو بلا کر شاہی حکم سنایا گیا۔ آپ نے کہا۔ ''آج سے سات سال پہلے کہ ابھی تاتاری دمشق پر حملہ آور نہیں ہوئے تھے۔ میں نے واسط کے ایک بزرگ قاضی رضی الدین کے کہنے پر اہل واسط کی اصلاح کے لیے ایک تحریر موسوم بہ عقیدۂ واسطیہ لکھی تھی جس میں میرے عقائد درج ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس مجلس میں اس تحریر کا ایک حصہ پڑھا گیا اور اس پر بحث ہوئی۔

۱۲ رجب ۷۰۵ھ کو نماز جمعہ کے بعد دوسری مجلس منعقد ہوئی جس میں پہلے شیخ صفی الدین محمد بن ابراہیم الہندی الشافعی الدّہلوی ثم المکی (۶۴۴ـ۷۱۵ھ) اور اس کی ناکامی کے بعد شیخ کمال الدین بن الزملکانی کو مناظرہ کے لیے منتخب کیا گیا۔ مؤخر الذکر نے نہایت قابلیت سے مقابلہ کیا۔ دورانِ مناظرہ ابن تیمیہ کی طلاقت لسانی۔ زورِ دلائل اور کثرتِ توجیہات سے تنگ آ کر صفی ہندی نے کہا۔ ''تم چڑیا کی طرح پھدکتے پھرتے ہو کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔'' بڑی دیر تک یہ بحث جاری رہی۔ جس میں مخالفین کو تسلیم کرنا پڑا کہ آپ کے عقائد درست ہیں۔

لیکن جب محفل برخاست ہوگئی تو مخالفین نے مشتہر کر دیا کہ آپ اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو گئے ہیں۔

۲۲ رجب کو المزی رحمہ اللہ نے بخاری کی کتاب افعال العباد سے ایک فصل جامع مسجد میں پڑھ کر سنائی جس پر شوافع سیخ پا ہو گئے اور کہا کہ اس کا روئے سخن ہماری طرف تھا چنانچہ المزی کو قاضی نجم الدین ابن صصری شافعی کے سامنے پیش کیا گیا اور اسے سزا ہو گئی۔ جب ابن تیمیہ کو علم ہوا تو جیل خانہ میں جا کر اسے چھڑا لایا۔ قاضی شافعی یہ سنتے ہی قلعہ کی طرف چل دیا۔ ہر دو نائب سالار کے ہاں جمع ہو گئے۔ جہاں ابن تیمیہ نے قاضی صاحب کی خوب خبر لی۔

اس کے بعد نائب السلطنت ہفتہ بھر شکار کھیلتا رہا۔ اس دوران میں قاضی جلال قزوینی نے آپ کے اصحاب میں سے ایک کو پکڑ کر غلط عقاید کے الزام میں کوڑے لگا دیئے۔ اسی طرح قاضی حنفی ۷۴۵ھ نے دو پیروانِ ابن تیمیہ کو سزا دی۔ جب نائب السلطنت واپس آیا اور امام نے اس بدسلوکی کی شکایت کی تو نائب نے منادی کرا دی کہ جو آدمی آپ کے عقاید پر نکتہ چینی کرے گا اس کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے گی اور اس کا خون حلال سمجھا جائے گا۔

سات شعبان ۷۰۵ھ کو بدھوار کے دن قصرِ امارت میں تیسری مجلس منعقد کی گئی جس میں صدر مجلس قاضی القضاۃ نجم الدین بن صصری۔ ابن الزملکانی کی کسی بات پر ناراض ہو گئے اور کرسی صدارت چھوڑ کر چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ شعبان ۷۰۵ھ کو شاہی گرامی نامہ بایں مضمون موصول ہوا۔

"ما بدولت کو ان مجالس کا علم ہوا جو عقاید ابن تیمیہ کو پرکھنے کے لیے منعقد ہوئی تھیں اور ہمیں یہ سن کر مسرت ہوئی کہ ابن تیمیہ عقاید سلف کا پابند ہے۔"

(البدایہ۔ج۔۱۴۔ص ۳۷)

تفصیل مناظرات

ابن تیمیہ خود ایک مقام پر فرماتے ہیں "جب شاہِ مصر کے پاس میرے خلاف مسلسل شکایات پہنچیں تو انہوں نے نائب السلطنت دمشق کو میرے عقائد کے امتحان کے لیے ایک خط لکھا چنانچہ سوموار ۸ رجب ۷۰۵ھ کو علماء کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں مجھے نائب السلطنت نے کہا۔ کہ یہ مجلس تمہارے اعتقادات کو پرکھنے کے لیے منعقد کی گئی ہے۔ اس لیے کہ تم اہالیان مصر کو بذریعہ خطوط اپنے اعتقادات کی طرف دعوت دیتے رہتے ہو۔ میں نے کہا کہ اعتقاد کا ماخذ نہ تو میں ہوں نہ اور کوئی جو مجھ سے بڑا ہو بلکہ قرآن وسنت ہیں۔ باقی رہا۔ خطوط کا مسئلہ سو میں نے کسی کو خود خط نہیں لکھا۔ صرف سوالات کے جوابات دیئے ہیں اور مجھے معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ رکن الدین جاشنگیر اور بعض دیگر لوگوں نے میرے خطوط کی عبارت کو غلط سلط معانی پہنا دیئے ہیں۔" اس کے بعد نائب نے کہا "تم اپنے اعتقادات لکھواؤ۔" چنانچہ شیخ کمال الدین زملکانی لکھنے پر مامور ہوا اور میں نے صفات۔ قدر۔ ایمان۔ آخرت۔ امامتہ۔ تفصیل وغیرہ کے متعلق اپنے عقائد بتلائے جن کا ماحصل یہ ہے۔

اللہ کی ذات پر خدا ورسول کے ارشاد کے مطابق بلاتحریف[1] تعلیل تکیف وتمثیل ایمان لانا چاہیے۔ قرآن غیر مخلوق ہے۔ اللہ افعال عباد کا خالق ہے لیکن وہ نیکی کو اچھا اور معصیت کو برا سمجھتا ہے۔ اللہ اپنے افعال کا بھی خالق ہے۔ ایمان و دین قول وعمل کا نام ہیں جن میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔ اہل قبلہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں ہوسکتے اور نہ اہل ایمان میں سے کوئی خالدِ فی النار ہوگا۔ رسول ﷺ کے بعد خلفاء کا درجہ حسب خلافت ہے۔ جو شخص علیؓ کو عثمانؓ پر ترجیح دیتا ہے وہ مہاجرین وانصار کے متحدہ فیصلہ کی ہتک کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پہنچ کر میں نے امیر مجلس کو کہا۔ ممکن ہے کہ بعض یہ سمجھیں کہ اس وقت جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ کسی دباؤ کے ماتحت کہہ رہا ہوں اس لیے میں یہاں وہ تحریر پڑھنا چاہتا ہوں جو میں نے حملہ تاتار سے تقریباً سات سال پہلے سپرد قلم کی تھی بعض لوگوں نے میرے عقائد کو عوام کے سامنے مسخ شدہ صورت میں پیش کیا ہے جس کے لیے وہ مستحق تعزیر ہیں۔ اگر ایک یہودی بادشاہ سے انصاف کا تقاضہ کرے تو بادشاہ انصاف کرنے پر مجبور ہے۔ میں یہودی سے کم نہیں ہوں پھر اپنا حق نہیں مانگتا بلکہ بادشاہ سے بادشاہ کا حق یعنی انصاف مانگ رہا ہوں۔

اس کے بعد میں نے اپنی تحریر ''عقیدہ واسطیہ'' پیش کی اور بتلایا کہ چند سال پیشتر ارض واسطہ کے ایک بزرگ مفتی رضی الدین الواسطی میرے ہاں آئے اور شکایت کی کہ وہاں کے لوگوں کے عقائد بگڑ چکے ہیں اس لیے ان کی اصلاح کے لیے کوئی تحریر دیجئے۔ میں نے کہا کہ کتب اعتقادات آئمہ سے لبریز ہیں۔ کہا ہونگی۔ لیکن مجھے آپ کی تحریر کی ضرورت ہے چنانچہ میں نے عصر و مغرب کے درمیانی وقفہ میں یہ عقیدہ لکھا جس کے بہت سے نسخے مصر و عراق میں جا چکے ہیں۔

میر محفل نے ارشاد فرمایا کہ تم خود یہ تحریر مت پڑھو تا کہ حاضرین یہ نہ سمجھیں کہ تم حسب موقعہ کوئی لفظ گھٹا یا بڑھا رہے ہو چنانچہ شیخ کمال الدین نے یہ تحریر مجلس کے سامنے پڑھی۔ بعض حاضرین اور خود امیر نے بعض مقامات کی تفصیل طلب کی ایک گروہ کے لہجہ و طرز سوالات سے ان کے اندرونی عناد کا پتہ چلتا تھا۔ بحث کے دوران کئی سوال پوچھے گئے جن میں سے بعض کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال: خدا پر بلا تحریف و تعلیل و تکییف و تمثیل ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بعض فرقوں نے قرآن کے معانی میں تحریف کر کے صفات خدا کے متعلق نہایت باطل اعتقادات وضع کر لیے ہیں۔ جہمیہ [7]، قدریہ [8] اور رافضہ [9] کے عقاید باطلہ کی بنا۔ قرآن کے الفاظ پر رکھی گئی ہے۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ پر حسب ارشاد خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا تاویل و تحریف ایمان لائے۔ ہمارا فرض اتنا ہی ہے کہ خدا کے ہاتھ پاؤں مانیں اسے عرش پر متمکن خیال کریں لیکن یہ سب کچھ بلا کیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانیں۔ استوا کی حقیقت بتلانا یا خدا کے ہاتھ پاؤں کا کوئی خاص تصور کر کے اس پر دلائل دینا۔ درست نہیں۔

سوال: اگر ہم قرآن کی ان آیات پر بلا تاویل ایمان لائیں تو خدا کو مادی و مجسم تسلیم کرنا پڑیگا؟

جواب: خدا کے ہاتھ پاؤں ہیں۔ لیکن ان کی کیفیت بیان کرنا مسلم کے فرائض سے خارج ہے وہ کیسے ہیں۔ کس چیز سے مشابہ ہیں۔ ہم نہیں بتلا سکتے ۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ اگر قرون ثلثہ کے علما و آئمہ میرے عقائد کے خلاف فیصلہ دے دیں تو میں ان سے تائب ہو جاؤں گا۔ امام حنبل جو باتفاق علماء اس زمانہ کے اھدی الناس (سب سے بڑا راست رو) تھے۔ یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

اس کے بعد امیر نے خلق قرآن و مسئلہ حرف وصوت پر مزید تفصیل طلب کی۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن غیر مخلوق ہے لیکن صوتِ قاری و روشنائی ازلی نہیں۔ اس موقعہ پر میں نے اپنی ایک پرانی تحریر پیش کی جس میں صحابہ تابعین اور بزرگان سلف کے اقوال درج تھے۔ اس مقام پر میرے ایک مخالف نے میری تعریف کی۔

”میں نے یوم آخرت پر اس رنگ میں روشنی ڈالی کہ تمام محفل صداہائے تحسین و آفرین سے گونج اٹھی۔

پھر مسئلہ تقدیر کو واضح کیا۔ اس کے بعد بحث ایمان کے سلسلے میں مجھ پر کئی سوالات کئے گئے استواء پر بحث کرتے ہوئے میں نے کہا۔ خدا عرش پر مقیم ہے لیکن ہمارے پاس بھی ہے۔ ”**هُوَ مَعَكُم**“ (وہ تمہارے پاس ہے) جس طرح دور ہونے کے باوجود چاند کی روشنی ہمارے قریب ہے اسی طرح عرش پر مقیم ہونے کے باوجود اللہ ہمارے پاس بھی ہے۔

سوال: اگر خدا کو قمر سے تشبیہ دی جائے تو خدا کا آسمان پر مقیم ہونا ثابت ہوگا اور یہ تجسیم ہے؟

جواب: میں نے کہا جواب لکھیے ۔ اس پر مخالفین کہنے لگے۔ آج دیر ہو چکی ہے۔ باقی بحث پھر سہی ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس مسئلہ کا اچھی طرح مطالعہ کر لیں۔ نیز محفل کا اختتام سوالات پہ ہوتا کہ میرے متعلق مزید غلط فہمیاں پھیلائی جا سکیں لیکن خیر خواہوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصرار پر اسی روز جوابات دیئے گئے اور قرآن وسنت کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی۔

دوسری مجلس ۱۲ رجب کو نماز جمعہ کے بعد منعقد ہوئی جس میں مخالفین اپنی تمام طاقت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ ان لوگوں کے ساتھ صفی الدین ہندی بھی تھا۔ میں نے مجلس گزشتہ کے بعض مسائل کو واضح کرتے ہوئے کہا۔

اللہ نے ہمیں اتحاد کا حکم دیا ہے لیکن ہم بعض فروعی اختلافات کی وجہ سے فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ تقریر کے دروان میں ''معتزلہ'' کا لفظ آ گیا۔ امیر نے اس کے معنی پوچھے۔ میں نے عرض کیا کہ امتہ اسلامیہ میں سب سے پہلا اختلاف فاسق پر ہوا تھا۔ خوارج اسے کافر اور اہل سنت مومن کہتے تھے۔ ایک دن حضرت حسن بصری (۱۱۰ھ) کے شاگرد واصل بن عطا (۱۳۱ھ) اسی مسئلے پر اپنے استاد سے علیحدہ ہو گئے اور معتزلہ (علیحدہ ہو جانیوالا) کہلانے لگے۔

صفی الدین ہندی نے روک کر کہا کہ یہ غلط ہے۔ پہلا اختلاف مسئلہ کلام پر ہوا تھا۔ جسے عمرو بن لبید نے شروع کیا تھا اور واصل بن عطا نے جاری رکھا

میں نے کہا۔ تم غلط کہتے ہو مسئلہ کلام پر اختلاف عہد مامون یعنی تیسری صدی کے اوائل میں ہوا تھا۔

صفی الدین گھبرا کر کہنے لگا۔ ''شہرستانی کی الملل والنحل میں یونہی درج ہے۔

میں نے کہا یہ غلط ہے۔ شہرستانی نے صرف متکلمین کی وجہ تسمیہ پر بحث کی ہے۔ اس پر حاضرین نے اسے برا بھلا کہا اور وہ شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا۔

میں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا مجھے علم ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی بدعت اور پہلا مبتدع کون تھا۔ شہرستانی نے متکلمین کی وجہ تسمیہ بیان کرنے میں یقیناً ٹھوکر کھائی ہے۔ یہ لوگ مسئلہ کلام میں اختلاف پیدا کرنے سے پہلے بھی متکلمین کہلاتے تھے۔ واصل بن عطا اس وقت بھی متکلم کہلاتا تھا۔ جب مسئلہ کلام چھڑا ہی نہ تھا۔ واصل عمرو بن لبید کا ہم عصر تھا۔

اصل موضوع کی طرف رجوع کرتے ہوئے کہا۔ اگر میری طرف چند بدعتیں منسوب کی گئی تو یہ تاریخ کا نیا افسانہ نہیں۔ امام حنبل۔ شافعی۔ ابوحنیفہ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وہ چیزیں منسوب کی گئیں جو ان کے وہم وخیال میں بھی نہ تھیں۔ مجھ پر تجسیم کا الزام وہی لوگ لگاتے ہیں جو خود اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ کرامیہ [۲۲] شافعیہ [۲۳] اور اکراد [۲۴] میں تشبیہ وتجسیم کے قائل بہت زیادہ ہیں۔ لفظ حشویہ کو واضح کرتے ہوئے میں نے کہا کہ وہ لفظ معتزلہ کی ایجاد ہے۔ یہ لوگ عوام کو حشو کہا کرتے تھے۔ یہ اصطلاح عمرو بن لبید نے وضع کی تھی۔ عبداللہ بن عمر عوام سے تھا اس لیے وہ خود حشوی اور اس کی جماعت حشویہ کہلاتی تھی۔ تجسیم کا پہلا قائل ہشام بن حکم [۲۵] رافضی تھا۔''

دوسری مجلس کے بعد میرے ایک دوست صفی الدین ہندی کے ہاں گئے اور پوچھا۔
''ابن تیمیہ کی تقریر کے بعد ایک گروہ نے اس سے اتفاق ظاہر کیا تھا لیکن تم نے کہا تھا کہ میں نہ موافق ہوں نہ مخالف یہ کیا''؟۔

کہا۔''اس کی دو وجہیں تھیں۔ اول یہ کہ میں پہلی مجلس میں موجود نہ تھا۔ اس لیے تمام تقریر سن نہ سکا۔ دوم۔ مجھے مخالفین اپنی جماعت کے لیے لے گئے تھے۔ اب میرے لیے حق کے ساتھ اتفاق مشکل ہو گیا تھا۔ اس لیے خاموش رہا۔''

دوسری محفل کے دوران مجھے تمام عقیدہ دہرانے کا کئی دفعہ حکم ہوا لیکن بعض نے خوف طوالت سے مخالفت کی۔ البتہ جستہ جستہ مقامات دوبارہ پڑھے گئے اور ان پر بحث ہوئی۔ اللہ نے حق کا بول بالا کیا اور باطل کو دوسری دفعہ شکست نصیب ہوئی۔ ان مجالس کے بعد سب نے فیصلہ دیا کہ میرے اعتقادات صحیح ہیں گو بعض نے اس وقت ہاں میں ہاں ملا دی لیکن بعد میں منحرف ہو گئے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر مخالفت کرنے لگے۔

فقرائے رفاعیہ سے مقابلہ

فقرائے رفاعیہ کی نسبت شیخ ابو العباس احمد بن ابی الحسن علی بن احمد بن یحییٰ بن حازم بن علی بن رفاعہ ۵۷۸ھ کی طرف ہے۔ شیخ احمد کے والد ابو الحسن علی شمالی افریقہ سے ہجرت کر کے عراق کے ایک گاؤں ام عبید میں آ گئے تھے۔ یہ محرم ۵۰۰ھ میں فوت ہوئے اور ان کی وفات سے چند روز بعد احمد کی ولادت ہوئی۔ احمد کے ماموں شیخ منصور جو عراق کے ایک شہر بطائح سے تعلق،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے تھے۔ایک بلند پایہ صوفی تھے۔انہوں نے وفات سے پہلے احمد کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیا۔احمد نے عبادت اور اپنے مریدوں کی تربیت کی خاطر اپنے گاؤں میں ایک زاویہ بنایا اور اس کی شاخیں شام۔مصر اور ہندوستان میں بھی قائم کر دیں۔یہ حضرت غوثِ اعظم بغدادی (۵۶۱ھ) کا معاصرہ تھا اور ان سے اکثر ملتا تھا۔

حافظ ابن قیم اور علامہ ذہبی شیخ احمد کو ایک صالح بزرگ سمجھتے تھے لیکن سوا سو سال بعد ان کے مریدوں میں کئی بدعات راہ پا گئی تھیں۔یہ عبادات سے غافل ہو چکے تھے اور عوام پر اپنی ولایت کا سکہ بٹھانے کے لیے مختلف قسم کے شعبدے دکھاتے تھے۔ان میں سے بعض آگ میں کود پڑتے تھے۔بعض زندہ سانپوں کو نگل جاتے تھے اور بعض غیب سے پھول اور پھل برساتے تھے۔

جب امام ابن تیمیہ نے اس فرقے کے اعمال وعقائد کو ہدف تنقید بنایا تو ان میں اشتعال پیدا ہو گیا اور یہ ۸ جمادی الاولیٰ ۷۰۵ھ کو ہاتھوں میں کڑے اور گلے میں زنجیریں پہنے ابن تیمیہ سے نپٹنے کے لیے جامع دمشق میں جا گھسے۔امام نے ایک فقیر کے گلے سے زنجیر کھینچ لی۔اس پر ان کا اشتعال اور بڑھ گیا۔اگر حاضرین مداخلت نہ کرتے تو اچھا خاصہ ہنگامہ ہو جاتا۔یہ لوگ مسجد سے نکل کر اعضا کو مختلف طریقوں سے جنبش دیتے۔بڑبڑاتے اور بددعائیں دیتے۔قریب کی ایک نہر میں جا کر لوٹنے لگے۔جب اس واقعہ کی اطلاع افرم تک پہنچی تو اس نے رفاعیہ کے شیخ اور ابن تیمیہ کو اپنے ہاں طلب کیا۔وہاں امام نے کہا کہ ان فقراء میں اچھے لوگ بھی ہیں لیکن کثرت ایسے افراد کی ہے جو مشرک اور بدعتی ہیں۔یہ لوگ قرآن وسنت کو ترک کر کے کذب و تلبیس اور مکائد وحیل سے کام لیتے ہیں۔یہ لوگ دنیا کو فریب دینے کے لیے جسم پر مینڈک کا تیل مل کر آگ میں گھس پڑتے ہیں آپ نے فقراء کو للکار کر کہا کہ آؤ جسموں کو گرم پانی اور سرکہ سے دھو کر آگ میں داخل ہوں جو جل جائے۔وہ جھوٹا اور اس پر خدا کی لعنت۔ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ اگر بالفرض تم آگ سے بچ کر نکل آؤ۔پانی کی سطح پر چل کر دکھا دو۔یا ہوا میں اڑنے لگ جاؤ۔پھر بھی یہ خوارق تمہارے ایمان کی شہادت نہیں ہو سکتے۔اس لیے کہ دجال اکبر باوجود کافر ہونے کے ہزارہا شعبدات دکھائے گا۔بادل اس کے اشارے پر برسیں گے۔کھنڈرات دفائن الٹ دیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ زمین سے سبزیاں نکل کر دیکھتے دیکھتے بڑی ہو جائیں گی لیکن بایں ہمہ وہ ملعون و کاذب سمجھا جائے گا۔ بایزید بسطامی فرماتے ہیں۔

"کسی آدمی کو ہوا میں اڑتے دیکھ کر دھوکہ نہ کھا جانا۔"

آپ[26] کی اس تقریر کے بعد نائب السلطنت نے حکم دیا کہ جو آدمی کتاب و سنت سے انحراف کرے گا۔ اس کا خون حلال سمجھا جائے گا۔

مصر میں طلبی

پچھلے صفحات میں ہم کہہ چکے ہیں کہ امام نے ۷۰۴ھ میں ایک خط مصر کے ایک ذی اثر شیخ نصر بن سلیمان المنبجی (۷۱۹ھ) کو لکھا تھا جس میں ابن العربی (۶۳۸ھ) پہ سخت تنقید کی تھی۔ اس خط سے شیخ موصوف مشتعل ہو گیا۔ مصر کے نائب السلطنت بیبرس جاشنگیر (۷۰۹ھ) کو ساتھ ملا کر سازش شروع کر دی اور امام پہ یہ الزام لگایا کہ وہ ابن تومرت[27] (۵۲۲ھ) کی طرح ایک متوازی سلطنت قائم کرنا چاہتے ہیں جب یہ خبریں شاہِ ناصر تک پہنچیں تو اس نے ۶ رمضان ۷۰۵ھ کو نائب دمشق کی طرف لکھا کہ وہ ابن تیمیہ کو مصر روانہ کریں۔

آپ ۱۲ رمضان ۷۰۵ھ کو مصر کے لیے روانہ ہوئے اور ایک بہت بڑا ہجوم ایک منزل تک آپ کے ساتھ گیا۔ ۱۷ رمضان کو آپ مصر میں داخل ہوئے اور جمعرات ۲۲ رمضان ۷۰۵ھ کو آپ قاہرہ میں وارد ہوئے۔ دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد ایک مجلس منعقد ہوئی اس میں آپ نے اپنے عقائد کی تفصیل پیش کی۔ چند روز بعد شمس الدین محمد بن احمد بن عدلان (۷۴۹ھ) نے قاضی رضی الدین علی بن مخلوف النویری المالکی (۷۱۸ھ) کی عدالت میں امام کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر دیا کہ بقول امام۔

۱۔ خدا عرش پر ہے۔

۲۔ وہ حروف و صوت کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔

۳۔ اور یہ کہ اس کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے۔

قاضی نے آپ سے جواب طلب کیا۔ آپ نے حسب معمول حمد و ثنا سے تقریر شروع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قاضی کہنے لگا ہم نے تمہیں خط پڑھنے کے لیے نہیں بلایا۔" آپ نے طیش میں آ کر کہا" تم میرے مخالف ہو۔ میں تمہارا حکم ماننے کے لیے تیار نہیں۔ "نتیجہ" قاضی نے آپ کو جیل میں بھیج دیا جہاں سے آپ چند روز بعد عید کی رات کو "برج جب" میں منتقل کر دیئے گئے۔ آپ کے دونوں بھائی شرف الدّین عبداللہ اور زین الدّین عبدالرحمان بھی آپ کے ساتھ تھے۔ قاضی مالکی نے ساتھ ہی کہا کہ جو آدمی ابن تیمیہ کے عقائد قبول کرے گا اسے موت وضبط جائیداد کی سزا دی جائے گی۔ اس حکم کی ایک نقل نائب دمشق کو بھی بھیجی گئی جسے شیخ شمس الدّین محمد بن شہاب الدّین محمود حنبلی (۷۲۷ھ) نے جامع دمشق میں پڑھ کر سنایا۔ ابن شہاب محمود نے یہ حکم جامع مسجد میں پڑھ کر سنایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حکم سنتے ہی سزا سے ڈر کر بہت سے حنابلہ نے شوافع ہونے کا اعلان کر دیا۔

پورے ایک سال بعد عید الفطر ۷۰۶ھ کی رات کو نائب السلطنت [28] سیف الدّین نے شافعی مالکی اور حنفی قضاۃ اور چند فقہاء کو بلا کر آپ کی رہائی پر بحث کی۔ قضاۃ نے چند شرائط پیش کرتے ہوئے کہا کہ ابن تیمیہ ان پر کاربند رہے تو ہمیں اس کی رہائی پر کوئی اعتراض نہیں۔ نائب السلطنت نے آپ کو طلب کیا لیکن آپ نہ آئے۔ قاصد چھ دفعہ گیا اور ناکام لوٹا۔

ذی الحج ۷۰۶ھ میں آپ کے دونوں بھائی نائب السلطنت کے ہاں طلب کئے گئے۔ جہاں قاضی مالکی بھی موجود تھا۔ شیخ شرف الدّین نے قاضی موصوف کے غلط طریق کار پر اس قدر فاضلانہ بحث کی کہ مالکی مبہوت ہو کر رہ گیا۔ بحث کے بعد ہر دو بھائی جیل میں واپس چلے گئے دوسرے روز صرف شیخ شرف الدین کو بلایا گیا اور ابن عدلان کو بحث کے لیے انتخاب کیا گیا دیر تک گفتگو جاری رہی اور ابن عدلان لاجواب ہو گیا۔

جمعہ کے روز ماہِ صفر ۷۰۷ھ کو صبح سے صلوٰۃ الجمعہ تک قاضی بدرالدین بن جماعہ نے قلعہ میں آپ سے بحث کی۔ (البدایہ۔ج۔۱۴۔ص۴۲)

۲۳ ربیع الاول ۷۰۷ھ کو امیر حسام الدین مہنّٰی بن عیسیٰ (۷۳۵ھ) امیر عرب مصر میں وارد ہوا جس کی سفارش پر جمعہ کے روز آپ کو برج جب سے نکالا گیا۔ اسی روز قلعہ میں نائب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

السلطنت کے ہاں ایک محفل منعقد ہوئی جس میں بعض فقہاء کو طلب کیا گیا۔ نماز جمعہ تک بحث ہوتی رہی پھر نماز کے بعد مغرب تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن کسی نتیجہ پہ نہ پہنچ سکے۔

اتوار کے دن ۲۵ ربیع الاول ۷۰۹ھ کو پھر مجلس نائب السلطنت کے ہاں منعقد ہوئی جس پر فقہاء تو حاضر تھے لیکن تمام قضاۃ غیر حاضر تھے۔ فقہاء میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں۔

نجم الدّین بن الرفع۔ علاؤالدّین علی التاجی۔ فخر الدّین بن بنت ابی سعد۔ عزّ الدّین النمر اوی۔ شمس الدّین بن عدلان۔

اس مجلس کا انجام آپ کی رہائی پر ہوا۔ آپ نے نائب السلطنت کے ہاں رات کاٹی سوموار کی صبح کو آپ نے احباب دمشق کو ایک خط لکھا جس میں مرقوم تھا۔

''میں رہا ہو گیا ہوں اور قاہرہ میں مقیم ہوں۔ نائب السلطنت نے مجھے چند روز کے لیے ٹھہرالیا ہے تا کہ لوگ مجھے مل کر میرے علم وفضل کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔''

آپ ''برج جب'' میں اٹھارہ ماہ تک محبوس رہے۔ آپ کی رہائی پر ہر طرف خوشیاں منائی گئیں شیخ امام نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی نے اس موقعہ پر ایک قصیدہ لکھا جس کے بعض اشعار یہ ہیں۔ (کواکب۔ ص ۱۷۹)

۱۔ فاصبر ففی الخطب ما یغنیك عن جیل وکل صعب اذا صابرته هانا

صبر کر کہ مصائب میں کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ صبر واستقلال سے مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

۲۔ ولست تعدم عن خطب میت به احدی ثنتین فایقن ذاك ایقانا

یقین کرو کہ مصیبتوں کے دو بڑے بڑے فائدے ہیں جن میں ایک آدمی کو ضرور ملتا ہے۔

۳۔ تحیص ذنب لتلقی الله خالصة او امتحانا به تزداد قربانا

مشکلیں یا تو گناہ کا کفارہ بنتی ہیں تا کہ تم اللہ کے پاس پاک ہو کر جاؤ اور یا آزمائش ہوتی ہے۔ تا کہ جذبۂ قربانی بڑھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ یا سعد انا لنرجوان تکون لنا سعدا و مرعاك للزوار سعد انا

او بلند قسمت انسان! ہمیں امید ہے کہ تم ہمارے لیے اور باقی زائرین
کے لیے باعث سعادت بنو گے۔

۵۔ وان یضربك الرحمان طائفة ولت و ینفع من بالود والانا

اور کہ آپ کی وجہ سے اللہ اس گروہ کو نقصان پہنچائے گا کہ جس نے آپ کی
مخالفت کی اور کہ حامیوں پر رحمت کی بارشیں برسائے گا۔

۶۔ یا اهل تیمیة العالین مرتبة و منصبا فرع الافلاك تبیانا

اے افراد خاندان تیمیہ! تم وہ بلند مرتبت لوگ ہو جو علم و بیان کے تمام
منازل رفیعہ طے کر چکے ہیں۔

۷۔ جواهر الکون انتم غیر انکم فی معشر شربوا فی العقل نقصانا

تم کائنات کے جواہر ہو لیکن بدقسمتی سے ایسے لوگوں کے ساتھ پالا پڑ گیا
ہے جو عقل کے دشمن ہیں۔

۸۔ لا یعرفون لکم فضلا ولو عقلوا جعلولکم الاجفان اوطان

یہ لوگ تمہارے علم و فضل سے آشنا نہیں۔ اگر ہو جائیں تو تمہارا گھر اپنی
آنکھوں میں بنائیں۔

۹۔ یا من حوىٰ من علوم الخلق ما قصرت عنه الا وائل مذ کانوا الی الآنا

تم لوگ اس قدر وسیع علوم و معارف کے مالک ہو کہ اوائل و اواخر میں
تمہاری نظیر نہیں ملتی۔

۱۰۔ ان تبتلی بلئام الناس یرفعهم علیك دهر لا هل الفضل قد خانا

اگر آج لئیم الطبع انسان حکومت کے بلند مناصب پر فائز ہو کر تمہیں اذیت
دے رہے ہیں تو یہ تاریخ کا کوئی نیا افسانہ نہیں۔ زمانہ اہل فضل کا ہمیشہ
دشمن رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۱۔ انی لا قسم والاسلام معتقدی وانـنـی من ذوی الایمان ایمانا

میں بحثیت ایک صحیح الاعتقاد و مسلم ہونے کے قسم کھا کر کہتا ہوں۔

۱۲۔ لم الق قبلك انسـانا اسربه فما برحت بعین المجد انسانا

کہ آپ سے پہلے میں نے کوئی ایسا انسان نہیں دیکھا جس سے مل کر روحانی و دماغی مسرت حاصل ہوئی ہو۔ اللہ کرے کہ آپ چشم رفعت و عظمت میں سدا پتلی بن کر رہیں۔

شاعر موصوف نے کئی اور نظمیں بھی آپ کی مدح اور اعداء کی مذمت پر لکھی ہیں۔ رہائی کے بعد آپ نے جامع الحکم میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز کے بعد عصر تک ایـاك نـعبـد و ایـاك نستعین پر تقریر فرماتے رہے۔

آپ کچھ عرصہ تک اہل مصر کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ ہمیشہ وعظ فرماتے۔ پھر وحدت الوجودیوں یعنی محی الدّین ابن عربی و ابن سبعین وغیرہ کی خبر لینا شروع کی۔ شوال ۷۰۷ھ کو ۵۰۰ صوفی تاج الدین ابوالفضل احمد بن محمد بن عبدالکریم بن عطاء اللہ الاسکندررانی (۷۰۹ھ) کی زیر قیادت قلعہ کے نیچے جمع ہو کر ابن تیمیہ کے مظالم کے خلاف دہائی دینے لگے چنانچہ شاہی فرمان کے مطابق ۱۰ شوال ۷۰۷ھ کو ایک علمی مجلس منعقد ہوئی جس میں آپ کے علم و فضل صدق و توکل فصاحت و بلاغت۔ جرأت و شجاعت۔ قوۃ قلب اور حق گوئی کا وہ مظاہرہ ہوا کہ قلم لکھ نہیں سکتا۔ (کواکب۔ ص ۱۸۰)

بقول علم الدّین البرزانی (۷۳۸ھ) اس شکایت کے بعد آپ کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا قید یا مشروط آزادی۔ آپ نے قید پسند کی لیکن احباب کے سخت اصرار پہ آپ نے دمشق میں پابندیوں کے ساتھ رہنا منظور کر لیا چنانچہ ۱۵ شوال کی رات کو آپ بذریعۂ ڈاک روانہ ہو گئے۔ (کواکب ص ۱۸۰)

جب قاضی زین الدین مخلوف مالکی (۷۱۸ھ) کو آپ کی روانگی کا علم ہوا تو بیمار ہونے کے باوجود نائب سالار کو فوراً چٹھی لکھی کہ ابن تیمیہ کو رہا نہ کیا جائے۔ دوسرے روز آپ کو پہلی منزل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ''بلبیس'' سے واپس بلا لیا گیا اور قاضی القضاۃ بدر الدّین ابن جماعۃ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔شرف الدّین بن الصابون اور علاؤالدّین القونوی نے آپ کے خلاف شہادت دی۔کسی نے آپ سے کہا کہ حکومت آپ کو حبس میں رکھنا چاہتی ہے۔قاضی القضاۃ نے کہا کہ مصلحت بھی اسی میں ہے۔

سماعت مقدمہ کے بعد قاضی شمس الدین التونسی المالکی کو حکم قید سنانے کے لیے کہا گیا۔ اس نے کہا کہ آپ کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں اس لیے میں ضمیر کشی کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس کے بعد نورالدین الزرداوی کو اختیارات دیئے گئے۔لیکن وہ بھی گھبراہٹ ظاہر کرنے لگا۔آپ نے کہا۔''میں جیل میں جا رہا ہوں اور تم یہاں بیٹھ کر وہ کرو جو تقاضائے مصلحت ہو۔'' نورالدین نے سفارش کی کہ آپ کو بہترین جیل میں بھیجا جائے۔چنانچہ آپ کو حارۃ الدیلم (حبس القضاۃ) میں بھیج دیا گیا۔اور چند نوکر خدمت کے لیے دے دیئے گئے۔(البدایہ۔ج۔۱۴۔ص ۴۶)

جیل میں آپ نے زندانیوں کو نرد و شطرنج اور دیگر انواع لہو و لہب میں مشغول اور ذکرِ الٰہی سے غافل پایا۔آپ نے انہیں نماز کی تلقین کی۔اعمال صالحہ،تسبیح و تہلیل اور استغفار و دُعا کی طرف توجہ دلائی اور چند ہی روز میں وہ جیل خانہ ایک عبادت خانہ بن گیا۔آپ کے ہاں لوگوں کا تانتا بندھا رہا۔آپ علمی استفسارات کے جواب لکھتے اور لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے۔یہ بات آپ کے اعداء کو ناگوار گزری اور آپ کو وہاں سے زندان اسکندریہ میں منتقل کر دیا گیا۔وہاں آپ ایک برج میں مقید کر دیئے گئے جس کی ایک کھڑکی سمندر کی طرف کھلتی تھی اور جس سے اکابر،فقہاء ۔اعیان شہر داخل ہو کر آپ سے متمتع ہوتے تھے۔آپ یہاں ۱۸ ماہ تک مقیم رہے اس اثنا میں آپ کی موت کی افواہیں بار ہا پھیلیں لیکن اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا۔

۷۰۹ھ میں جب شاہِ مصر کرک[1] سے لوٹا تو ۸ شوال کو آپ کی رہائی کا فرمان نافذ کر دیا۔رہا ہونے کے بعد آپ قاہرہ کو روانہ ہو گئے اور وہاں ۱۸ شوال کو پہنچے۔

بادشاہ نے جمعہ کے روز ۲۴ شوال ۷۰۹ھ کو ایک شاہی محفل آراستہ کی جس میں فقہاء و قضاۃ مصر بھی موجود تھے۔بادشاہ نے فقہاء قضاۃ سے آپ کی صلح کرائی اور پھر شاہی اعزازات سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازا۔ (البدایہ ج ۱۴۔ص ۵۱)

حافظ بن عبدالہادی بن قدامہ لکھتے ہیں۔

''میرے ایک دوست قاضی جمال الدین بن القلانسی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات جب اعدا نے آپ کے متعلق مختلف افواہیں پھیلا رکھی تھیں۔ میں نے قاضی مذکور سے پوچھا کہ ان افواہوں میں کہاں تک صداقت ہے کیا آپ کو دوبارہ زندان میں بھیج دیا جائے گا؟ قاضی صاحب نے کہا یہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ بادشاہ آپ کے تبحر علمی اور صداقت ایمان سے آگاہ ہے پھر قاضی صاحب نے مندرجہ ذیل حکایت سنائی۔

حکایت

جب شاہ مصر جاشنگیر کو شکست دینے کے بعد امراء قضاۃ اور نائب شام الافرم کے ہمراہ داخل مصر ہوا تو ایک دربار منعقد کیا جس میں شاہ کی دائیں طرف قضاۃ مصر اور بائیں طرف قضاۃ شام تھے۔ ابن صصر ی شاہ کے بائیں جانب ذرا نیچے قاضی الحنفیہ اس کے بعد جمال الدین اور پھر ابن الزملکانی تشریف فرما تھے۔ میں ابن الزملکانی کے پہلو میں تھا اور ذرا آگے اعیان و امراء بیٹھے ہوئے تھے۔ بادشاہ دفعتہً تخت سے اٹھ کر دروازے کی طرف چل دیا ہم حیران رہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگے تو معلوم ہوا کہ ابن تیمیہؒ تشریف لا رہے ہیں ہر دو ایک علیحدہ کمرے میں چلے گئے کچھ دیر کے بعد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ایوان میں داخل ہوئے۔ بادشاہ تخت پر بیٹھ کر ابن تیمیہؒ کی تعریف کرنے لگا۔ اور امراء و فقہا ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ بادشاہ نے اس حد تک آپ کی مدح سرائی کی کہ آپ کے احباب تک اسے مبالغہ سمجھنے لگے۔ (البدایہ۔ ج۔۱۴۔ص ۵۴)

حافظ بن قدامہ کہتے ہیں۔

''میں نے خود ابن تیمیہؒ سے شاہی خلوت کی تفصیل پوچھی فرمانے لگے۔ بادشاہ نے بعض حاضرین دربار کی موت کا ایک فتوی دکھا کر مجھ سے استصواب کیا مجھے یاد آ گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے جاشنگیر کے ہاتھ شاہ کے خلاف بیعت کی تھی۔ گو یہ تمام میرے دشمن تھے لیکن میں نے کہا کہ اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو پھر تمہاری سلطنت میں ایسے لوگ پیدا نہیں ہوں گے۔ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی اتنی تعریف کی کہ شاہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

قاضی زین الدین بن مخلوف المالکی کہا کرتا تھا کہ ہم نے ابن تیمیہ کو ایذا دینے میں کوئی کسر نہ باقی نہ چھوڑی لیکن جب اسے موقعہ ملا تو ہمیں معاف کر دیا۔ (ایضاً۔ص ۵۴)

اس کے بعد آپ قاہرہ میں مشہد الحسین کے پاس رہنے لگے اور تدریس و تبلیغ میں مصروف ہو گئے آپ کے ہاں ہر وقت لوگوں کا تانتا بندھا رہتا۔ یہ بات ایک تنگ نظر فقیہہ نور الدین ابوالحسن علی بن یعقوب بن جبریل البکری کو گراں گزری اور اس نے ۴ رجب ۷۱۱ھ کو چند غنڈوں کو ساتھ لے کر ابن تیمیہ پر حملہ کر دیا۔ انہیں ان کے گھر میں پیٹا اور گھسیٹا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو عوام کا ایک ہجوم جس میں فوج کے سپاہی بھی شامل تھے۔ آپ کے ہاں آیا اور انتقام کی اجازت مانگی لیکن آپ نے اجازت نہ دی۔

حافظ ابن قدامہ فرماتے ہیں۔ ''میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ میں اتفاقاً اس روز مصر میں تھا فرقہ حسینیہ اور دیگر لوگوں کا ایک ہجوم جس میں سوار اور پیادہ سپاہی بھی شامل تھے۔ آپ کے ہاں آیا۔ یہ لوگ انتقام کے لیے بیتاب تھے اور کہتے تھے کہ اگر حکم ہو تو تمام مصر کو تباہ کر دیں۔ آپ نے پوچھا۔ ''یہ سب کچھ کس لیے۔'' ہجوم نے کہا۔ ''آپ کے لیے۔'' آپ نے کہا۔ ''میں اپنے لیے اتنا فتنہ پسند نہیں کرتا۔'' ہجوم نے کہا۔ ''ہم آپ کے مخالفین کے گھروں کو آگ لگا کر ان کے خون سے زمین کا دامن سرخ کر دیں گے۔'' فرمایا۔ ''یہ شرعاً ناجائز ہے۔'' تو کیا جو سلوک انہوں نے کیا وہ شرعاً جائز تھا۔ فرمایا۔ اگر انہوں نے میرا قصور کیا ہے۔ تو میں نے معاف کر دیا۔ اگر اللہ کا قصور کیا ہے۔ تو اللہ خود ان سے سمجھ لے گا۔ اگر تمہارا کچھ بگاڑا ہے اور تم میری سننے کے لیے تیار نہیں تو جاؤ جو جی میں آئے کرتے پھرو۔'' اس جواب کے بعد ہجوم آہستہ آہستہ منتشر ہو گیا۔

آپ سات سال تک مصر میں مقیم رہے۔ کچھ عرصہ بعد عساکر سلطانیہ کے ہمراہ آپ شام کو چل دیئے۔ عسقلان پہنچ کر بیت المقدس کی زیارت کو روانہ ہو گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر دمشق کا ارادہ کیا۔ یکم ذیقعدہ ۷۱۲ھ کو پورے سات سال اور سات ماہ بعد سرزمین وطن میں پہنچے۔ ایک اجتماع عظیم نے آپ کا استقبال کیا اور گھر گھر خوشیاں منائی گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام دمشق میں

حافظ بن قدامہ کہتے ہیں۔

آپ دمشق میں پہنچ کر نشر علم ۔ افتاء ۔ تصنیف اور خدمت خلق میں مصروف ہو گئے۔ آپ بسا اوقات آئمہ اربعہ کے موافق اور بعض اوقات مخالف چلتے۔ آپ کے وہ مشہور مسائل جن کی وجہ سے آپ کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان میں سے ایک مسئلہ طلاق ہے۔ آپ کی رائے یہ تھی کہ ایک وقت میں تین طلاقیں ایک طلاق کے برابر ہوں گی کہ حلف بالطلاق (اگر میں فلاں بات کروں تو میری بیوی مجھ پہ حرام ہو جائے) میں کفارہ ادا کرنے سے طلاق ٹل جاتی ہے۔ مسئلہ طلاق پہ آپ نے بیس کے قریب کتابیں لکھی تھیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

١. تحقيق الفرقان بين التطليق و الايمان.

٢. الفرق المبين . بين الطلاق و اليمين.

٣. قاعدة فى ان جميع ذنوب المسلمين مكفرة.

٤. قاعدة فى تقرير ان الحلف با لطلاق من الايمان حقيقه.

٥. التفضيل بين التكفير و التضليل.

ایک دفعہ مصر سے اسی موضوع پر کسی نے ایک سوال بھیجا جس کا جواب آپ نے تین جلدوں میں دیا۔

جمعرات نصف ربیع الآخر ۷۱۸ھ کو آپ کو قاضی شمس الدین بن مسلم الحنبلی نے مسئلہ طلاق پر ترک افتاء کی درخواست کی۔

سینچر کے دن جمادی الاولیٰ ۷۱۸ھ کو شاہی فرمان بایں مضمون وارد ہوا کہ علماء کی ایک مجلس حلف بالطلاق پر غور کرنے کے لیے منعقد کی جائے اور اس دوران میں ابن تیمیہ اس موضوع پر کوئی فتویٰ جاری نہ کریں۔ سوموار ۳ جمادی الآخری ۷۱۸ھ کو دار السعادۃ میں ایک مجلس منعقد ہوئی۔ بحث و تمحیص کے بعد قرار پایا کہ آپ اس مسئلہ پر آئندہ کوئی فتویٰ جاری نہ کریں چنانچہ ۴ ماہ مذکور کو شہر میں منادی کرادی گئی لیکن آپ افتاء سے باز نہ آئے۔ آپ کہا کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لا یسعنی کتمان العلم.

ترجمہ: میرے لیے علم کو چھپانا بہت مشکل ہے۔

(البدایہ۔ج ۱۴۔ص ۹۳ وابوزھرہ ص ۱۶۹)

منگل وار۔ ۱۹ رمضان ۷۱۹ھ کو تمام علماء نائب السلطنت کے ہاں دارالسعادۃ میں جمع ہوئے آپ کو طلب کیا گیا اور شاہی حکم و علماء کے متفقہ فیصلہ کی خلاف ورزی پر تنبیہ کی گئی اور حکم دیا گیا کہ آئندہ اس جرم کا ارتکاب نہ ہو۔

۱۲ رجب ۷۲۰ھ کو دارالسعادۃ میں پھر ایک مجلس کا انعقاد ہوا۔ آپ کو بلایا گیا اور حکم سلطانی کی خلاف ورزی پر قید کی سزا دی گئی۔ آپ پانچ ماہ اور اٹھارہ یوم تک قلعہ میں محبوس رہے۔

(البدایہ۔ج ۱۴۔ص ۹۷)

سوموار ۱۵ محرم ۷۲۱ھ کو فرمان شاہی آپ کی رہائی کے متعلق موصول ہوا اور آپ پھر نشرِ علم میں مصروف ہو گئے۔ ۷۲۶ھ کے دوران آپ کے خلاف مسئلہ شدالرحال [۳۲] (زیارت قبور) پر بہت شور اٹھا اور اودھم مچا کہ آپ کے بڑے بڑے حامی گھبرا گئے۔ کچھ آپ کو چھوڑ گئے اور باقیماندہ سہم گئے۔ آپ اطمینان سے حالات کا مطالعہ کرتے رہے۔ اسی دوران میں مخالفین نے آپ کے متعلق ایک مجلس منعقد کی۔ بحث کے بعد ایک نے رائے دی کہ آپ کو جلاوطن کر دیا جائے کچھ عرصہ کے بعد وہ خود جلاوطن ہو گیا۔ ایک صاحب نے زبان کاٹ دینے کا مشورہ دیا۔ بعد میں اس کی اپنی زبان کٹ گئی۔ اسی طرح ایک نے کوڑوں اور دوسرے نے حبس کی سزا تجویز کی اور وہ خود ان سزاؤں کا شکار بنے۔

ایک اور جماعت بادشاہ کے ہاں جا کر قتل شیخ کے متعلق اصرار کرتی رہی۔ لیکن شنوائی نہ ہوئی۔ ہاں فتنہ کو فرو کرنے کے لیے جلالۃ الملک نے یقین دلایا کہ وہ مناسب کارروائی کریں گے چنانچہ ۶ شعبان ۷۲۶ھ کو ابن خطیر (شاہی صاحب) آپ کی قید کا حکم لے کر وارد ہوا۔ قلعہ تک پہنچنے کے لیے گھوڑا روانہ کیا گیا۔ اس فرمان کو پڑھ کر امام بہت مسرور ہوئے اور فرمایا۔ ''میں اسی بات کا منتظر تھا۔ اس میں [illegible] کے لیے خیر عظیم ہے۔'' قلعہ میں ایک خوبصورت کمرہ [illegible] دیا گیا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ آپ کے بھائی زین الدین بھی آپ کے ہمراہ تھے تاکہ جیل خانے میں امام کے حوائج یومیہ کا خیال رکھیں۔ ایام قید کے لیے وظیفہ باندھ دیا گیا۔ جمعہ ۱۰ شعبان ۷۲۶ھ کو جامع دمشق میں شاہی فرمان پڑھا گیا جس میں یہ بھی درج تھا کہ آپ آئندہ فتویٰ نہیں دے سکتے۔

(البدایہ۔ ج۔ ۱۴۔ ص ۱۲۳)

بدھ وار نصف شعبان ۷۲۶ھ کو قاضی نجم الدین ابن صصری الشافعی نے آپ کے بعض احباب کو قید کر دیا۔ بعض دیگر کو کوڑوں کی سزا دی اور تمام شہر میں ان کے خلاف منادی کرائی ان میں سے کچھ ڈر کی وجہ سے روپوش ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد امام شمس الدین محمد بن ابی بکر امام الجوزیہ کے سوا باقی سب کو رہا کر دیا گیا۔ (ابوزہرہ ص ۱۷۳)

مسئلہ زیارت قبور

آپ کے پاس نمازِ سفر کے متعلق ایک استفسار موصول ہوا جس کے جواب میں آپ نے "زیارت قبور" پر مفصل روشنی ڈالی۔ سوال مع جواب درج ذیل ہے۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین ایسے آدمی کے متعلق جس نے قبور انبیاء و صالحین کی زیارت کا ارادہ کیا۔ کیا وہ سفر میں قصرِ صلوٰۃ کر سکتا ہے۔ اور کیا یہ زیارت شرعی ہے؟

جواب

اس مسئلہ کے متعلق دو قول ہیں۔

۱۔ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ یہ سفر خلاف شریعت ہے اس لیے قصرِ صلوٰۃ جائز نہیں۔

۲۔ ابوحنیفہ۔ امام غزالی۔ امام شافعی و احمد بن حنبل کے بعض اصحاب اس سفر کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے ان کے ہاں قصرِ صلوٰۃ بھی جائز ہے۔ ان حضرات نے اپنے فیصلہ کی بنیاد مندرجہ ذیل احادیث پر رکھی ہے۔

۱. ومن زارنی بعد مماتی فکانما زارنی فی حیاتی

(دار قطنی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جس نے موت کے بعد میری زیارت کی۔ گویا وہ زندگی میں مجھ سے ملا۔

۲. من حج و لم یزرنی فقد جفانی.

ترجمہ: جس نے حج کیا لیکن میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم توڑا۔

۳. من زارنی و زارنی ابراھیم فی عام واحد ضمنت له الجنه.

ترجمہ: جس نے ایک ہی سال میں میرے بزرگ باپ ابراہیمؑ کی اور میری زیارت کی میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔

یہ احادیث رواۃ ثقہ میں سے کسی نے روایت نہیں کیں اور نہ کسی نے ان سے استناد کیا ہے۔ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی المقدسی (۶۲۰ھ) نے جواز سفر کی بنا اس واقعہ پر رکھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔ مقدسی نے حدیث ''لاتشد الرحال'' کا جواب دینے کی بھی کوشش کی ہے حالانکہ اس حدیث کی صحت پر تمام ائمۃ حدیث متفق ہیں اس لیے اگر کوئی آدمی ان تین ۳۳ مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف عبادت واعتکاف کے لیے سفر کرے تو نا جائز ہے۔ اگر مسجد حرام (کعبہ) کی طرف حج وعمرہ کا عہد باندھے تو ایفائے عہد واجب ہو جاتا ہے اور اگر مسجد اقصیٰ یا مسجد نبوی میں صلوٰۃ واعتکاف کے لیے سفر کا عہد کرے تو شافعیؒ و مالکؒ کے ہاں ایفا واجب اور ابوحنیفہؒ کے ہاں واجب نہیں۔ علماء ملت کے ہاں ہر نیک عہد کا ایفا واجب ہے۔ بخاری میں عائشہؓ سے مروی ہے۔

من نذر ان یطیع اللہ فلیطعه. ومن نذران یعصی اللہ فلا یعصیه.

ترجمہ: جو انسان کسی نیکی کا عہد باندھے تو پورا کرے اور جو شخص گناہ کا عہد کرے تو عہد کو توڑ ڈالے۔

چونکہ یہ سفر طاعت و نیکی ہے اس لیے ایفا واجب ہے۔ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف عہد سفر کا ایفا واجب نہیں۔ یہاں تک کہ مسجد قبا کا سفر بھی جائز نہیں۔ ہاں اہل مدینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے اس کی زیارت مستحسن ہے اس لیے کہ اس صورت میں سفر مفقود ہے۔

صحابہ و تابعین میں سے کسی نے بھی قبور انبیاء و صالحین کی طرف سفر نہیں کیا۔ اور علماء و آئمہ نے اسے غیر مستحسن قرار دیا ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے۔

لا تتخذ و اقبری عیدا و صلوا اینما کنتم. فان صلوٰتکم تبلغنی حیثما کنتم.

ترجمہ: میری قبر پر میلہ مت لگاؤ تم جہاں بھی ہو۔ وہیں سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجو اس لیے کہ تمہاری صلوٰۃ مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔

سنن سعید بن منصور میں درج ہے کہ عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب نے ایک آدمی کو جو رسول اللہ کی قبر پر عموماً آیا جاتا کرتا تھا۔ فرمایا کہ تم اور ایک اندلس کا باشندہ برابر ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ کو ہر دو کی صلوٰۃ پہنچ جاتی ہے اور تمہیں قبر پر جانے کی ضرورت نہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ آپ نے رحلت کے وقت فرمایا۔

لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجد.

ترجمہ: خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ آپ کی قبر پرستش گاہ بن جائے گی تو آپ کو بجائے حجرہ کے صحرا میں دفن کیا جاتا۔

ولید بن عبدالمالک کے عہد تک حجرۂ نبوی مسجد سے علیحدہ تھا۔ صحابہ و تابعین صلوٰۃ کے لیے اندر جاتے لیکن قبر کو مس نہ کرتے اور نہ اندر دعا مانگتے۔ دعا کے لیے مسجد میں واپس آ جاتے اور سلام کے وقت منہ قبلہ کی طرف پھیر لیتے۔ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ آپ پر سلام بھیجتے وقت روبقبلہ ہونا چاہیے۔ اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ سلام دیتے وقت زائر روبقبر ہو لیکن دعا کے وقت قبلہ رو ہونا ضروری ہے۔ قبر کو چھونا یا چومنا بھی منع ہے۔

بعض بدعتیوں نے زیارت قبور و مشاہد پر کافی احادیث وضع کی ہیں۔ حالانکہ کتاب و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت میں مساجد کا ذکر ہوا ہے نہ کہ مشاہد کا۔ قرآن حکیم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے مشاہد کا نہیں۔

۱. **انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ.**

ترجمہ: مساجد کی تعمیر وہی کرتے ہیں کہ جن کا ایمان اللہ پر محکم ہو۔

۲. **ان المساجد للہ.**

ترجمہ: مساجد اللہ کے لیے ہیں۔

۳. **ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ.**

ترجمہ: اس سے بڑا ظالم کون ہے کہ جو مساجد میں ذکر خدا نہ ہونے دے۔

حدیث میں ہے۔

کان قبلکم قوم یتخذون القبور مساجد فانی انھاکم عن ذالک.

ترجمہ: تم میں سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے جو قبور کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں۔ (ابوزہرہ۔ ص ۷۵ و کواکب۔ ص ۱۸۷۔۱۹۱)

جب آپ کا یہ جواب دمشق میں شائع ہوا تو مخالفین نے مصر میں قاضی الشافعیہ کے پاس بھیج دیا۔ اس نے فتویٰ پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل رائے قائم کی۔

''ابن تیمیہ کے ہاں قبور انبیاء کی زیارت گناہ ہے۔''

یہ ایک صریحاً اتہام ہے۔ آپ کے ہاں زیارت شد رحال (سفر) کے بغیر مستحب ہے اور شد رحال کے ساتھ ممنوع۔ آپ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ زیارت مطلقاً حرام ہے۔

بہرحال جب قاضی موصوف کی رائے دیار مصر میں شائع ہوئی تو ابن تیمیہ کے خلاف ایک ہیجان برپا ہو گیا۔ مجبوراً بادشاہ کو آپ کی قید کا فرمان نافذ کرنا پڑا۔ (البدایہ۔ ج ۱۴۔ ص ۱۲۴)

علمائے بغداد کی تائید

جب مندرجہ بالا تحریر بغداد میں پہنچی تو علماء بغداد نے آپ کی حمایت میں آواز بلند کی ۳۴ے

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بعض علماء کی تحریریں ملخصاً درج کی جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔امام جمال الدین یوسف بن عبدالحمود بن عبدالسلام الحنبلی (۷۲۶ھ) فرماتے ہیں۔

''ابن تیمیہ نے اپنے فتوے کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی ہے جس سے کوئی ذی عقل انکار نہیں کرسکتا۔اس احسن واصح حدیث کے مقابلہ میں ضعیف احادیث کی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی۔ ابن تیمیہ نے زیارۃ قبور پر دوفرقوں کے اقوال نقل کیے ہیں اور پھر ایک کی تصدیق کی ہے۔اس پر اس قدر اشتعال لایعنی ہے کسی ایک فرقہ کی رائے سے اتحاد تاریخ کا کوئی نیا افسانہ نہیں [۳۵]''

۲۔امام صفی الدین عبدالمومن بن عبدالحق الحنبلی (۷۳۹ھ) کہتے ہیں۔

''جو کچھ علامہ جمال الدین نے کہا ہے کہ وہ ایک صداقت ہے۔ابن تیمیہ کے جواب کو صرف وہی انسان غلط کہہ سکتا ہے جو یا تو جاہل ہو اور یا حسد کی آگ میں جل رہا ہو۔

(کواکب۔ص ۲۹۳)

شیخ ابن الکتبی الشافعی کی رائے ملاحظہ ہو۔ (کواکب۔ص ۱۹۴)

''آپ کے فتویٰ میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منزلت وحرمت پر حرف آتا ہو۔کیا قبر رسول ﷺ کی زیارۃ سے رسول ﷺ کے مدارج مزید بلند ہو جائیں گے؟ یا ترک زیارت سے آپ کی منزلت گھٹ جائے گی؟ علماء کی ایک جماعت اس بات پر متفق ہے کہ یہ زیارۃ عبادت وطاعت میں شامل نہیں۔قاضی ابن کج اس کے جواز کا قائل ہے لیکن کوئی نص صریح استناد میں پیش نہیں کرسکتا۔حدیث لاتشد الرحال میں مساجد ثلثہ کے سوا کسی اور مسجد ومشہد کی طرف سفر کرنا ممنوع ہے اور ارتکاب ممنوع صریحا معصیت ہے۔

۴۔محمد بن عبدالرحمٰن المالکی البغدادی فرماتے ہیں۔ (کواکب۔ص ۱۹۴)

آپ کے اس فتویٰ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔شیخ ابومحمد الجوینی نے اس موضوع پر اپنی تصانیف میں کافی بحث کی ہے اور قاضی عیاض المالکی بھی اسی چیز کا قائل ہے۔قیروانی نے ''تقریب'' میں اور شیخ بن بشیر نے اپنی تصنیف ''تنبیہ'' میں اس سے اتفاق کیا ہے مالک ''مبسوط'' میں فرماتے ہیں کہ مساجد ثلثہ کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر حرام ہے۔شیخ ابوعمر بن عبدالبر ''کتاب التمہید'' میں فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحرم علی المسلمین ان یتخذوا قبور الانبیاء مساجد.

ترجمہ: قبورِ انبیاء کو سجدہ گاہ بنانا مسلمانوں کے لیے حرام ہے۔

۵۔ ابوعمرو ابن ابی الولید المالکی کا فیصلہ یہ ہے۔

مسجد نبوی کی طرف سفر جائز ہے۔ لیکن صرف قبر نبی کی زیارت کے لیے سفر جائز نہیں۔ کسی نے امام مالکؒ سے پوچھا اگر کوئی شخص قبر نبی کی زیارت کا عہد باندھے تو کیا وہ پورا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مسجد نبی کا عہد باندھا ہے تو پورا کرے ورنہ توڑ دے۔ (کواکب۔ ص ۱۹۴)

علماء بغداد کے دو خط

علماء بغداد کی ان تحریرات کے ساتھ دو خط بھی شامل تھے۔ جو شاہِ مصر کو لکھے گئے تھے۔ ہر دو کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

پہلا خط

''حمد و ثناء کے بعد گزارش ہے کہ ہم رب العرش سے دولت ہمایوں کی بقا۔ سطوت اور وسعت کے لیے ہمیشہ داعی رہے ہیں آج صفحۂ گیتی پر صرف یہی وہ سلطنت ہے جس کے دامن پر خونریزی وظلم کا کوئی دھبہ نہیں اور یہی ایک قلمرو ہے جس میں ابن تیمیہ جیسا یکتا زمانہ مجتہد اسلام اور رہبر ملت پیدا ہوا ہے۔ گیتی کی ہفت کشور اور ملوک دھر کے خزائن اس درشاہوار کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ حیرت ہے کہ یہ کشتی قوم کا ناخدا بجائے زینت محل ہونے کے قلعوں میں بند کیا جا رہا ہے اور اس پر وہ الزامات لگائے جا رہے ہیں جن کی قطعاً کوئی اصلیت نہیں۔

جلالۃ الملک کے لیے مزید انتظار موزوں نہیں۔ اس لیے کہ ابن تیمیہ اس دہر کے یوسف ہیں جس طرح اہل کنعان قحط سے تنگ آ کر یوسفؑ کے ہاں بھیک مانگنے گئے تھے اسی طرح آج دنیا کی ارواح قحطِ صداقت و عبادت کی وجہ سے ویران ہو چکی ہے۔ ابن تیمیہ ہی وہ فرد واحد ہے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے پاس غذا ارواح موجود ہے۔ اگر جلالۃ الملک اس ہستی گرامی کو مصائب قید و بند سے آزاد فرمادیں تو یہ انسانیت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ امام کی تعظیم کرنے کا نتیجہ تنظیم امتہ، اعزاز ملّت، استحکام دولت، احیاء قومیت اور اعلاء کلمتہ الحق ہوگا۔ اسلام کی شان بڑھے گی۔ دنیا آپ کے علم وعرفان سے مستفید ہوگی۔ وہم وتشکیک کی ظلمتیں دور ہو جائیں گی اور تمام قلمرو امن و عافیت کا گہوارہ بن جائیگی۔

آپ نے مسئلہ شدالرّ حال پر جو کچھ لکھا ہے ہم اسے صحیح سمجھتے ہیں اور اس بنا پر آپ کو قید میں رکھنا نا مناسب ہے اس لیے ہم اپنی یہ التماس دہرائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر جلالۃ الملک شیخ الاسلام سے پابندیاں اٹھا لیں تو یقیناً اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔" والسلام

دوسرا خط

"جب اہل عراق کو شیخ الاسلام کے مصائب کا علم ہوا تو ملک میں اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہر گھر ماتم کدہ بن گیا اور ملاحدہ ومبتدعہ کے ہاں خوشیاں منائی گئیں چونکہ آپ کے یہ مصائب آپ کے فتوٰی کی وجہ سے ہیں۔ اس لیے علماء بغداد وعراق کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً درست ہے۔ جلالۃ الملک مسلمانانِ عالم پر احسان عظیم فرمائیں گے۔ اگر شیخ الاسلام کو خدمتِ اسلام کے لیے رہا کر دیں گے۔" (کواکب۔ ص ۸۔۱۹۶)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطوط یا تو بادشاہ کو پہنچے ہی نہیں اور یا آپ کی موت کے بعد موصول ہوئے۔ بہرحال ان پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوا اور آپ بدستور زنداں میں مقید رہے۔ ۷۲۷ھ کو آپ کے بھائی شرف الدین داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اس صدمے کا آپ پر گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد لیل ونہار کا بیشتر حصہ عبادت وتلاوت میں بسر کرنے لگے۔ مجلس کے نگران ونائب نگران آپ کے آرام کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ جیل میں دو سال تین ماہ اور چند روز رہے۔ تصنیف وتالیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا مشغلہ رہا۔ مسئلہ زیارۃ ترقبور پر کئی مجلّدات سپر دقلم کیں۔ آپ کی بعض کتب زنداں کی چار دیواری سے نکل کر اطراف عالم میں پھیل گئیں۔ مخالفین سے یہ برداشت نہ ہوسکا۔ اس لیے آپ کی رحلت سے کچھ عرصہ پہلے ایک شاہی حکم بایں مضمون موصول ہوا کہ آپ کو کاغذ۔ قلم ودوات اور تمام تصانیف سے محروم کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ تمام تصانیف جو چودہ ۱۴ گٹھڑیاں تھیں قاضی علاؤالدّین القونوی کے ہاں مدرسہ عادلیہ میں بھیج دی گئیں۔ اس کے بعد آپ قلم دوات کی جگہ کوئلہ استعمال کرتے رہے۔ (کواکب۔ ص ۱۹۹۔ البدایہ۔ ج۔۱۴۔ ص ۱۳۴)

قلم کی جگہ کوئلہ

ابن ہادی کہتے ہیں کہ مجھے کوئلہ سے لکھے ہوئے دوورق ملے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

پہلا ورق ایک خط پر مشتمل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمت اللہ

میں خوش ہوں کہ مجھ پر عنایات الٰہیہ کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ جو کچھ کرتا ہے نصرت اسلام کے لیے کرتا ہے۔ اسلام کی عظمت دنیا میں سب سے بڑی دولت ہے۔ اللہ نے رسول کو اعلاء ذکر کے لیے بھیجا اور شیطان کی کوشش یہ ہے کہ وہ اپنے عساکر سے اسلامی شوکت پر ڈاکے ڈالے ازل سے یہ الٰہی سنت چلی آتی ہے کہ وہ حمایت حق کے لیے ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جو کاشانۂ باطل پر آگ برساتے ہیں۔ ابلیس نے صرف دینِ اسلام کی مخالفت نہیں کی بلکہ تمام ادیان وملل اور انبیاء ورسل کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی تھیں۔

مجھ پر میرے مخالفین نے مختلف الزامات لگائے لیکن اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ مجھے بدعتی کہا گیا حالانکہ معاملہ الٹا تھا۔ کتاب وسنت کے علم کے بعد وہی شخص بدعتی رہ سکتا ہے جسے ہوس دم نہ لینے دے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے جہاد کا موقعہ دیا اور میں نے حسب مقدور باطل کی قلعی کھولی۔"

دوسرا ورق

"مجھ سے کتب چھین لی گئیں۔ یہ اللہ کی عنایت خاص ہے اس لیے کہ اس طرح جیل سے باہر کے لوگوں کو میری کتب پڑھ کر سچائی تک پہنچنے کا موقعہ ملے گا۔ میں نے اپنی تصانیف میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض ایسے مسائل حل کئے ہیں جو آج تک مخفی تھے۔ میں نے یہ کتب اندر چھپا کر رکھنے کے لیے نہیں لکھی تھیں بلکہ اس لیے کہ دنیا پڑھے اور صداقت ہر طرف پھیلے۔ یہ بھی اشاعت و تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ جو کرتا ہے۔ بندے کی بہتری کے لیے ہوتا ہے۔ اگر اسے فائدہ پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے۔ اور اگر نقصان پہنچے تو صبر کرتا ہے اور ہر دو صورتوں میں مستحق اجر بنتا ہے۔ (ابوزہرہ۔ ص ۱۸۰)

یہ تحریر آپ نے وفات سے ڈیڑھ ماہ پہلے ماہِ شوال میں لکھی تھی۔ آپ کو رحلت سے تقریباً ساڑھے چار ماہ پیشتر کاغذ و قلم سے محروم کر دیا گیا تھا اور اس واقعے کے تقریباً تین ماہ بعد یہ تحریر سپرد قلم ہوئی تھی۔

غروب آفتاب

قلم دوات سے محروم ہونے کے بعد آپ اپنا تمام وقت عبادت الٰہیہ تلاوۃ اور تسبیح میں صرف فرماتے۔ آپ ہر دس یوم کے بعد قرآن حکیم ختم کرتے۔ آپ کا فرض تبلیغ اب ختم ہو چکا تھا۔ آپ کا پیام اسلامی دنیا کے طول و عرض میں پھیل چکا تھا۔ اس لیے روح تنگنائے ہستی میں گھبرا گئی۔ کچھ اوپر بیس یوم تک قلعہ میں بیمار رہنے کے بعد سوموار [۲۷] کی رات ۲۰ ذیقعدہ ۷۲۸ھ کو وہ آفتاب عالمتاب دنیا کی نظروں سے ہمیشہ کے لیے اوجھل ہو گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

درگذر

موت سے پہلے شمس الدین وزیر آپ کے ہاں گیا۔ قصوروں کی معافی مانگنے لگا آپ نے فرمایا۔ میں نے نہ صرف آپ کو بلکہ اپنے تمام مخالفین کو معاف کرتا ہوں۔ بادشاہ نے بدنیتی سے مجھے محبوس نہیں کیا تھا بلکہ وہ مجبور تھا۔ میں اسے بھی معاف کرتا ہوں میں سب کو معاف کرتا ہوں سوائے ان کے کہ جو اللہ اور رسولؐ کے دشمن ہیں۔

لطیفہ

جن دنوں آپ محبوس تھے۔ آپ ہی کی صورت کا ایک آدمی ایک رئیس نے جیل سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر دیکھا اور پوچھا۔ "من انت ۔" (تو کون ہے) اس نے کہا۔ انا ابن تیمیہ۔ (میں ابن تیمیہ ہوں) وہ سٹ پٹا گیا اور فوراً حکومت کو اطلاع دی۔ ابن تیمیہ رسالۃ الفرقان مطبوعہ مصر ص ۷۰ پر فرماتے ہیں کہ وہ کوئی جن ہوگا۔

پسندیدہ اشعار

آپ عموماً یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

تمرت النفوس باد صابها ولم تدر عوادها مابها

ترجمہ: لوگ بیماریوں سے مرجاتے ہیں اور ان کے تیمارداروں کو خبر تک نہیں ہوتی کہ انہیں کیا رنج تھا۔

وما انصفت مهجته تشتكى اذا ها الى غير احبابها

ترجمہ: جو روح احباب کے سوا کسی اور کے سامنے اپنے مصائب کا شکوہ کرتی ہے وہ انصاف نہیں کرتی۔

ومن لم يقد و يدس فى خيشومه رهج الخنيس فلن يقود خميسا

ترجمہ: جو آدمی میدان جنگ میں عنانِ تاب اسپ نہیں اور جس کے نتھنوں میں فوج کا گرد و غبار نہیں پہنچتا وہ کبھی فوج کا سردار نہیں بن سکتا۔

مطلب یہ کہ دکھ کے بغیر دنیا میں ناموری حاصل کرنا مشکل ہے۔ زندگی موت کی آغوش میں ہے وہی افراد و اقوام دنیا میں زندہ رہ سکتی ہیں جو ہر وقت مرنے کے لیے آمادہ ہوں۔ (عمری۔ ص ۵۸۱)

۱۔ شام کا ایک شہر جو حمص سے ساٹھ میل شمال میں واقع ہے۔

۲۔ جعد بن درہم (۱۲۴ھ) پہلا شخص ہے جس نے صفات الٰہیہ کا انکار کیا تھا۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا تھا۔ یہ ابان بن سمعان کا شاگرد تھا جس نے لبید بن اعصم یہودی (اس نے حضورؐ پر جادو کیا تھا) کے بھانجے اور داماد طالوت سے درس لیا تھا۔ جعد حرانی تھا لیکن دمشق میں آباد ہوگیا تھا۔ یہاں اس کے عقاید پہ اتنی تنقید ہوئی کہ یہ کوفہ چلا گیا وہاں کے عامل خالد بن عبداللہ القیسری نے اسے ۱۲۴ھ میں قتل کردیا (شہرستانی: الملل والنحل)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جہم بن صفوان اپنے استاد جعد کا جانشین تھا۔ یہ ترمذ کا رہنے والا تھا یہاں سے مَرو میں چلا گیا۔ بنوامیہ کے خلاف ایک باغی ناصر بن سُریح کے ساتھ مل گیا اور ایک جنگ میں مارا گیا۔ سالِ وفات ۱۲۸ھ۔

۴۔ کواکب ص ۱۷۳

۵۔ ناصر الدّین محمدؒ ناصر تین دفعہ مصر کے تخت پر بیٹھا۔ اوّل ۶۹۳ھ سے ۶۹۴ھ دوم ۶۹۸ھ سے ۷۰۷ھ تک سوم ۷۰۹ھ سے ۷۴۱ھ تک (طبقاتِ سلاطینِ اِسلام ص ۷۱)

۶۔ ابن سبطین: قطبُ الدین عبدالحق بن ابراہیم بن محمد المقدسی ثم المکی (۶۱۴-۶۶۹ھ)

۷۔ ابنِ عربی الشیخ ابوبکر محمد بن علی محی الدّین الطائی الحاتمی الرسی الاندلسی ۵۶۰ھ کو پیدا ہوئے اور دمشق میں ۶۳۸ھ کو وفات پائی۔ آپ وحدت الوجود کے قائل تھے اور آپ کے پَیرو اتحادیہ کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ حلولیہ اور اتحادیہ میں ایک بین فرق ہے۔ سیاہی کپڑے میں اور سفیدی دُودھ میں حال ہے لیکن سیاہی اور کپڑا نیز سفیدی اور دودھ متغائر بالذّات ہیں اسی طرح حلولیہ کے ہاں خدا مخلوق میں حال ہے لیکن پھر بھی ذات کے لحاظ سے جُدا ہے۔ اتحادیہ حلولیہ سے ایک قدم آگے بڑھ کر مخلوق کو عین خالق اور عبد کو عینِ معبود قرار دیتے ہیں۔ حلول میں دوئی قائم رہتی ہے اور اتحاد میں مٹ جاتی ہے۔

۸۔ ابنِ فارض: آپ کا پورا نام شیخ شرف الدّین ابوالقاسم عمر بن علی بن مرشد الحموی ہے۔ آپ نے درسِ حدیث ابنِ عساکر سے لیا تھا اور عبدالعلیم المنذری آپ کا شاگرد ہے۔ آپ عرصہ تک درس و تدریس میں محو رہے۔ اس کے بعد دنیا سے کنارہ کش ہو کر مکّہ شریف میں خلوت نشین ہو گئے۔ آپ ابنِ عربی کے بہت بڑے معتقد تھے۔ وفات ۶۳۲ھ۔ (شذرات ابنِ العماد۔ ص ۱۴۹/۵)

۹۔ بیبرس جاشنگیر: یہ منصور قلادوں کا ایک ترکی النّسل غلام تھا جو ترقی کرتے کرتے جاشنگیہ کے منصب پر فائز ہو گیا۔ جاشنگیر ''چاشنی گیر'' کا معرّب معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ جاشنگیر کا یہ فرض ہوتا تھا کہ وہ شاہی دسترخوان پر بذلہ گوئی و لطیفہ سنجی سے بادشاہ کی تفریحِ طبع کا سامان پیدا کرے۔ اسی طرح کے تمام مناصب کی تفصیل قلقشندی نے صبح الاعشٰی میں اور حافظ تاج الدّین سبکی نے معید النعم میں دی ہے۔ جاشنگیر ابن عربی کا پیرو تھا۔ اس کی ایک مشہور خانقاہ دمشق میں باب النصر کے پاس تھی کہ جس میں ۴۰۰ صوفی قیام پذیر تھے۔ بیبرس نے ۷۰۱ھ میں حج کیا اور اواخر ذیقعدہ ۷۰۹ھ میں دنیا سے چل بسا۔ ابن حجر کی درر کامنہ اور ابن العماد کی شذرات ص ۱۹/۶ پر جاشنگیر کے مفصّل حالاتِ زندگی درج ہیں۔

۱۰۔ ابنِ تومرت: ابن تومرت جبل السوس کا باشندہ تھا۔ اس نے سیاوت کے علاوہ مہدیّت کا دعوٰی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا تھا اس نے بعض علوم مروّجہ مغربی ممالک میں حاصل کیے اور پھر مشرق میں آ گیا اور امام غزالی کے خلاف مدّتوں زہر اگلتا رہا۔ اس کے اتباع میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ الوانشریسی تھا اور یہ دونوں مل کر کام کیا کرتے تھے۔ جب ابن تومرت کا اثر بڑھ گیا تو یہ ۵۱۴ھ میں عبداللہ کو ساتھ لے کر مراکش میں پہنچا اور وہاں انقلاب پیدا کرنے کی سازش کی چنانچہ گرفتار ہو گئے۔ مالک بن وہب وزیرِ مراکش نے امیر کو اس کے قتل کا مشورہ دیا لیکن امیر نے رحمدلی سے کام لے کر اسے معاف کر دیا اور اپنے وطن میں لوٹ آیا لیکن قیامِ سلطنت کی مساعی کو جاری رکھا۔ چنانچہ ایک چھوٹی سی سلطنت کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ سلطنت ایک سو سال تک باقی رہی ابنِ تومرت کا خیال یہ تھا کہ یہ سلطنت نزولِ مسیح تک باقی رہے گی۔ ابن تومرت کے اخلاف میں سے عمر بن یحیٰ کو عبدالمؤمن نے ولایت ٹیونس پر حاکم مقرر کر دیا تھا۔ یہ خاندان ۳۷۸ سال تک حکمران رہا۔ ابنِ تومرت کو بعض علماءِ اسلام خطار کار مجتہد اور بعض دیگر مفسد خیال کرتے ہیں۔

لے ملِک ناصر: آپ کا پورا نام محمد بن قادوں بن عبداللہ الصالحی تھا۔ ولادت ماہِ صفر ۶۸۴ھ اپنے بڑے بھائی اشرف کے قتل ہو جانے کے بعد ۱۵ محرم ۶۹۳ھ کو نو سال کی عمر میں تختِ سلطنت پر متمکن ہوا اور اشجاعی کو وزیرِ سلطنت مقرر کیا۔ پانچ سال کے بعد شجاعی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ امورِ سلطنت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آقش الافرم کو نائب دمشق مقرر کر دیا۔ قلمرو میں امن قائم کرنے کے بعد ناصر ۷۱۲ھ کو حج پر روانہ ہو گیا۔ ناصر نے زندگی میں تین دفعہ حج کیا۔ اوّل ۷۱۲ھ دوم ۷۲۰ھ اور سوم ۷۲۲ھ میں ۶۹۴ھ میں معزول ہوا۔ ۶۹۹ھ میں دوبارہ تخت پر بیٹھا۔ ۷۰۹ھ میں استعفیٰ دیا جاشنکیر کے قتل کے بعد ۷۱۰ھ میں پھر تخت نشین ہوا۔ وفات ۷۴۱-۴۲ھ (ابنِ کثیر و کواکب)

۲ے الافرم: آقش الافرم الجرکسی منصور قلادوں کے ممالک میں سے تھا۔ شروع ہی سے شہسواری کا شوقین تھا۔ شاہِ ناصر نے جب امور سلطنت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا تو افرم کو دمشق میں نائب السلطنت بنا کر بھیجا۔ افرم بڑا مخیّر علم دوست، با اخلاق، رحمدل اور فیاض طبع انسان تھا۔ اہلِ دمشق اس سے بہت محبت کرتے تھے اور شعراء اُس کی شان میں قصائد مدحیہ پیش کرتے۔ کہتے ہیں کہ اُس پر آشوب زمانے میں بھی افرم نے کسی بے گناہ کا خون نہ بہایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ملکِ ناصر افرم سے بدظن ہو گیا اور مجبوراً افرم بھاگ کر خربندہ (ملک التتار) کے ہاں چلا گیا۔ خربندہ نے اس کی بڑی عزت کی اور ہمدان کا والی بنا دیا۔ ۷۲۰ھ میں فالج گرا اور چند ہی دنوں میں افرم داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ (شذرات ابن العماد ص ۶/۱۴۴)

۳ے زملکانی کی وفات ۷۲۷ھ میں ہوئی تھی۔

۴ے شیخ جمال الدین یوسف دمشق کے ایک نواحی گاؤں مزّہ کے رہنے والے تھے۔ وفات ۷۴۲ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ یہ تفصیل کواکب اور البدایہ ج ۱۴ کے کئی صفحات میں پھیلی ہوئی ہے۔

۱۶۔ تحریف: الفاظ یا معانی میں حسبِ خواہش تبدیل کرنا تعلیل: دلائل دینا، تکییف: کیفیت بیان کرنا اور تمثیل: مثال پیش کرنا۔ قرآن حکیم و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاتھ پاؤں کان اور آنکھیں وغیرہ ہیں۔ ابنِ تیمیہ کہتے ہیں کہ ان احادیث و آیات پر بلا تاویل و دلیل ایمان لانا چاہیے۔ اللہ کے پاؤں ہیں لیکن یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ کیسے ہیں۔ اُن کی کیفیت کیا ہے، کس چیز سے ملتے ہیں۔ عبث ہے۔ ہمارا فرض صِرف ایمان لانا ہے۔ اِن چیزوں کی حقیقت معلوم کرنا نہیں۔

۱۷۔ جہمیہ: جہم بن صفوان (۱۲۴ھ) کے پیرو جو انسان کو افعال میں مجبور محض سمجھتے تھے۔
(شہرستانی: کتاب المِلل ص ۸۶)

۱۸۔ قدریہ: یہ انسان کو افعال میں مختار سمجھتے تھے۔ اس عقیدے کا واضع معبد الجُہنی (۸۰ھ) تھا۔ یہ بصرے میں آیا تھا۔ اسے حجاج نے قتل کر دیا تھا۔ یہ تقدیر کا منکر تھا اور خدا کو شر پہ قادر نہیں سمجھتا تھا۔ اس کے بڑے بڑے پیرو ابو مروان غیلان بن مروان دمشقی (۱۲۵ھ) ابو الہذیل العلاف بصری (۲۲۶ھ) اور ابراہیم بن سیار بن ہانی النظام (۲۳۱ھ) تھے۔
(محمود بُشیشی: الفرق الاسامیہ مصر ۱۹۳۲ء ص ۱۵۷ اور کوکن ص ۱۸۸)

۱۹۔ رافضہ: وہ لوگ جو حضرت حسینؓ کے پوتے زید بن علی بن حسین (۱۲۱ھ) کو ایک مہم میں اس لیے چھوڑ گئے تھے کہ آپ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کا احترام کرتے تھے (الفرق ص ۲۷)

۲۰۔ قرُونِ ثلٰثہ: صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ۔

۲۱۔ واصل بن عطا کا عقیدہ یہ تھا کہ فاسق نہ کافر ہے نہ مومن بلکہ دونوں کے بین بین ہے۔ عمرو بن لبید اس کا پیرو تھا۔

۲۲۔ کرّامیہ: ابوعبداللہ محمد بن کرّام بجستانی (۲۵۵ھ) کے پیرو۔ یہ لوگ اللہ کو مجسّم سمجھتے تھے۔ ان کے کئی فرقے تھے مثلاً عابدیہ، واحدیہ وغیرہ۔ (مِلل۔ ج۔ ا۔ ص ۱۰۸)

۲۳۔ شافعیہ: امام شافعی ابوعبداللہ محمد بن ادریس (۲۰۴ھ) کے پیرو۔

۲۴۔ اکراد: کُرد کی جمع، چند وحشی قبائل جو عراق کے شمال میں آرمینیہ تک آباد ہیں۔

۲۵۔ ایک شیعی متکلم جو ابوالہذیل علّاف بصری معتزلی (۲۲۶ھ) سے مناظرے کیا کرتا تھا۔

۲۶۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل مناظرۃ ابنِ تیمیہ مع الرجاحلۃ الرفاعیہ ص ۱۳۳ ابوعبداللہ محمد بن تومرت کا تعلق بربروں کے ایک قبیلے مسمُودہ سے تھا اس کے پیرو موحدین کہلاتے تھے۔ اس کے جانشین عبدالمومن (۵۲۴۔۵۵۸ھ) نے ۵۴۱ھ میں مرابطین کو شکست دے کر ان کی قلمرو پہ قبضہ کرلیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ کواکب ص ۱۷۸

۲۸۔ امیر سیف الدین سالار ۶۹۸ھ سے ۷۱۰ھ تک مصر کا نائب السلطنت رہا۔ ملک ناصر نے اسے ۷۱۰ھ میں قتل کر دیا۔ (عمری ص ۲۴۵)

۲۹۔ عمری ص ۲۵۲ اور البدایہ ج ۱۴ ص ۴۵

۳۰۔ البدایہ ج ۱۴ ص ۴۵

۳۱۔ لبنان میں ایک جگہ۔ جب جاشنگیر مصر کا بادشاہ بن گیا تو شاہ ناصر نے کرک میں پناہ لی۔ ایک سال بعد یعنی ۷۰۹ھ میں مَلک ناصر نے مصر پہ حملہ کیا۔ جاشنگیر بھاگ گیا اور ناصر دوبارہ تختِ مصر پر قابض ہو گیا۔

۳۲۔ ایک حدیث ہے کہ لاتشدّ...... الرّحال الخ کہ صرف تین مقامات کی زیارت کے لیے اونٹوں پہ کجاوے باندھو۔ مسجد نبوی ﷺ، مسجد اقصیٰ اور مسجدِ حرام کے لیے۔

۳۳۔ لَاتشد الرحال الاالٰی ثلٰثة مساجد الی المسجد الحرام و مسجدی هٰذا و المسجد الاقصیٰ

ترجمہ: اونٹوں پر کجاوے نہ رکھے جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف کعبہ، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد بیت المقدس۔

۳۴۔ ابوزہرہ ص ۱۷۶

۳۵۔ کواکب ص ۱۹۲

۳۶۔ عُمری ص ۵۷۶

۳۷۔ دور کامنہ میں تاریخ وفات ۲۲ ذیقعدہ درج ہے لیکن یہ صحیح نہیں اس لیے کہ تقاویم نیز ریاضی کے ایک مشہور فارمولے کے مطابق جس کی تفصیل میرے پاس محفوظ ہے۔ سوموار ۳۰ ذیقعدہ کو تھا اور یہی صحیح تاریخ وفات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

اوصاف وخصائل

ضرورتِ تجدید

صحیح حدیث میں وارد ہے ان اللہ یبعث لھذا الامۃ علیٰ راس کل مائۃ مجددا من یجدد لھا دینھا۔ ترجمہ: اللہ ہر صدی کی ابتداء میں ایک مجدد پیدا کرتا ہے جو دین الٰہی کی تجدید کرتا ہے۔

جب دنیا فتنوں سے معمور ہو جائے۔ خرافات وَاباطیل جز ومذہب بن جائیں۔ ہر دل اور ہر گھر معبودوں سے بھر جائے اور دنیا میں امن نہ رہے تو اس وقت رحمت خداوندی جوش میں آتی ہے اور کسی مصلح کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔

فیضی نے بھگوت گیتا کا فارسی اشعار میں ترجمہ کیا تھا۔ ایک مقام پر جناب کرشن فرماتے ہیں۔

چو بنیاد دیں ست گردد بسے نمائیم خود را بشکل کسے

ابن تیمیہ یقیناً ان بلند انسانوں میں سے تھے جو نوعِ انسان کی طرف فلاح کا پیام لے کر آتے رہے۔

اس عہد کی سیاسی ومذہبی حالت

آپ جس وقت زمین شام میں نمودار ہوئے اس وقت (۱) خلافتِ عباسیہ پارہ پارہ ہو چکی تھی اور مسلم کی عظمت وسطوت افسانہ بن رہی تھی۔ (۲) تاتاریوں کے مظالم سے زمین لالہ زار بن چکی تھی۔ (۳) فرقہ پرستی نے مسلمانوں کو ۷۰ سے زائد فرقوں میں بانٹ رکھا تھا اور ہر طرف تکفیر وتفسیق کا ہنگامہ بپا تھا۔ (۴) بدعات کا نام ایمان تھا اور ایمان ایک نقش بے جان ہو کر رہ گیا تھا۔ (۵) تقلید نے ملت کو فکر واجتہاد سے محروم کر دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض حقانیت کا آفتاب ڈوب چکا تھا اور کفر وضلال کی ظلمتیں عالم پہ محیط ہو رہی تھیں عین اس وقت علم وہدیٰ کا ایک روشن ستارہ آسمانِ دمشق پر نمودار ہوا جس کی ضیا پاشیوں سے دنیائے اسلام جگمگا اٹھی۔

علم وعمل کا مقامِ بلند

آپ کا زمانہ علماء سے لبریز تھا۔ ابن قدامۃ (البدایہ) نے ان علماء کی ایک طویل فہرست دی ہے۔ مثلاً

۱۔ ابن سید الناس الیعمری	(۷۷۵ھ)
۲۔ احمد بن عبد الدائم المقدسی	(۷۷۵ھ)
۳۔ ابن عبد الہادی	(۷۷۴ھ)
۴۔ علامہ ذہبی	(۷۴۸ھ)
۵۔ ابن زملکانی	(۷۲۷ھ)
۶۔ ابن دقیق العید	(۷۰۲ھ)
۷۔ ابوحیان اندلسی	(۷۴۵ھ)
۸۔ ابن قیم	(۷۵۱ھ)
۹۔ ابن قدامہ	(۷۷۱ھ)
۱۰۔ برزالی	(۷۳۸ھ)
۱۱۔ صدرالدین قونوی	(۶۷۳ھ)
۱۲۔ انفراری۔ وغیرہ وغیرہ	(۷۲۹ھ)

ابوالبرکات الحزومی کا ایک شعر ہے۔

وكان في عصره في الشام يومئذ　　سبعون مجتهدا من كل منتخب

ترجمہ: اس وقت صرف شام میں ستر بڑے بڑے منتخب مجتہد تھے۔

یہ لوگ علم وروح کے مقام بلند تک پہنچے ہوئے تھے۔ ان کی ضیا پاشیوں سے دنیا منور ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی لیکن علم وعمل کا جو مقام رفیع ابن تیمیہ کو حاصل ہوا۔ وہ کسی اور کے نصیب میں نہ تھا ایک بے نوا و بے برگ درویش کبھی میدان میں تلوار لے کر اعداء سے لڑتا نظر آتا ہے اور کبھی فراز منبر کلام مقدس کے اسرار کھول رہا ہوتا ہے۔ قید و بند سازشوں اور شورشوں کی اضطراب انگیز فضا میں رہ کر ۵۰۰ تصانیف چھوڑ جانا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ آپ نے ان کتب پر زندگی کا ایک چھوٹا سا حصہ صرف کیا تھا لیکن آج انہیں پڑھنے کے لیے بہت لمبی عمر درکار ہے۔

مصائب

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر مختلف عنوانات کے نیچے بحث کی جائے۔ ۶۹۵ھ سے ۷۲۸ھ تک یعنی تا دمِ مرگ آپ مسلسل سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے شکار رہے۔ آپ کو سالہا سال تک محبوس رکھا گیا۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ دن دہاڑے حملے ہوئے اور آپ کو جیل میں قلم دوات تک سے محروم کر دیا گیا۔

یہ واقعات تاریخ تجدید و اصلاح کا کوئی نیا افسانہ نہیں۔ بلکہ ہر مُصلح ایسی مصائب سے دوچار ہوتا رہا۔ چند مثالیں حاضر ہیں۔

۱۔ احمد بن حنبل ۲۴۱ھ

آپ کا وطن بغداد تھا۔ آپ کے والد آپ کی طفولیت میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ بغداد میں پلے۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی پھر کوفہ، بصرہ، شام، مدینہ منورہ اور یمن کے مختلف مدارس میں اعلیٰ تعلیم کے لیے گئے۔ آپ کے اساتذہ میں ایک عالم عبدالرزاق بن ہمام یمنی فرماتے ہیں۔ میرے پاس احمد جیسا کبھی کوئی طالب علم نہیں آیا۔

علامہ بشر الحافی نے کس قدر موزوں الفاظ میں آپ کی تعریف کی تھی۔

قام احمد مقام الانبیاء.

ترجمہ: احمد کا مقام انبیاء سے کم نہ تھا۔

آپ نے چار خلفاء بغداد کا عہد دیکھا۔ مستعصم باللہ۔ واثق باللہ۔ مامون اور متوکل باللہ مؤخر الذکر کے سوا باقی تمام نے آپ کو سخت اذیتیں دیں۔ آپ خلق قرآن کے منکر تھے۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض یہی انکار آپ کے بے شمار مصائب کی وجہ تھا۔

آپ کی عمر کا ایک طویل حصہ جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بسر ہوا۔ پاؤں میں بیڑیاں پڑی رہتیں۔ قسم قسم کی اذیتیں دی جاتیں کہ کسی طرح آپ خلق قرآن کے قائل ہو جائیں لیکن وہ عزم و ایمان کا ہمالہ ایک انچ اپنے مقام سے نہ سرکا۔ حق پہ جیا اور حق پہ وفات پائی۔ (ابوزہرہ۔ احمد بن حنبل۔ ص ۸۱۔ ۱۴۷)

۲۔ امام مالک بن انس (۱۷۹ھ)

آپ کو منصور عباسی کے عامل (مدینہ) نے ۱۴۵ھ میں اس الزام پہ درے لگائے کہ آپ نے ایک باغی سید کی حمایت کی تھی۔

(شارٹر ان انسائیکلو پیڈیا آف اسلام۔ ص ۳۲۱)

۳۔ امام ابوحنیفہ

آپ کو اس بنا پر کہ آپ منصب قضا قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے پہلے امیہ کے عامل کوفہ یزید بن عمر بن ہبیرہ نے پٹوایا اور پھر منصور عباسی نے جیل میں ڈال دیا۔ جہاں سے ۱۵۰ھ میں آپ کا جنازہ باہر آیا۔ (ایضاً۔ ص ۹)

۴۔ امام شافعی مکی (۲۰۴ھ)

آپ کو یمن سے جہاں وہ قاضی تھے۔ بغداد تک پیدل۔ زنجیروں اور بیڑیوں میں لایا گیا۔ آپ پہ ایک باغی کی حمایت کا الزام تھا۔ اس وقت ہارون خلیفہ تھے۔ (الفہرست۔ ص ۲۹۹)

۵۔ شیخ علائی (۹۵۶ھ)

آپ ہندوستان میں بڑے پایہ کے عالم وصوفی تھے۔ آپ پر ملا عبداللہ سلطان پوری (۹۹۰ھ) نے مہدویّت اور قیام سلطنت کا الزام لگایا۔ جس پر شیر شاہ کے بیٹے سلیم شاہ (۹۵۳۔ ۹۶۰ھ) نے انہیں کوڑوں سے ہلاک کرا دیا اور نعش ہاتھیوں سے چروا دی۔

(دربار اکبری۔ ص ۷۸۹)

تاریخ اس قسم کے واقعات سے لبریز ہے۔ اگر امام ابن تیمیہ کو بھی اسی نوع کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا شکار ہونا پڑا تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

خطابت

آپ خطابت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ جہاں کہیں بھی وعظ کے لیے جاتے تو بقول حافظ ابوالفتح ابن سید الناس الیعمری المصری (۷۳۴ھ) فیحضر مجلسہ الجم الغفیر (ان کی مجلس میں لوگ بہت بڑی تعداد میں شامل ہوتے)۔ (کواکب۔ص ۱۴۱)

علامہ کمال الدین ابن الزملکانی (۷۲۸ھ) کہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے فقہاء آپ کی محافل میں شامل ہو کر فیض پاتے۔ آپ کو تفسیر حُسنِ تصنیف اور حُسنِ بیان میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ (الرد۔ص ۳۰)

بدرالدین ابو محمد حسن بن عمر بن حسن دمشقی حلبی (۷۶۷ھ) فرماتے ہیں۔

"ابن تیمیہ کی تصانیف مشہور ہیں اور فتاویٰ معروف۔ آپ ہمیشہ سچی بات کہتے دقیق و جلیل مسائل پہ بحث کرتے۔ نیکی کی طرف بلاتے اور بدی سے روکتے تھے۔" (الرد۔ص ۵۱)

برزالی (۷۳۸ھ) کا قول ہے کہ جب ابن تیمیہ قرآن کی تفسیر بیان کرتے تو لوگ آپ کے علم اور حُسنِ بیاں سے مبہوت ہو جاتے تھے۔ (الرد۔ص ۶۵)

جب ابن بطوطہ (۷۷۸ھ) دمشق میں پہنچا تو آپ کو جامعہ دمشق میں محو خطابت پایا لکھتا ہے۔

"كان ابن تيميّه كبير الشام. يتكلم في الفنون. و كان اهل دمشق يعظمونه اشد التعظيم. يعظمهم على المنبر ... الخ."

ترجمہ: ابن تیمیہ شام کی ایک ممتاز ہستی تھی۔ آپ علوم وفنون کے ماہر اور اہل دمشق کے ہاں بے حد احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ ممبر پر چڑھ کر وعظ کیا کرتے تھے۔ (رحلۃ ابن بطوطہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہبی کہتا ہے۔

آپ بچپن ہی سے محافل تقریر و مناظرہ میں شامل ہوتے اور بڑے بڑے علماء کو دلائل سے گھبرا دیتے تھے۔ آپ بحث کے وقت ایک دھاڑتے ہوئے شیر کی طرح جوش میں آجاتے تھے۔ (کواکب۔ص ۱۴۳)

حافظ علم الدین البرزالی (۷۳۸ھ) فرماتے ہیں۔

ہر جمعہ کو آپ عام لوگوں کے سامنے درسِ قرآن دیتے۔ لوگ آپ کی معلومات۔ حُسنِ بیان ترجیحی اقوال کے انتخاب۔ تردیدی دلائل۔ تنقیدات اور علمی تبحر پہ حیران رہ جاتے۔ ان تقاریر کا اثر یہ ہوا کہ آپ کی دعا۔ طہارت انفاس صدق نیت۔ صفائے ظاہر و باطن اور خلوص سے دنیا اللہ کی طرف راغب ہوگئی۔ (الرد۔ص ٦٥)

ذہبی کہتے ہیں کہ آپ بلند اور رسیلی آواز میں درس دیتے تھے۔ آپ ذہانت اور سُرعتِ فہم میں ایک آیت (علامت) تھے۔ (کواکب۔ص ۱۴۴)

تدریس وافتا

ذہبی لکھتے ہیں کہ امام نے انیسویں برس میں افتا اور اکیسویں برس میں تدریس شروع کر دی تھی۔ (کواکب۔ص ۱۴۳) یہی ذہبی ایک جگہ (کواکب۔ص ۱۴۴) ہر دو کا زمانہ ۱۷ سال بتاتا ہے۔

ذہبی کے اقوال سے اختلاف کی بو آتی ہے ایک جگہ درس کا زمانہ اکیس افتا کا انیس اور آگے چل کر ہر دو کا زمانہ ۱۷ سال بتلایا ہے۔ اگر ابن قدامہ[1] کے بیان کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ستارویں برس میں افتا اور اکیسویں برس میں تدریس شروع کر دی تھی لیکن مشکل یہ ہے کہ یہی ابن قدامہ ذرا آگے چل کر کہتا ہے۔

"یہ سب کچھ بیس برس کی عمر میں ہو رہا تھا"

ان مختلف و متبائن بیانات سے گو ہم افتا و تدریس کا زمانہ متعین نہیں کر سکتے۔ لیکن اس نتیجہ پر پہنچنے کے لیے مجبور ہیں کہ آپ افتا و تدریس میں ۱۷ اور ۲۰ کے درمیان مصروف تھے اور یہ کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ افتا تدریس ایک دو برس پہلے شروع ہو چکا تھا۔

بقول ذہبی۔ آپ ایک کرسی پر بیٹھ کر قرآن حکیم کا درس حافظہ سے دیا کرتے تھے۔ آواز بلند اور رسیلی تھی اور آپ بہتی ہوئی ندی کی طرح چلتے تھے۔"

ابن کثیر فرماتے ہیں کہ "آپ کی ان تقاریر کو سن کر بڑے بڑے گنہگار تائب ہو جاتے تھے۔

ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ "بسا اوقات مجھے ایک ایک آیت کی سو سو تفاسیر سوجھتی تھیں۔ پھر میں اللہ سے دعا کرتا تھا۔" یا معلم ابراہیم فھمنی (اے معلم ابراہیم مجھے صحیح فہم عطا کر) بسا اوقات ویران مساجد میں سر بسجود ہو کر کہتا۔ "یا معلم ابراہیم علمنی۔" (اے ابراہیم کے معلم مجھے صحیح علم دے)

آپ بقول ابن کثیر معاذؓ بن جبل کا قصہ عموماً بیان کیا کرتے تھے کہ جب معاذ کا دم لبوں پر آ گیا تو وہ رونے لگے۔ مالکؒ بن نجام نے سبب پوچھا تو کہا دنیا۔ عیال یا آپ کی جدائی مجھے نہیں رلاتی بلکہ یہ حقیقت کہ اب میں ان علوم و معارف سے محروم ہو جاؤں گا۔ جو آپ سے حاصل کیا کرتا تھا۔ مالک نے اس موقعہ پر بعض بڑے بڑے علماء کا نام لے کر کہا کہ اگر کوئی چیز ان سے حاصل نہ ہو تو پھر معلم ابراہیم سے مانگی جائے۔"

سراج الدین ابوحفص عمر (۷۴۹ھ) کہتا ہے۔

"ایک دفعہ آپ نے دورانِ درس ایک مسئلہ کے متعلق کہا کہ یہ کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ سامعین میں سے ایک کہنے لگا کہ یہ ہزاروں کتب میں ملتا ہے۔ اس کے بعد آپ دوران تدریس میں بسا اوقات فرماتے۔ یہ مسئلہ کسی کتاب میں موجود نہیں لیکن ایک کذاب کہتا ہے کہ یہ ہزار ہا کتب میں ملتا ہے۔ دورانِ درس آپ پر علوم و معارف کے دروازے کھل جاتے۔ آپ آیات۔ احادیث۔ اشعارِ عرب اور اقوالِ سلف سے استدلال و استشہاد کرتے۔ ایک طوفانی موج کی طرح بہتے اور دریا کی طرح چلتے۔ آپ کی تقریر کا سامعین پر اس قدر رعب چھا جاتا کہ وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھے رہتے۔ ان کے دل کانپتے اور جھوم اٹھتے۔

صاحب الکواکب فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکان رضی اللہ عنہ قائما فی نصر الدین و اظہار الحق بادلۃ اقطع من السیوف.... واجلی من الصباح. (کواکب. ص ۱۴۵)

ترجمہ: امام ابن تیمیّہ دین کی حمایت اور صداقت کے اظہار میں ایسے دلائل سے کام لیتے تھے۔ جو تلواروں سے زیادہ قاطع اور صبح سے زیادہ روشن ہوتی تھیں۔

حافظ سراج الدین ابوحفص عمر بن نجم الدین ابی عمر عبدالرحمٰن بن حسین اللخمی الحموی الحنبلی (۷۵۴ھ۔شاید) کہتے ہیں۔

کہ جب ابن تیمیّہ تدریس شروع کرتے تو اللہ ان پر اسرار و رموز اور معارف ولطائف کے دروازے کھول دیتا۔ آپ ہر دعوٰی کے ثبوت میں آیات۔ احادیث اقوالِ علماء اور اشعارِ عرب سے سند پیش کرتے اور سمندر کی موج تند کی طرح بہتے دورانِ درس آنکھیں بند رکھتے۔ حاضرین کو آپ اتنے پر جلال و عظمت نظر آتے تو ان پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ جب آپ بعد از درس آنکھیں کھولتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ کہیں غائب تھے اور اب واپس آئے ہیں۔ (کواکب۔ص ۱۵۵)

بحیثیت شاعر

مجھے ان لوگوں سے اتفاق نہیں جو شاعر کو پیامبر حیات کہتے ہیں۔ شاعر کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں کہ وہ ان جذبات لطیفہ کو جنہیں مصوّر و مُطرب رنگ وصوت میں ظاہر کرتے ہیں۔ الفاظ کا جامہ پہناتا ہے۔ یہ فطرتاً مبالغہ پسند حساس اور پُرگو ہوتا ہے اس کا تمام زور تراشِ الفاظ پہ لگ جاتا ہے اور دنیاء کردار میں عضوِ معطّل بن کر رہ جاتا ہے۔

یقولون ما لا یفعلون. (قرآن)

ابن تیمیّہ سراپا رفتار تھا۔ اس پر بحیثیت شاعر بحث کرنا اس کی منزلت کو کم کرنا ہے لیکن اس خیال سے کہ آپ کی حیات کا کوئی پہلو باقی نہ رہ جائے بیان کیے بغیر چارہ نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی شاعری کا ماحصل صرف اتنا ہے کہ آپ نے چند علمی مسائل کے جوابات شعروں میں دیے تھے اور ایک آدھ موقعہ پر اپنے جذباتِ عبودیت کا اظہار کلام موزوں میں کیا تھا۔

مندرجہ ذیل اشعار آپ نے آخری زمانہ قید میں لکھے تھے۔

۱۔ انا الفقیر الی رب السموت انا المسکین فی مجموع حالاتی

میں ہر بات میں رب العرش کا محتاج ہوں۔ بے نوا ہوں اور ہر حال میں بیکس ہوں۔ (دوسرا مصرع بے وزن ہے)

۲۔ ان الظلام لنفسی وھی ظالمتی و الخیر ان جاء نا من عنده یاتی

مجھ پر نفس امارہ نے بڑے بڑے مظالم ڈھائے۔ الٰہی مدد کے سوا انسان سے نیکی نہیں ہوسکتی۔

۳۔ لا استطیع لنفسی جلب منفعة ولا عن النفس فی دفع المضرات

الٰہی عنایت کے بغیر ناممکن ہے کہ میں کوئی فائدہ حاصل کرسکوں یا اپنے آپ کو نقصان سے بچاسکوں۔

۴۔ ولیس لی دونه مولا ید برنی ولا شفیع الی رب البریات

اللہ کے بغیر میرا کوئی منتظم کار نہیں اور نہ کوئی شفیع ہے۔

۵۔ الا باذن من الرحمن خالقنا ربی الشفیع کما جاء فی الایات

دوسرا مصرع بے وزن ہے۔

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کرسکتا۔ قرآن میں یونہی درج ہے۔

۶۔ ولست املك شیئا دونه ابدا ولا شریك انا فی بعض ذرات

وہ کائنات کا واحد مالک ہے اور میں زمین و آسمان کی لامحدود وسعتوں میں ایک ذرّہ تک کا مالک نہیں۔

۷۔ ولا ظهیر له کیما یعاونه کما یکون لا رباب الولا یات

وہ ایک ایسا شہنشاہ ہے جسے زمینی فرمانرواؤں کی طرح مشیروں و مدبّروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت نہیں۔

(دوسرا مصرع بے وزن ہے)

۸۔ والفقر وصف ذاتی لا زم ابدًا کما الغنی ابدا وصف له ناتی

فقر و احتیاج میری فطرت میں مرکوز ہیں وہ ازل سے غنی ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہیگا۔

۹۔ وهذا الحال الخلق اجمعهم و کل فی غد عبدله اٰتٍ

(دوسرا مصرع بے وزن ہے)

۱۰۔ فمن بغی مطلبا من دون خالقه فهو الظلوم الجهول المشرك العاتی

جو شخص خالقِ کائنات کے بغیر کسی اور کو معبود بنا لے تو وہ ظالم۔ جاہل۔ مشرک اور فاسق ہے۔

۱۱۔ والحمد لله ملا الکون اجمعه ما کان منه وما من بعده یاتی

آؤ ہم اللہ کی تعریف میں اس قدر گیت گائیں جتنی کائنات میں مخلوق ہے اور ہوگی۔

۱۲۔ ثم الصلوٰة علی المختار من بشر خیر البریة من ماض ومن اٰتٍ

سیّد عالم۔ خیر البشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

وله

ان لله علینا انعما یعخر الحصر عن العد لها

فله الحمد علی انعمه وله الحمد علی الشکر لها

اللہ کے ہم پر اس قدر احسانات ہیں کہ ہم ان کے شمار سے قاصر ہیں۔ اس نے ہمیں نعمتیں دے کر شکریہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ وہ ہر حال میں ہماری تعریف کا مستحق ہے۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے مسئلہ قدر پر آٹھ اشعار میں آپ کی رائے پوچھی آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم اٹھا کر وہیں ۱۸۴ اشعار لکھ ڈالے صاحب الدّرر اشعار کی تعداد ۱۹۹ بتلاتا ہے۔ یہ اشعار طبقات سبکی دفتاوائے حلبیہ میں موجود ہیں۔ یہودی کا پہلا شعر یہ تھا۔

ایا علماء الدین ذمی دینکم   تحیر دلوه با عظم حجة

جواب اس شعر سے شروع ہوتا ہے۔

سوالك یا هٰذا سوال معاند   مخلصم رب العرش باری البریة

علامہ رشید الدین نے ابوجعفر عمر بن اسمٰعیل بن مسعود الفاروقی نے ایک منظوم پہیلی شائع کی تھی۔ تعداد ۱۹ تھی۔ پہلا شعر یہ تھا۔

ما اسم ثلاثی الحروف فثلثه مثل له والثلث ضعف جمیعه

اس کا جواب آپ نے ۹۹۔ اشعار میں دیا تھا۔ پہلا شعر یہ ہے۔

یا عالما قد فاق اهل زمانه   بفنونه و بیانه و بدیعه

آپ کے والد ماجد نے بھی اس پہیلی کا جواب لکھا تھا۔ رشید الدین نے ہر دو حل پڑھنے کے بعد ابن تیمیہ کی شان میں سات اور اپنے والد کی تعریف میں تیرہ اشعار لکھے تھے۔

یہ اشعار ''البدایۃ والنہایۃ'' (قلمی) میں موجود ہیں لیکن کاتبانہ اغلاط نے نصف سے زیادہ اشعار کو نا قابل فہم بنا ڈالا ہے۔ اس لیے یہاں درج نہیں کئے گئے۔ خود میرے پاس ان کی ایک نقل موجود ہے۔ ان کے علاوہ آپ کا کوئی اور شعر میری نظر سے نہیں گزرا۔

عبادت

آپ رحمہ اللہ کے لیل و نہار کا بیشتر حصہ عبادت الٰہی میں بسر ہوتا تھا۔ دورانِ صلوٰۃ آپ کا بدن الٰہی خوف سے کانپتا رہتا اور نماز کی تکبیر اس لہجہ میں کہتے کہ سننے والے دہل جاتے۔ نماز پڑھتے وقت آپ کے اعضاء پر رعشہ طاری ہو جاتا۔ رکوع و سجود میں انتہائی خضوع سے کام لیتے۔ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے۔ نماز سے فارغ ہو کر اللہ پر ثناء بھیجتے اور عام طور پر یہ دعا مانگتے۔

''اے اللہ ہمیں غالب کر اور مغلوب نہ بنا۔''

نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتے۔ دورانِ ذکر آسمان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف بار بار آنکھیں اٹھاتے اور عموماً سورۂ فاتحہ کا ورد کرتے۔

علامہ کتبی فرماتے ہیں[9]۔

''آپ زہد و اتقا میں کسی سے کم نہ تھے۔ آپ بڑے متقی پرہیزگار، عابد، صائم، ذاکر اور حدودِ الٰہی کے پابند۔ نیکی کے مبلغ اور بدی کے قاتل تھے۔

زین الدین ابوبکر بن شیخ زکی الدین (۶۶۶ھ پیدائش) کہتے ہیں[10]

زاهد عابد تنزه في دنياه — عن كل ما بها من حطام

ترجمہ: آپ کی زندگی زہد و عبادت میں بسر ہوئی اور آپ ہوس دنیا طلبی سے بالکل پاک تھے۔

لم يكن في الدنيا من نظير — في البرايا في الفضل و الاحكام

ترجمہ: (آپ علم و عمل کے لحاظ سے بے نظیر تھے)

شمس الدین الذہبی کہتے ہیں۔

شیخ تقی الدین کے ایام شباب پاکیزگی۔ نیک اخلاقی و الٰہی عبادت میں بسر ہوئے۔ آپ کھانے اور پہننے میں بہت کفایت شعار و اعتدال پسند تھے۔''

ابن قیم الجوزی ایک مقام پر کہتے ہیں[12]۔

جب ہم مصائب میں گھر جاتے اور تکالیف سے گھبرا اٹھتے۔ تو ہم آپ کی ملاقات کے لیے جیل چلے جاتے۔ آپ کا چہرہ دیکھتے ہی ہمارے تمام آلام کافور ہو جاتے۔ آپ ایک مطمئن دل۔ پرسکون دماغ اور زبردست ایمان و یقین کے مالک تھے۔ جب ہم آپ کے مخالفین کا ذکر چھیڑتے تو عموماً کہا کرتے۔

''میرے دشمن میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ میرا سینہ میرا باغ ہے۔ قتل شہادت ہے۔ اور جلا وطنی سیر و تفریح ہے۔ اگر یہ قلعہ سونے سے لبریز میرے مخالفین کو مل جائے تو انہیں اتنی خوشی نہیں ہوگی۔ جتنی مجھے ان مصائب میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مل رہی ہے۔ اس لیے کہ جیل میں مجھے فراغت نصیب ہے جسے میں عبادت میں صرف کرتا ہوں۔"

آپ جیل میں ہمیشہ یہ دعا مانگتے۔

"اے اللہ مجھے تیری عبادت وطاعت کے لیے جوفرصت میسر آئی ہے۔ اسے باقی رکھ۔

آپ فرمایا کرتے تھے۔

"میں قیدی نہیں۔ قیدی وہ ہے جس کا دل اللہ کی یاد سے خالی ہو اور ہوا و ہوس میں جکڑا ہوا ہو۔

علامہ ابن قیم ۷۵۱ھ فرماتے [۳۱] ہیں۔

ابن تیمیہ عموماً فرمایا کرتے تھے۔

ان فی الدنیا جنة من لم یدخلها لم یدخل الجنة الأخرہ.

ترجمہ: دنیا میں ایک جنت موجود ہے جو اس میں داخل نہ ہوسکا۔ وہ جنت اخروی سے بھی محروم رہے گا۔

آپ نماز فجر کے بعد چاشت تک یادِ خدا میں مصروف رہتے اور فرماتے۔

هٰذه غدوتی ولو لم اتعذ هذه الغدوة لسقطت قوای.

ترجمہ: عبادت میرا ناشتہ ہے اگر یہ ناشتہ مجھے نہ ملے تو میرے قویٰ بیکار ہو جائیں۔

آپ جب کوئی خلاف [۴۱] شرع بات دیکھتے تو فوراً اس کے مٹانے کی کوشش کرتے آپ ظہر تک افتاء وخدمت خلق میں مصروف رہتے۔ اس کے بعد نماز ظہر ادا فرماتے اور پھر خدمت عوام میں لگ جاتے۔ آپ کی محفل میں بڑے چھوٹے سب جاتے اور ہر ایک یہی سمجھتا کہ میری عزت سب سے زیادہ کرتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد آپ تدریس میں لگ جاتے۔ نماز عشاء کے بعد دیر تک مطالعہ میں مصروف رہتے اور تمام مصروفیات کے دوران استغفار پڑھتے رہتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زھد وورع

آپ دنیوی مال ومتاع سے اس قدر مستغنی[15] تھے کہ تمام مدت حیات میں بیع وشراء۔ معاملہ وتجارت۔ مشارکت ومزارعت وغیرہ کی طرف توجہ نہ دی۔ کسی امیر یا سلطان سے کبھی کوئی انعام یا صلہ قبول نہ کیا۔ درہم ودینار کی فراہم آوری سے طبیعت متنفر رہی۔ آپ کی وراثت بقول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف علم تھا۔

ان الانبیاء لم یترکوا درھما ولا دینارا و انما اورثوا احادیث من احادیثھم.

ترجمہ: انبیاء کی وراثت درہم ودینار نہیں بلکہ چند باتیں (اوامر ونواہی) ہیں جو یہ آنے والی نسلوں کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کے احباب بیان کرتے ہیں کہ آپ دنیا سے اس قدر کم رغبت رکھتے تھے۔ اور پھر یہ خصوصیت اس قدر شہرت حاصل کر چکی تھی کہ اگر کسی عامی سے بھی پوچھا جاتا۔

"**من ازھدا ھل ھذا العصر** (زمانے میں سب سے بڑا زاہد کون ہے)

تو جواب میں آپ ہی کا نام لیتا۔

آپ نے عمر بھر شادی نہ کی۔ اسپ وگاو کی طرف راغب نہ ہوئے۔ لباس فاخرہ ودنیوی جاہ وحشم کی خواہش نہ کی۔ شاہی مناصب کے متلاشی نہ ہوئے۔ ورنہ بڑے بڑے امراء وملوک آپ کے علم وعرفان کے سامنے سر جھکاتے تھے اور اشارہ پاتے ہی جہان بھر کی دولت آپ کے قدموں میں لا ڈالتے۔

شیخ صالح زین الدین علی الواسطی[16] کہتے ہیں۔

"میں ابن تیمیہ کی صحبت میں مدت تک رہا۔ جب صبح کو کھانا آتا تو صرف ایک پتلی سی روٹی ساتھ ہوتی۔ آپ لقمہ بھر کھا لیتے۔ اور باقی میرے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیتے۔ شام کو بھی چند لقمے کھاتے اور باقی میرے حوالے کر دیتے۔
مجھے آپ کی کم خوری پر روحانی اذیت ہوتی۔ میں زیادہ کھانے پر اصرار کرتا
تو آپ پرواہ نہ کرتے۔ آپ کثرت ایثار۔ خدمت خلق۔ زہد و اتقاء۔ بلند
خلقی و طاعت میں ضرب المثل ہو چکے تھے۔"

عفو

آپ ان بلند حوصلہ انسانوں میں سے تھے کہ کسی سے انتقام لینا خلق عظیم کی توہین خیال کرتے تھے۔

۹ ۷۰ھ میں [1] جب بادشاہ مصر جاشنگیر کی سرکوبی کے بعد مصر میں لوٹا اور ایک شاہی دربار آراستہ کیا تو ابن تیمیہ سے بعض باغی علماء کے قتل کے متعلق مشورہ کیا۔ ان لوگوں نے آپ کی ایذا میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی۔ لیکن بادشاہ کو آپ نے کیا مشورہ دیا خود ابن تیمیہ کے الفاظ میں سنئے۔

"شاہِ غازی! یہ لوگ تمہارے ملک کی زینت اور تمہاری سلطنت کے ستون ہیں ان سے بیشک غلطی ہوئی ہے لیکن اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو پھر ایسے لوگ پیدا نہیں ہوں گے۔"

اسلام میں بغاوت کی سزا قتل ہے۔ یہ علماء اس بھیانک جرم کے مرتکب ہو چکے تھے۔ اگر ابن تیمیہ شاہ کی ہاں میں ہاں ملا دیتے تو شرع و قانون کی نگاہ میں ان کا یہ رویہ مستحسن ہوتا لیکن آپ شرع و قانون کی آڑ میں آتش انتقام نہیں بجھانا چاہتے تھے اس لیے وہی مشورہ دیا جو آپ کی الوالعزمی و عالی ہمتی کے شایان شان تھا۔

اور دنیا کے عظیم المرتبت انسانو! تمہاری عظمت و رفعت کا راز یہی ہے تم جذبات کے غلام نہیں۔ بلکہ یہ تمہارے غلام ہیں۔ تم دنیا کو فتح کرتے ہو لیکن فولادی تلوار سے نہیں بلکہ عفو و کرم اور فضل و احسان کی تلوار سے۔ ہم طاقتور پر رحم کھاتے ہیں اور تم کمزور پر۔ ہم جابر سے ڈرتے ہیں اور تم عاجز سے۔ ہم امیر کے غلام ہیں اور تم فقیر کے۔ ہم دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں اور دنیا تمہارے پیچھے۔ دنیا ہمیں دھتکارتی ہے اور تم دنیا کو۔ دنیا کا کوئی لالچ۔ کوئی خوف اور کوئی جذبہ تمہیں راہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست سے نہیں ہٹا سکتا۔ جہان بدل جائے۔ زبان بدل جائے لیکن تم اس صراطِ مستقیم سے جو ربّ السّماء نے تمہارے لیے معین کیا ہے انچ بھر نہیں ہٹتے۔ جب آپ قلعہ میں آخری دفعہ بیمار پڑتے ہیں اور شمس الدّین وزیر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے جاتا ہے تو آپ فرماتے ہیں۔ ''میں آپ کو اور باقی تمام مخالفین کو معاف کرتا ہوں۔ بادشاہ نے کسی بد نیتی سے مجھے قید نہیں کیا بلکہ وہ مجبور تھا۔ میں اسے بھی معاف کرتا ہوں۔''

قاضی زین الدّین بن مخلوف المالکی کہا کرتا تھا۔

''ہم نے ابن تیمیہ کی ایذا میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا لیکن جب اسے موقعہ ملا تو اس نے ہمیں معاف کر دیا۔

رجب ۷۱۱ھ میں چند غنڈوں نے آپ پر مصر میں حملہ کر دیا۔ جب یہ خبر پھیلی تو فرقہ حسینیہ اور دیگر پیادوں اور سواروں کا ایک ہجوم آپ کے ہاں انتقام کی اجازت لینے آیا۔ یہ لوگ غیض وغضب سے بھڑک رہے تھے اور مجرموں کو سزا دینے کے لیے بے تاب تھے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ ''میں'' اجازت دینے کے لیے تیار نہیں۔'' ہجوم کے اصرار کے جواب میں کہا ''حملہ آوروں نے کس کا قصور کیا ہے؟ میرا تمہارا یا خدا کا؟ اگر میرا قصور کیا ہے تو میں انہیں معاف کرتا ہوں۔ اگر تمہارا کچھ بگاڑا ہے اور تم میری سننے کے لیے تیار نہیں تو جاؤ جو جی میں آئے کرو اور اگر اللہ کا گناہ کیا ہے تو اللہ خود ان سے سمجھ لے گا ہم تم کیوں دخل دیں۔''

اگر ابن تیمیہ جبل کسرواں کے تند خو اور موت سے کھیلنے والے قبائل کی بستیاں اجاڑ سکتے تھے۔ اگر تاتاریوں کے دانت کھٹے کر سکتے تھے تو وہ ان چند حملہ آوروں کو بھی سزا دے سکتے تھے لیکن آپ تاریخ میں عفو و کرم کے ایک لازوال باب کا اضافہ کرنا چاہتے تھے اس لیے معاف کر دیا۔

ایثار و کرم

آپ کے پاس جو کچھ ہوتا۔ حاجت مندوں کو دے ڈالتے۔ اگر اور کچھ نہ ہوتا تو کپڑے اتار کر دے دیتے۔ اپنے کھانے سے ہمیشہ ایک دو روٹیاں فقراء و سائلین کے لیے بچا لیتے۔

حافظ بن فضل اللہ العمری[۸۱] کہتے ہیں کہ آپ کے پاس سیم و زر کافی مقدار میں آتا جسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فوراً غرباء میں تقسیم کر دیتے اور ایک درہم تک باقی نہ رہنے پاتا۔

حکایات

۱۔ایک دفعہ ایک غریب آدمی آپ کے پاس آیا۔سوال سے پہلے آپ نے اپنا عمامہ آدھا چیر کر اسے دے دیا اور نصف اپنے پاس رکھ لیا۔

۲۔اسی طرح ایک دفعہ ایک سائل نے آپ سے کچھ مانگا۔آپ کے پاس کچھ نہ تھا۔ اپنا ایک کپڑا اتار کر دے دیا۔

۳۔ایک آدمی نے آپ سے کتاب کی خیرات مانگی۔آپ نے تمام کتب اس کے سامنے رکھ دیں اور کہا پسند کر لو۔اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی قرآن شریف اٹھا لیا اور چلتا بنا۔آپ کے احباب نے آپ کے بعد میں ملامت کی تو کہنے لگے۔

”دعه فلينتفع به“

ترجمہ: سائل کو قرآن سے فائدہ اٹھانے دو۔

آپ ایسے آدمی کو برا سمجھتے جو دوسروں کو کتب عاریتاً نہ دیتا۔آپ کا مشہور فقرہ تھا۔

”ما ينبغي ان يمنع العلم ممن يطلبه.“

ترجمہ: علم کو متلاشی علم سے چھپانا نہیں چاہیے۔

لباس

آپ نہ تو فاخرہ لباس پہنتے اور نہ علماء کے جبے اور عمامے پسند کرتے تھے۔آپ کا لباس بالکل عوام جیسا ہوتا۔آپ کسی رنگ و وضع کی طرف مائل نہ تھے جو مل جاتا زیب تن فرما لیتے۔

آپ کو بعض اوقات امراء و سلاطین کے ہاں ملاقات کے لیے جانا پڑتا تھا لیکن لباس میں وہی سادگی ہوتی خصوصاً عمامہ کے متعلق آپ کافی لاپرواہ واقع ہوئے تھے الٹا سیدھا جیسے جی میں آتا۔سر پر لپیٹ لیتے۔

بسا اوقات آپ کے کپڑے بہت میلے ہو جاتے اور جب تک تبدیل لباس کے لیے کہا نہ جاتا۔مصروفیات میں آپ کو احساس تک نہ ہوتا۔آپ نے کبھی کہہ کر کھانا نہ منگوایا آ گیا تو کھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ ورنہ مطالعہ میں مصروف رہے۔ بسا اوقات کھانا لایا جاتا اور آپ مسائل علمیہ میں اس قدر مستغرق ہوتے کہ اس طرف توجہ نہ کر سکتے اور پہروں کھانا پڑا رہتا۔

تواضع

آپ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ انکسار سے پیش آتے۔ ضرورت سے زیادہ ملاقاتیوں سے گفتگو کرتے تاکہ وہ استغناء کی شکایت نہ کریں بسا اوقات زائرین کی خود خدمت کرتے۔ سائلین علم سے تنگ نہ آتے بلکہ نہایت حلم وتوجہ سے ان کی مشکلات حل کرتے۔ خطا کار کی غلطی نرمی سے واضح کرتے اور اقارب واباعد کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

آپ جنازوں میں شامل ہونے کے لیے بیتاب رہتے اگر کوئی جنازہ رہ جاتا تو آپ اظہارِ افسوس کرتے۔

آپ کثرت ایثار۔ حُسنِ اخلاق۔ طاعت وعبادت۔ عفو وکرم۔ مساعدت غرباء اور حمایتِ حق میں ضربُ المثل بن گئے تھے۔

شجاعت

آپ جابر سلاطین کے سامنے نہایت جرأت سے گفتگو کرتے شاہِ ناصر کے سامنے وزیر سلطنت کے خلاف مرضی آپ نے اہل ذمہ کی قیود کے متعلق اس قدر جرأت سے بحث کی کہ بادشاہ آپ کی مرضی کے سامنے جھک گیا اور امراء میں سے کسی کو بات تک کرنے کی ہمت نہ پڑی۔

آپ کی شجاعت وجرأت کی داستانوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے ہاں[19] ایک آدمی قطلو بیگ کے ظلم وستم کی شکایت لے کر آیا۔ آپ اس کے پاس گئے اس نے استہزاء کہا "میں خود آپ کے ہاں آنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ آپ بڑے بھاری عالم وزاہد ہیں۔ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف فرمائی۔"

آپ نے کہا۔ "فرعون تم سے بڑا تھا اور موسیٰ علیہ السلام مجھ سے بایں ہمہ موسیٰ ہر روز تین دفعہ پیامِ ایمان لے کر فرعون کے ہاں جایا کرتا تھا۔"

"جب غازان جیوش تاتار[20] کے ساتھ شام پر حملہ آور ہوا تو ابن تیمیہ نے نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرأت کے ساتھ اس سے گفتگو کی۔ یہاں تک کہ بقول صاحب دررہ آپ کے قتل پر تُل گیا۔

ابن فضل اللہ[21] کہتے ہیں کہ جب غازانِ دمشق پر حملہ آور ہوا تو ابن تیمیہؒ چند اعیان دمشق کے ساتھ غازان کے پاس گئے۔ غازان ایک قاہر و جابر لشکر کے وسط میں تن کر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چہرہ سے جلال ٹپکتا تھا۔ آپ نے اس کے جاہ وجلال کی ذرّہ بھر پروانہ کی اور نہایت جرأت سے اس کے مظالم کی مذمت کی۔ آپ کی تقریر اس قدر مؤثر تھی کہ غازان جیسے گردن فراز کا سر جھک گیا۔ اس نے دعا کی التماس کی۔ آپ نے دعا فرمائی اور وہ آمین۔ آمین کہتا گیا۔

علامہ ذہبی[22] کہتے ہیں۔

''آپ شجاعت وکرم میں لاثانی تھے اور کلمۃ الحق کہنے میں نہایت بے باک۔''

کمال الدّین ابوحفص عمر بن الیاس بن یونس المراغی[23] (۷۲۹ھ۔ زندہ) کہتے ہیں۔

''هو رجل كبير القدر مجتهد شجاعة.''

ترجمہ: آپ ایک عظیم المرتبت انسان۔ مجتہد اور شجاع تھے۔

حافظ ابوالقاسم عمر بن الحسن الحلبی کہتے ہیں۔

وكان ذا ورع و زهد و سخاو شجاعة و قناعة.

ترجمہ: آپ زہد وورع۔ سخاوشجاعت وقناعت کے مالک تھے۔

کرامات

آپ اللہ کی عبادت میں شب و روز مشغول رہتے اور بسا اوقات آپ کی توجہ سے مشکلات حل ہو جاتیں۔

ابوالعباس احمد بن علاؤالدّین[24] بیان کرتے ہیں کہ علی بن عبدالکریم بغدادی کی لڑکی کو مرض رمد (فتورِ نظر) لاحق ہو گیا۔ اسے خیال آیا کہ ابن تیمیہؒ کی خاکِ تُربت لڑکی کی آنکھوں میں ڈالے چنانچہ وہ قبر پر گیا۔ وہاں ایک اور بغدادی اسی مقصد کے لیے خاک جمع کر رہا تھا۔ علی ابن عبدالکریم کی عقیدت اور بڑھ گئی۔ اس نے خاک لی بچی کی آنکھوں میں ڈالی۔ اور لڑکی دوسری صبح کو تندرست ہو کر اٹھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی القضاۃ عبدالرحمان الحنفی الفہنی [25] ابن قیم کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ لوگ ابن تیمیہ کو مصروع (مرگی زدہ) کے پاس لے جاتے۔ آپ کچھ مصروع کے کان میں پڑھ کر پھونکتے اور وہ اچھا ہو جاتا۔

شیخ برہان الدین محدث حلب [26] رجب ۷۰۹ھ میں دمشق گئے تو وہاں علماء شافعہ مثلاً ابن جابی اور ابن مکتوم کے ہاں فروکش ہوئے۔ ان لوگوں نے اثناء گفتگو میں ابن تیمیہ کی بے حد تعریف کی اور آپ کی کرامات پر بھی روشنی ڈالی۔

شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ میں ابن تیمیہ کے جنازہ میں شامل ہوا تھا۔ میرا جوتا ہجوم میں پاؤں سے نکل گیا جسے میں اٹھا نہ سکا۔ واپسی پر یہ مجھے مل گیا۔ میں اسے آپ کی کرامت سمجھتا ہوں۔

عبدالہادی بن قدامہ [27] کہتے ہیں کہ جنگِ شقحب میں آپ کی دعائیں مقبول ہوئیں اور آپ سے کئی کرامات ظہور میں آئیں۔ ایک زبردست لشکر کا شکست کھانا آپ کی کرامات کا نتیجہ تھا۔

ابو حفص [28] عمرو لکھتے ہیں کہ بعض علماء سے بعض مسائل میں مجھے اختلاف ہو گیا۔ ہم آپ کے ہاں محاکمہ کے لیے گئے۔ آپ نے ہمارے سوال سے پہلے ہی بعض مسائل کی وضاحت شروع کر دی اور رفتہ رفتہ ان مسائل تک جا پہنچے جن کے لیے ہم آپ کے ہاں گئے تھے۔ ہم آپ کی روشن ضمیری پر حیران رہ گئے۔ اس سے پہلے بھی آپ نے میرے بعض خدشات کو بلا استفسار حل کر دیا تھا۔

شیخ صالح المقری احمد (البدایہ میں شیخ صالح احمد بن الحریمی درج ہے) کہتے [29] ہیں ایک دفعہ میں دمشق گیا۔ شہر میں میرا کوئی واقف نہ تھا۔ میں نہایت پریشانی کی حالت میں پھر رہا تھا کہ ابن تیمیہ میری طرف جلدی جلدی آئے مجھے دراہم کی ایک تھیلی دے کر کہنے لگے۔ ''اسے خرچ کرو۔ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔'' میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے۔ کہا ''یہ ابن تیمیہ ہیں اور آج سے پہلے یہ اس طرف کبھی نہیں آئے تھے۔ اس کے بعد میں جب تک وہاں رہا۔ کوئی تکلیف نہ ہوئی اور اللہ نے مجھ پر رزق کے کئی دروازے کھول دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ مقری تقی الدین عبداللہ فرماتے ہیں[30] کہ جب ابن تیمیہ مصر میں اقامت گزیں تھے تو مجھے بھی مصر جانے کا اتفاق ہوا۔ میں بیماری کی حالت میں رات کو شہر میں داخل ہوا۔ ایک جگہ قیام پذیر ہوا۔ کچھ وقفہ کے بعد کسی نے میرا نام و کنیت لے کر آواز دی۔ میں نے اندر بلا لیا۔ معلوم ہوا کہ یہ ابن تیمیہ کے آدمی ہیں۔ کہا۔ ''تمہیں میرے آنے کی اطلاع کیسے ہوئی۔'' کہا۔ ''ابن تیمیہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہیں ان کے ہاں لے چلیں۔ انہیں کس نے خبر دی؟'' یہ معلوم نہیں۔ ہمارے سامنے کوئی نہیں آیا۔''

اسی طرح میں ایک دفعہ دمشق میں شدت بخار سے بے ہوش ہو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو آپ کو اپنے سرہانے پایا۔ آپ نے میرے لیے دعائے شفا کی اور تھوڑی سی دیر کے بعد بخار ٹوٹ گیا۔

شیخ موصوف کہتے ہیں۔'' کہ ایک آدمی نے ایک شعر کہا جس سے رفض کی بو آتی تھی چنانچہ اس کا چالان کر دیا گیا اور اسے سزا ہو گئی۔ اسے شبہ ہوا کہ اس سزا کا باعث ابن تیمیہ ہیں اس نے انتقامی رنگ میں آپ کی ہجو لکھی اور وہ ہجو مہینہ بھر میرے پاس رہی۔ اس اثنا میں مجھ پر بے شمار مصیبتیں ٹوٹیں۔ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ کہیں یہ شعر ہی باعث مصائب نہ ہوں چنانچہ وہ شعر جلا ڈالے اور اس کے بعد مصائب کا خاتمہ ہو گیا۔

شیخ عماد الدین المقری المطرز کہتے ہیں[31]

''ایک دفعہ میں آپ کے ہاں گیا۔ میرے پاس کچھ نان و نفقہ بھی تھا۔ جب کچھ دن بعد میرا خرچ ختم ہو گیا اور میں نے آپ کی مجلس سے کنارہ کش ہونا چاہا تو آپ نے مجھے بٹھا لیا اور چند درہم دے کر کہنے لگے یہ لو تمہارا خرچ۔'' میں آپ کی روشن ضمیری پہ حیران ہو گیا۔''

جب منگول[32] نے دمشق پر حملہ کیا اور لوگ سخت گھبرائے تو آپ کے ہاں اعیان شہر کی ایک جماعت دُعا کے لیے آئی۔ آپ نے دعا کے بعد فرمایا۔'' تین یوم کے بعد خدا تمہاری مدد کریگا اور تم تاتاریوں کے سر اوپر نیچے کٹے ہوئے پاؤ گے۔'' راوی کہتا ہے۔'' اللہ کی قسم تین روز کے بعد میدان دمشق میں تاتاریوں کے سر ایک دوسرے کے اوپر کٹے ہوئے پائے گئے۔''

آپ[33] ہر مریض کی عیادت کو جایا کرتے تھے ایک دفعہ ایک نوجوان دمشق میں بیمار ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا آپ ہر روز اس کی عیادت کو جاتے ایک روز آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ وہ شفایاب ہو گیا تو آپ نے اس سے فرمایا۔

اللہ سے عہد کرو کہ تم بہت جلد اپنے وطن کو لوٹ جاؤ گے کیا یہ مناسب ہے کہ تم اپنے بچوں اور بیوی کو اس کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ آؤ۔‘‘

وہ نوجوان کہتا ہے کہ میں نے فوراً توبہ کی اور آپ کے ہاتھ چوم لیے۔ میں حقیقتاً اپنے اہل و عیال کو بلا نفقہ پیچھے چھوڑ آیا تھا اور تعجب خیز امر یہ ہے کہ میری کیفیت سے قطعاً کوئی باشندۂ دمشق آگاہ نہ تھا۔ حیرت ہے کہ آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا۔‘‘

ایک عالم ایک نیک انسان کو قتل کرنے کے لیے مصر کو چل [۳۴] دیا۔ جب آپ کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو فرمانے لگے وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہوگا اور مصر تک زندہ نہیں پہنچے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابھی مصر اور اس میں کچھ مسافت باقی تھی کہ موت کا آہنی پنجہ اس کی رگ جان تک جا پہنچا۔

حافظ بن قدامہ ایک عجیب حکایت نقل کرتے ہیں [۳۵]

’’جب دمشق میں آپ نے مسئلہ شدّ الرّحال پر فتوی صادر فرمایا تو علماء کی ایک جماعت نے آپ کے خلاف مشورہ کیا۔ ایک نے کہا۔ جلا وطن کر دیا جائے۔ دوسرے نے کہا آپ کی زبان کاٹ دی جائے۔ تیسرے نے کہا۔ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے۔ چوتھے نے سزائے حبس تجویز کی۔ اتفاقاً پہلا جلا وطن ہو گیا۔ دوسرے کی زبان کٹ گئی۔ تیسرے کو کوڑوں سے پیٹا گیا۔ اور چوتھا جیل میں ڈال دیا گیا۔ آپ کے دیگر بدخواہ بھی اسی طرح مختلف مصائب میں مبتلا ہوئے۔

آپ کے متعلق [۳۶] لوگوں نے متعدد خواب دیکھے جمال الدین ابوالمظفر یوسف بن محمد بن مسعود بن محمد السّر مری (۷۷۶ھ) نے چھ خوابوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔

’’عبداللہ جس کے والد کا نام معلوم نہیں۔ بیان کرتا ہے۔‘‘ ایک رات میں خواب میں گھر سے نکلا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نانبائی کی دکان پر اترے ہوئے ہیں۔ میں بھاگتا ہوا وہاں پہنچا سلام دیا۔ لیکن مخاطب کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود ہی فرمایا۔

"کیا چاہتے ہو۔" میں نے کہا۔ "یا حضرت آج دنیا میں ہر طرف اختلاف و تضاد کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ سچائی کا معیار کیا ہے؟ آپ فرمانے لگے۔ "ابن تیمیہ صراطِ مستقیم پر ہے اور آج میں یہی فیصلہ سنانے آیا ہوں۔"

اس کے بعد رسول اللہ نے کچھ اور فرمایا جس کا صرف آخری حصہ مجھے یاد رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے۔

ایقدرون ان ینکرو معراجی　　فواللہ نفسی بیدہ لقد اسریٰ بی

من سماء الی سمآء ورایتُ ربی

ترجمہ: "کیا یہ لوگ معراج کا انکار کرنا چاہتے ہیں۔ قسم ہے اس ربّ کی جس کے ہاتھ میں میری روح ہے کہ میں آسمانوں کی سیر کرتے ہوئے درگاہ قدس تک پہنچا اور میں نے اللہ کی زیارت کی۔"

جہاد

آپ نہ صرف قلم کے دھنی تھے بلکہ آپ نے بارہا شمشیر کے جوہر بھی دکھلائے ۶۹۹ھ میں اغازان کے حملہ کو روکا۔ ۷۰۲ھ کو جنگ شقحب میں شریک ہوئے اور ۷۰۴ھ کے آخر میں کسروانیوں سے جہاد کیا ہر سہ جنگوں کی تفصیل یہ ہے۔

حملہ تارتار

۶۹۹ھ میں جب تاتاری ۲۷ دمشق پر حملہ آور ہوئے اور عساکر مصر بھاگ گئے تو لوگوں میں بڑی سراسیمگی پھیل گئی۔ آپ سوموار ۱۱ جمادی الاولیٰ ۶۹۹ھ کو قاہرہ میں پہنچے۔ سیدھے دربار شاہی میں چلے گئے۔ جہاں امراء سلطنت بھی موجود تھے۔ آپ نے انہیں فرار پر ملامت کی (البدایہ۔ ج۔۱۴۔ص۔۱۵) قیام قاہرہ کے دوران علامہ ابن دقیق العید آپ سے ملنے گئے۔ ملاقات کے بعد آپ سے کسی نے ابن تیمیہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ **ھو رجل یحب الکلام و انا احب السکوت** (آپ شائق گفتگو ہیں اور میں سکوت پسند ہوں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ذہبی کہتے ہیں۔

''ابن تیمیہ نے خود مجھے کہا تھا کہ ابن دقیق نے اٹھتے وقت کہا۔''

''ما كنت اظن ان الله بقي يخلق مثلك

(مجھے یہ خیال نہ تھا کہ اللہ آپ جیسا انسان پیدا کرے گا)

کھلی چٹھی

آپ نے حملہ تاتار کے متعلق ایک کھلی چٹھی مسلمانانِ مصر و شام کو لکھی[۳۸] جس کا ملخص یہ ہے۔

بخدمت مسلمانانِ عالم السّلام علیکم ورحمۃ اللہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ یہ حادثۂ تاتار عہد رسول کے بعض واقعات کی طرح ہے گو ان واقعات میں صرف رسول کو مخاطب کیا گیا تھا لیکن اس میں تمام مسلمانانِ عالم شامل تھے۔

لقد كان في قصصهم عبرة لاولي الالباب. (رعد. ۱۱۱)

(سلف کی تاریخ میں عقلمندوں کے لیے سبق ہے)

جنگ بدر کے متعلق ارشاد ہے۔

لقد كان لكم آية في فئتين التقتا. (عمران. ۱۲)

(افواج حق و باطل کا تصادم تمہارے لیے عبرت آموز تھا)

اسی طرح قصہ فرعون کے بعد فرمایا۔

''فاخذه الله نكال الآخرة و الاولىٰ ان في ذالك لعبرة لمن يخشى. (نازعات. ۲۵)

ترجمہ: فرعون دنیا وآخرت ہر دو میں ذلیل ہو گیا۔ اس کی ہلاکت میں ایک متقی کے لیے عبرت ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ متقدمین کے قصے ہماری عبرت کے لیے دہرائے گئے ہیں اور ان قصوں میں اللہ نے اپنا ایک اٹل آئین بیان کیا ہے کہ جو کچھ اس وقت ان کفار سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا تھا وہی بعد کے کفار سے ہوگا۔

اس وقت اسلام گرفتارِ مصیبت ہے۔ اگر اس سے بچنے کی تدابیر نہ سوچی گئیں تو اسلام کی باقی ماندہ طاقت مٹ جائے گی اور مسلمان ذلت کا شکار ہو جائیں گے۔ آج خام اعتقاد لوگ مسلمانوں کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا خدا اپنے وعدوں سمیت کہاں غائب ہو گیا ہے؟ یہ فتنہ اس قدر بھیانک ہے کہ حکیم حیران ہے۔ مذہب پرست پر رعشہ طاری ہو چکا ہے اور ہر طرف نفسی نفسی کا غلغلہ بلند ہے۔

اس وقت مسلمان تین گروہوں میں منقسم ہو چکے ہیں۔ ایک وہ جو حمایت دین کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔ دوم وہ جو معذور ہیں اور سوم وہ جنہیں اغراض نے اندھا بنا رکھا ہے اور جن کے دل درد سے خالی ہیں۔ یہ حادثہ تاتار ایک امتحان ہے جس سے حق پرست منافقوں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ دنیا و عقبیٰ میں اجر پائیں گے اور منافقین کا واسطہ اللہ سے ہے۔ وہ چاہے تو معاف کر دے۔ اس کا رحم اس کے غضب سے وسیع تر ہے۔"

حملۂ غازان پر تحریر

آپ نے اسی سال ایک طویل تحریر حملہ غازان پر لکھی۔ فرماتے ہیں "میں نے یہ تحریر اس وقت شروع کی۔ جب تاتاری چلے گئے تھے اور صرف ایک گروہ باقی رہ گیا تھا۔ ہم ان کے خلاف جہاد میں مصروف ہو گئے۔ جب وہ بھی پسپا ہو گئے تو میں نے اس تحریر کو مکمل کر ڈالا"

یہ تحریر تقریباً بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے۔

"اللہ نے رسول اللہ کو اعلاء کلمۃ الحق کے لیے مبعوث فرمایا۔ آپ نے ابتداء میں جہاد کو مستحسن اور بعد میں فرض قرار دے دیا۔ آپ مدینہ میں صرف دس سال رہے اور بیس سے کچھ اوپر جنگیں لڑیں جن میں پہلی غزوۂ بدر اور آخری غزوۂ تبوک تھی۔ مسئلہ جہاد پر پہلی سورۂ انفال ہے اور آخری براۃ جنہیں قرآن شریف میں اس طرح جمع کر دیا گیا ہے کہ بسم اللہ تک درمیان میں حائل نہیں۔ بدر میں قلت تعداد و سامان کے باوجود مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ جب احد میں وہی مسلمان دنیا طلبی کی وجہ سے احکام رسول سے منحرف ہو گئے تو انہیں شکست ہوئی اور رسول اکرم صلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دانت شہید ہو گیا۔ یہی حال گزشتہ سال مسلمانوں کا تھا کہ انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سخت شکست ہوئی۔ درحقیقت بعض وہ مسلمان جو تاتاریوں کے خلاف گزشتہ سال لڑے تھے۔ بہت بدنیت تھے۔ انہیں اگر فتح حاصل ہو جاتی تو ان کا فتنہ فتنہ تاتار سے زیادہ پریشان کن ہوتا۔

جس طرح احد کی شکست دراصل رحمت تھی اسی طرح یہ شکست بھی ایک نعمت ہے۔

حدیث میں وارد ہے۔

لا یقضی اللہ للمومنین قضاءً الا کان خیرا له.

ترجمہ: اللہ کا ہر فیصلہ مسلم کے لیے باعث خیر ہوتا ہے۔

اگر مسلم کو کامرانی نصیب ہو تو وہ شکر ادا کرتا ہے۔ اگر ناکام ہو تو صبر کرتا ہے اور ہر دو صورتوں میں اجر کا مستحق بنتا ہے۔

غزوۂ احد کے بعد جنگ خندق کے موقع پر جس طرح کفار جنگ کیے بغیر بھاگ گئے تھے اسی طرح اس سال تاتاری لڑے بغیر پسپا ہو گئے۔

غزوۂ خندق کی طرح اس وقت بھی لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ مسلم۔ کفار اور منافقین نفاق کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً (۱) عبداللہ بن ابی کا نفاق (۲) بعض احکام دین کو ضروری اور بعض کو غیر ضروری خیال کرنا (۳) اللہ کی راہ میں مالی قربانی سے دریغ کرنا (۴) نماز و عبادت میں کاہلی سے کام لینا (۵) جھوٹ بولنا (۶) خیانت کرنا (۷) وعدہ شکنی۔

اگر کسی آدمی میں یہ تمام علامات جمع ہو جائیں تو وہ بڑا منافق ہوتا ہے ورنہ چھوٹا نفاق اسلام کے لیے اس قدر خطرناک ہے کہ اللہ نے سورۂ بقرہ کے آغاز میں منافق کے مفاسد پر ۱۳۔ آیات میں روشنی ڈالی اور مسلمانوں کا ذکر صرف چار آیات میں کیا ہے۔

قرآن حکیم میں ان لوگوں کے متعلق ارشاد ہوا ہے جو جہاد میں شامل نہ ہونے کی اجازت مانگتے تھے۔

لا یستاذنك الذین یومنون باللہ والیوم الاخرۃ ان یجاھدوا.

(توبہ. ۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مومن تم سے ترک جہاد کی اجازت ہرگز نہ مانگیں۔

تو کیا حشر ہوگا ان لوگوں کو جو اجازت کے بغیر تارک جہاد بنے۔ جہاد اعمال میں سب سے بلند عمل ہے اور ہمیشہ مجاہدین ہی زمین کے وارث رہیں گے۔

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین. یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم.

(مائدہ. ۵۴)

ترجمہ: تو اللہ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو اللہ کے محبوب ہوں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور ملامت سے نہیں گھبرائیں گے۔

مجاہدین کا گروہ ہدایت یافتہ اور حق پرست ہے۔ احمد بن حنبل (۲۴۰ھ) اور عبداللہ بن مبارک مَروَزی (۱۸۱ھ) فرماتے تھے۔ جب تم کسی چیز میں اختلاف کرو اور کسی فیصلہ پر نہ پہنچ سکو تو مجاہدین کی اقتدا کرو۔ اس لیے کہ وہ صراطِ مستقیم پر ہیں۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا. (عنکبوت. ٦٩)

ترجمہ: ہم مجاہدین کو اپنی راہوں پہ ڈال دیتے ہیں۔

سالِ خندق میں مشرکین و کفار بڑے ٹھاٹھ سے آئے تھے۔ قریش کے ساتھ نجد و یمامہ کے کئی قبائل بھی مل گئے تھے ان لوگوں نے مدینہ کو تقریباً بیس یوم تک گھیرے رکھا۔ اس کے بعد وہ لوگ آندھیوں۔ طوفانوں اور دیگر حوادث سماویہ کی وجہ سے اس قدر پریشان ہوئے کہ محاصرہ اٹھا کر چلے گئے۔

یا ایھا الذین آمنوا ذکر و انعمۃ اللہ علیکم اذجاء تکم جنود فارسلنا علیھم ریحا و جنوداً لم تروھا. (احزاب. ۹)

ترجمہ: مومنو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔ جب تمہیں جنود کفار نے گھیر لیا تھا۔ ہم نے ان پر تیز ہوائیں چلائیں اور ایسی فوجیں بھیجیں جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی واقعات اس سال حملہ مغول کے وقت پیش آئے۔ مغول نے ۱۷ ربیع الآخر کو فرات عبور کیا تھا اور گیارہ یا بارہ جمادی الاولیٰ کو پسپا ہو گئے۔ یہ محاصرہ تقریباً ۲۲ یوم تک رہا جس طرح سال خندق میں طوفان وصرصر مسلمانوں کی مدد کو آئے تھے۔ اسی طرح اس سال بھی معمول سے زیادہ بارشیں برسیں۔ سخت ٹھنڈی ہوائیں چلیں اور تاتاری فاقہ وسرما کی تاب نہ لا کر چلتے بنے۔

جس طرح احزاب ہر طرف سے حملہ آور ہوئے تھے اسی طرح مغول بھی شام کی بلند زمینوں اور شمالی فرات سے ہم پر ٹوٹ پڑے جس طرح اس وقت منافقین کہتے تھے۔

ما وعدنا لله ورسوله الا غرورا. (احزاب۔ ۱۲)

ترجمہ: خدا اور رسولؐ کے وعدے فریب تھے۔

اسی طرح اس وقت بھی ایک جماعت مسلمانوں کی تباہی کا یقین کر چکی تھی اور مواعید قرآن کو ایک سراب سے زیادہ وقعت نہ دیتی تھی۔

جس طرح کہ احزاب میں تفرقہ پڑ گیا تھا۔ اسی طرح عساکر مغول میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا ایک گروہ واپس چلا گیا اور کچھ باقی رہ گئے جو تعداد میں مسلمانوں سے زیادہ تھے لیکن مسلمانوں نے انہیں شکست دی اور وہ فرار پر مجبور ہو گئے۔

بعض مسلمان تاتاریوں سے مل گئے تھے۔ وہ خود انہی کے ہاتھوں قتل وذلیل ہوئے۔ اس فتح سے دلوں میں ایمان ویقین کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ مواعید ربانی پہ اعتماد بحال ہو گیا ہے اور عساکر منصورہ نے دین کی شان رکھ لی ہے۔ (البدایہ۔ قلمی)

حملۂ تاتار کے متعلق شاہ کو خط

آپ نے حملۂ تاتار کے سلسلہ میں ایک خط سلطان ناصر کو بھی لکھا تھا جس کا ماحصل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو الذی ارسل رسوله بالھدٰی و دین الحق لیظھره علی الدین کلّه.

ترجمہ: اللہ نے اپنے رسول کو دین حق کی اشاعت کے لیے بھیجا اور وہ تمام ادیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غالب ہو کر رہے گا۔

یا ایھا الذین آمنو اھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم. الخ (الصف.۱۰)

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر دوں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دلائے۔

یا ایھا الذین آمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض. (توبہ. ۳۸)

ترجمہ: اے مسلمانو! یہ کیا ہے کہ جب تمہیں اللہ کی راہ میں سرفروشی کے لیے کہا جاتا ہے تو تم اپنی جگہ پر جمے رہتے ہو۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

حمد صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ سبحانہ نے ملت بیضاء کی نصرت کا وعدہ قیامت تک فرمایا ہے اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تھا کہ امت اسلامیہ میں ہمیشہ ایک گروہ منصور حقانیت کا علمبردار بن کر باقی رہے گا۔ جسے اعداء کی سازشیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ احادیث سے مستنبط ہوتا ہے کہ وہ گروہ ارضِ شام اور گردونواح میں ہوگا مخبر صادق نے ہمیں یہ بھی بتلایا تھا کہ قیامت سے پہلے ترکوں کی ایک قوم جن کی آنکھیں چھوٹی۔ ناک چپٹے اور چہرے گھناؤنے ہوں گے مسلمانوں سے جنگ کرے گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مختلف اقوام سے جنگ کرنے کے بعد امت کا مقابلہ دجال سے ہوگا جو اصفہان سے عساکر یہود کے ساتھ آئے گا۔ اس وقت عیسیٰ بن مریم شرقی دمشق میں ایک سفید منارہ پر سے نزول فرمائیں گے ہر صدی کے آغاز میں ایک مجدد کے آنے کی بھی بشارت دی گئی ہے۔

یہ بشارت رفتہ رفتہ ظاہر ہو رہی تھیں اور اب وہ فتنہ عظیم نمودار ہو گیا ہے جس نے امت اسلامی کو ابتلا میں ڈال کر اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔ ان مصائب میں لوگوں کے دل اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ اختلاف دور ہو گیا ہے اور مسلمان جہاد کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ یہ فتنہ ازبس روح فرسا ہے لیکن یہ اس کڑوی دوا کی طرح ہے جو کسی مریض کو دی جائے پیروانِ اسلام میں کبر و جہل اور ظلم و عدوان جیسی بیماریاں گھر کر چکی تھیں اس فتنہ نے دلوں میں پھر روحانیت پیدا کر دی ہے پتھر جیسے سخت دل نرم ہو گئے ہیں حق پرستوں کو سرفروشی و انفاق کا موقعہ مل گیا ہے امت گہری نیند سے چونک پڑی ہے اور دل کی آنکھیں وا ہو گئی ہیں۔

ایسے حوادث میں اللہ نے جہاد مالی و جانی کا حکم دیا ہے جو لوگ ضعیف و مریض ہونے کی وجہ سے میدانِ جنگ میں نہیں جا سکتے۔ ان پر بذل اموال فرض کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی صاحبِ ثروت ایسے مواقع پر دولت کو بچا کر رکھے تو محشر میں اسی دولت سے اس کے جسم کو داغا جائے گا۔ خصوصاً وہ جو سود سے حاصل کی گئی ہو یا جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔

غزوۂ تبوک میں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایثار مالی کی اپیل کی حضرت عثمانؓ نے پچاس گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ پلانوں سمیت پیش کئے تھے اور حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔

ماضر عثمان ما فعل بعد الیوم.

عثمان کا کوئی فعل آج سے بعد اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اس جنگ میں جو لوگ شامل نہیں ہوئے تھے انہیں مندرجہ ذیل الفاظ میں تنبیہ کی گئی تھی۔

قل ان کان اباؤ کم و ابناؤ کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ و اللہ لا یھدی القوم الفاسقین. •(توبہ. ۲۴)

ترجمہ: انہیں کہہ دو کہ اگر تمہیں باپ۔ بیٹے۔ بھائی۔ بیوی۔ اعزہ و اقارب، دولت، محلات اور تجارت خدا اور رسولؐ اور اس کی راہ میں سرفروشی سے زیادہ عزیز ہیں تو ذرا ٹھہرو اور عواقب کا انتظار کرو۔ مت بھولو کہ ایسے فاسق عروج و ارتقاء کی منازل عالیہ تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور موقعہ پر ارشاد ہوتا ہے۔

الا تنصروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیر کم.

(توبہ. ۳۹)

ترجمہ: اگر تم دین حق کی حمایت میں نہیں نکلو گے تو تمہیں طرح طرح کے آلام میں مبتلا کر دیا جائے گا اور تمہیں مٹا کر کوئی اور قوم وارث زمین بنا دی جائے گی۔

پس جو لوگ جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں دنیوی ذلت کے علاوہ قیامت میں عذابِ الیم کا شکار بننا پڑے گا ایسے لوگوں سے وجاہت و امارت چھین لی جائے گی اور انہیں ذلیل و محکوم بنا دیا جائے گا۔

حدیث میں وارد ہے۔

''جہاد جنت کا دروازہ ہے۔ یہ دلوں سے مصائب و محن کی کلفت دُور کر دیتا ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

''صبر کا نتیجہ ظفر ہے اور راحت محنت کے بعد ملتی ہے۔'' جب کوئی قوم دشمن سے نبرد آزما ہو جائے تو اس کے دلوں میں محبت کی ایک دنیا آباد ہو جاتی ہے۔

اس وقت تمام قلمرو جہاد کے لیے تیار ہے۔ ارض موصل و جزیرہ اور جبال اکراد میں ایک دنیا آپ کے عساکر منصور کا انتظار کر رہی ہے۔ موقعہ بھی خوب ہے اس لیے کہ بنت بیدار جو غازان کے گھر میں قید تھی۔ ابھی ابھی آئی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ غازان کا اپنے بھائی اور والدہ سے سخت اختلاف ہو گیا ہے۔ پھر اس علاقہ میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جو تاتاریوں کے مقابلہ میں سرفروشی کے لیے تیار ہیں۔ شیخ الجزیرہ یعنی شیخ احمد ایک صاحب رسوخ بزرگ ہیں جن کی ہمدردیاں ہمارے شامل حال ہیں۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خربندہ غازان کا بھائی روم میں عساکر جمع کر رہا ہے۔ بنت بیدار نے بھی ان افواہوں کی تائید کی ہے تو اب گھر میں بیٹھ کر حملہ آوروں کا انتظار کرنا دانش مندی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہمارا فرض ہے کہ لشکر لے کر دشمن کے گھر پر ٹوٹ پڑیں۔ خلفائے راشدین ہمیشہ دوسرے ممالک کی طرف لشکر بھیجتے تھے وہ گھر میں بیٹھ کر حملہ آوروں کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کو شام پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا تھا۔ بعد میں جب آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو مسلمانوں میں تفرقہ پڑ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکمِ رسول ﷺ کی تعمیل کی جب نصارائے شام نے دیکھا کہ عرب گھر سے چل کر ان پر حملہ آور ہوئے ہیں تو وہ گھبرا گئے اور ان پر اتنا رعب چھا گیا کہ ان کی ہمت پست ہو گئی اور وہ مغلوب ہو گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات پر وصیت کی تھی۔

لا تشغلك وفاتي عن جهاد عدوكم.

میری موت تمہیں جہادِ عدو سے نہ روکے۔

چند روز کا واقعہ ہے کہ حلب کا ایک امیر اپنے لشکر کے ساتھ جزیرہ میں شکار کھیلنے گیا۔ دشمنوں نے سمجھا کہ ایک اسلامی لشکر ان پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے چنانچہ وہ لوگ سخت گھبرا گئے اور نہایت بدحواسی کے عالم میں جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ سال میں کم از کم دو دفعہ[39] ضرور جہاد کریں ورنہ ان کی زندگی معرضِ خطر میں پڑ جائے گی۔

اس وقت تاتاریوں نے تمام ممالکِ اسلامیہ اجاڑ دیئے ہیں۔ اگر ہمیں بھاگنا پڑا تو کہیں کوئی ملجا و ماوا موجود نہیں اس لیے جہاد کے سوا کوئی اور چارہ کار باقی نہیں رہا۔ مجھے امید ہے کہ اللہ انہیں ہمارے ہاتھوں ذلیل کرے گا اس لیے کہ اس سلسلہ میں متواتر بشارات موجود ہیں۔ مجھے میرے والد محترم نے بتلایا تھا کہ حملہ تاتار سے پچاس سال پہلے انہیں ایک کتاب کہیں سے ملی تھی جس کا سن تصنیف قدامت کی وجہ سے معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کے آخر میں خروجِ تاتار کا ذکر ہے اور یہ بھی مندرج ہے کہ مصری تاتاریوں کو شکست فاش دیں گے اس لیے مجھے فتح پر یقین ہے۔

پھر یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ ارضِ وطن کو چھوڑ کر سراسیمگی میں راہِ فرار اختیار کرنا کہاں کی دانشمندی ہے ہم کہاں جائیں گے اور کہاں رہیں گے؟ ہمارے سامنے صرف دو ہی راہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ زندگی یا موت بھاگنا چارۂ مصیبت نہیں۔ اگر آپ کا لشکر اس طرف آ جائے تو اس میں کئی فوائد ہیں۔

۱۔ اس طرف کے لوگوں میں احساس امن پیدا ہو جائے گا۔

۲۔ حلب سرسبز علاقہ ہے جہاں چارہ وغذا کی افراط ہے تاتاریوں سے پہلے آپ اس پر قابض ہو جائیں گے۔

۳۔ حلب سرحد دشمن کے قریب ہے جہاں سے جنود منصورہ کا رعب دشمن پر پڑے گا۔

۴۔ آپ کی موجودگی میں اعداء کو یہاں سازشوں کا موقعہ نہیں ملے گا اور لوگ آپ کی مدد کریں گے۔

بہرحال گھر میں بیٹھ کر اعداء کا انتظار کرنا سخت غلطی ہے۔ اس لیے کہ اگر ہمیں سرحد پر شکست ہوئی تو دارالخلافہ میں پناہ لے سکیں گے لیکن اگر دارالخلافہ میں شکست ہوگئی تو پھر کہیں امان نہیں ملے گی پھر دارالخلافہ میں اگر دشمن کو شکست بھی ہو جائے تب بھی ہماری فتح شکست سے کہیں زیادہ المناک ہوگی۔ اس لیے کہ دشمن سرحد سے دارالخلافہ تک کے تمام شہروں کو اس طرح تباہ کر دے گا کہ ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ والسلام۔ (عمری۔ص ۱۳۰)

ابن خلدون کا بیان

ابن خلدون رحمہ اللہ تاتاری حملہ کی تفصیل یوں دیتے ہیں۔

''جب غازان نے شام پر حملہ کیا اور ناصر کو شکست ہوئی تو دمشق پر خوف ودہشت کے بادل منڈلانے لگے۔ اس وقت چند بزرگان دمشق جن میں بدرالدین بن جماعۃ۔ تقی الدین بن تیمیہ اور جلال الدین قزوینی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ غازان کے ہاں پہنچے اور امان مانگی چنانچہ منشور امن جاری ہوا لیکن تاتاری ''صالحیہ [1]'' میں مظالم توڑتے رہے اس پر چند بزرگان قوم غازان کے ہاں گئے لیکن بازیابی نہ ہوئی۔ انہوں نے چار لاکھ درہم بھی دینا منظور کیے بشرطیکہ تاتاری واپس چلے جائیں لیکن اس کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ ان وحشیوں نے مدرسہ عالیہ اور مسجد وقلعہ کو جلا ڈالا۔ ساتھ ہی دارالحدیث اور چند دیگر مدارس گرا دیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ شقحب

یکم رمضان ۷۰۲ھ کو واقعہ شقحب پیش آیا۔ شقحب دمشق کے قریب ایک مقام ہے جہاں تاتاریوں اور اسلامی فوجوں میں مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں امام ابن تیمیہ بھی ایک دستے کی کمان کر رہے تھے۔ یہ محض آپ کی کرامات۔ قوۃ ایمان اور خلوص نیت کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔

ابن عبدالہادی کہتے ہیں کہ واقعہ شقحب میں تمام سپاہی۔ بادشاہ اور امراء۔ آپ کی بے حد تعظیم کرتے تھے اور آپ کی زیارت حصولِ ثواب کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ (البدایہ۔ ج۔۱۴۔ص ۲۲)

جنگِ کسروان

جنگ شقحب کے بعد اواخر ذی الحج ۷۰۴ھ میں جبل کسروان[۲۲] کا واقعہ پیش آیا۔ اہل کسروان مسافروں پر ڈاکے ڈالتے اور گرد و نواح کے لیے خطرہ بنے ہوئے تھے۔ امام نے اطراف شام میں خطوط بھیج کر لوگوں کو جہاد پر اکسایا اور خود بھی نائب السلطنت افرم کے ہمراہ تیار ہو گئے۔ یہ پہاڑ اس قدر دشوار گزار تھے کہ آج تک کسی کو ان پر حملے کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ یہ عزت پہلی دفعہ ابن تیمیہ اور نائب السلطنت کو حاصل ہوئی۔ یہ جنگ کوئی ہفتہ بھر جاری رہی۔ ۱۲ محرم ۷۰۵ھ کو کسروانیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جب اس فتح کے بعد لشکر دمشق میں واپس آیا تو ابن تیمیہ کا نہایت دھوم دھام سے استقبال ہوا۔

فتح کسروان کے متعلق دو خط

آپ نے جبل کسروان کی فتح کے بعد دو خط لکھے تھے ایک اپنے عم زاد عزّ الدّین کو اور دوسرا مصر کے بادشاہ کو ہر دو کا ملخص درج ذیل ہے۔

۱۔ از مقام جبل کسروان

محررہ سوموار غرۂ صفر ۷۰۵ھ

بخدمت امام عزّ الدّین بن عبدالعزیز بن عبداللّطیف بن تیمیہ اور دیگر اعزہ و احباب جن تک یہ خط پہنچے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم و رحمة الله

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کو فتح دی۔ اسلامی لشکر کو منصور اور اعداء کو ذلیل کیا۔

اس فتح سے مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ دین متین کو عزت ملی اور کفار و منافقین کو جو کتاب و سنت سے منحرف ہو چکے تھے شکست نصیب ہوئی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نصاریٰ۔ یہود اور تاتار کو امت اسلامیہ کے خلاف کئی بار مدد دی تھی۔ یہ لوگ جمہورِ اسلام کو کافر کہتے تھے صفاتِ الٰہیہ کے مکذِب، رویۃ الٰہی کے منکر اور قضا و قدر سے انکاری تھے۔ یہ اہل بیت کے دشمن صحابہ کے مخالف، ازواج نبی پر الزامات تراشنے والے اور دین مبین میں بگاڑ پیدا کرنے والے تھے۔ یہ ایسے محفوظ اماکن میں آباد تھے۔ جہاں آج تک کوئی فوج نہیں پہنچ سکی۔ بلند اور خار دار پہاڑ عمیق وادیاں۔ گھنے جنگل اور ہیبت ناک دریا حملہ آور کی راہ میں حائل تھے۔ مزید برآں یہ لوگ پہاڑی قلعوں میں پناہ گزین تھے انہیں شکست دینا معمولی دل گردہ کا کام نہیں تھا لیکن جب خدا کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ فرما دے تو اسے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔

و ظنوا انهم ما نعتهم حصونهم من الله فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا و قذف فی قلوبهم الرعب يخربون بيوتهم بايديهم. (حشر . ٢)

وہ اپنے قلعوں کو اپنی حفاظت کا کفیل سمجھتے تھے لیکن الٰہی عذاب ایسی طرف سے آ گیا جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ اللہ نے ان پر خوف و رعب مسلّط کر دیا اور وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے اجاڑنے لگ گئے۔

ان لوگوں پر اہل ''حیرہ [۴۳]'' نے بیس حملے کئے تھے لیکن ناکام لوٹے اسی طرح بعض دیگر اسلامی اور مسیحی سلاطین کو بھی یہاں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ان لوگوں نے ہزار ہا مسلمانوں کا خون بہایا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی اور اس قدر مفاسد برپا کئے کہ فتنہ تاتار گرد ہو کر رہ گیا۔

ہم نے اللہ کی عنایت سے ان کو شکست دی۔ ان کے بلاد پر قبضہ کر کے انہیں جلاوطن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ان کے مقتولین کی تعداد کا اندازہ اللہ کے سوا کوئی نہیں لگا سکتا۔ان میں سے بعض نے اسلام لانے کا وعدہ کیا چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کر دیا کہ وہ امن سے زندگی بسر کریں۔صلوٰۃ صیام اور دیگر احکام شرعی کی پابندی کریں۔کتاب وسنت کے پیرو بنیں اور مسلمانوں کے رنج وراحت میں برابر کے شریک ہوں۔اگر اس کے بعد انہوں نے کسی شرط کی خلاف ورزی کی تو انہیں سخت سزا دی جائے گی ہم نے انہیں بلاد اسلامیہ میں الگ الگ بسا دیا ہے تا کہ دوبارہ شیرازہ بندی نہ کر سکیں۔ ہم نے ان کے گھر برباد کر دیئے۔بستیوں کو آگ لگا دی۔کھیتوں کو اجاڑ دیا اور ان پھلدار درختوں کو جو ان کے لیے مدار حیات تھے کاٹ دیا۔جس طرح حضور ﷺ کے ہاتھوں بنی نضیر کی درگت بنی تھی۔اسی طرح یہ لوگ ہماری تلوار کے سامنے ذلیل ہوئے۔

ہمیں ایک ایسی فتح نصیب ہوئی ہے جس کا گمان تک نہ تھا۔ہمارے اعداء کو یقین تھا کہ ہم زندہ نہیں لوٹیں گے لیکن اس مشکل کشا نے ہماری مشکلوں کو یوں حل کیا کہ دنیا حیرت زدہ ہو گئی دعا ہے کہ اللہ اپنے سچے بندوں پر رحمت کی بارشیں برسائے۔

میرا سلام تمام احباب اور خصوصاً ان بزرگوں تک پہنچا دیں جو حج بیت اللہ سے ابھی ابھی واپس آئے ہیں۔

(نوٹ) چونکہ حامل رقعہ رات ہی کو دمشق جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔اس لیے یہ خط جلدی میں لکھ کر اس کے حوالے کیا ہے۔ (عمری۔ص۔۱۳۳)

بخدمت جلالۃ الملک غازی سلطان ناصر ایدہٗ اللہ بنصرہٖ

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندوں کو فتح عطا فرمائی اسلامی افواج کامیاب اور احزاب ناکام ہوئے بادشاہ اور مومنین پر اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے اس سے اسلام کو نئی زندگی ملی اور مخبر صادق کی یہ بشارت کہ ہر صدی پر ایک مجدد آیا کرتا ہے۔سچی ثابت ہوئی۔یہ کامیابی جلالۃ الملک کی حسن نیت اور ہمت وشجاعت کا نتیجہ ہے۔آپ کا یہ کارنامہ خلفاء راشدین کے عہد ہمایوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔اہل کسرواں کے مفاسد سے دنیا تنگ آ چکی تھی یہ لوگ خلفاء راشدین کو مرتد خیال کرتے تھے۔حال ہی میں جب تاتاری حملہ آور ہوئے تو ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے ان کی حمایت کی۔ مسلمانوں کو غلام بنا کر بیس دن تک ''قبرص'' میں فروخت کرتے رہے۔ ان لوگوں کے عقائد عجیب وغریب ہیں۔ تمام دنیاء اسلام کو مرتد سمجھنے کے علاوہ یہ ایک امام منتظر کے قائل ہیں جس کی عمر دو سے پانچ سال تک کی ہے اور جو کسی پہاڑ میں ۴۰۰ سال سے پناہ گزین ہے۔ اسی طرح ان کا خیال ہے کہ جو شخص خدا کو فوق العرش قرار دے اسے ہادی ومضل اور خالق کل خیال کرے اسماء وصفات الٰہیہ کا معتقد اور قضاوقدر کا قائل ہو۔ وہ کافر ہے۔ ان لوگوں کے ائمۃ الکفر میں سے ایک ابنُ العود تھا جس کی تصانیف اس جنگ میں ہمارے ہاتھ لگیں۔ یہ لوگ تقیہ ونفاق کو اصولِ مذہب سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں پر ڈاکے ڈال کر نصاریٰ کی ضیافتیں کرتے ہیں۔ جلالۃ الملک نے اس طائفہ کا استیصال کر کے امۃ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ طائفہ حروریہ سے کچھ ایسے ہی وجوہات کی بنا پر ہوئی تھی۔

یہ لوگ (حروریہ) صلوٰۃ وصیام کے پابند تھے لیکن اپنے بعض عقائد کی وجہ سے واجب القتل قرار دیئے گئے۔ ان لوگوں نے صرف ایک مسلم عبداللہ بن خباب کا خون بہایا تھا۔ دوسرے طرف اہل کسرواں صلوٰۃ وصیام کا قطعاً پابند نہیں۔ ان کی بستیوں میں قرآن شریف کا ایک نسخہ تک نہیں ملا۔ انہوں نے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہایا تھا اس لیے یہ لوگ یقیناً واجب القتل تھے ہم نے ان کے درخت اس لیے کاٹ ڈالے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے اشجار اسی طرح کاٹ دیئے تھے۔ یہ ان کے لیے مدار حیات تھے نیز وہ یہاں حملہ کے وقت چھپ جایا کرتے تھے۔ بہر حال اللہ کا شکر یہ ہے کہ اس نے حقانیت کا بول بالا کیا۔ ان جہال کے ائمۃ الکفر قتل ہو گئے۔ اب یہ لوگ سیدھی راہ پر آجائیں گے۔

یہ لوگ صلوٰۃ وصوم سے نا آشنا ہونے کے علاوہ خون۔ مردار۔ خنزیر اور شراب کو حلال سمجھتے تھے اور یہود ونصاریٰ سے بڑے بے دین تھے۔ امید ہے بہت جلد اس علاقہ میں اسلام پھیل جائے گا۔ گھر گھر سے تلاوت کی صدائیں بلند ہونگی۔ مساجد میں خطبے پڑھیں جائیں گے اور یہ کفرستان ہدایت وصداقت کا گہوارہ بن جائے گا۔ (کواکب۔ ص ۱۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق

آپ عموماً یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

نوی الذئب فاستانست بالذئب اذعوی وصوت انسان فکدت اطیر

بھیڑیے نے آواز دی اور میں بھیڑیے ہی سے مانوس ہو گیا۔ پھر جب انسان نے آواز دی تو قریب تھا کہ میں خوشی سے اُڑ جاتا۔

واخرج من بین البیوت لعلنی احدث عنك النفس فی السر خالیا

میں گھروں سے نکل کر باہر چلا جاتا ہوں تا کہ تنہائی میں تیرے متعلق اپنے آپ سے باتیں کرسکوں۔ (الرد۔ص ۳۶)

جوشِ عقیدت

حضرت امام کی ذات سے دنیا کو کس قدر عقیدت تھی۔ مندرجہ ذیل خطوط[۴۵] سے اندازہ فرمائیے۔

ا۔ قوام الدّین عبداللہ بن حامد شافعی کا خط ابوعبداللہ بن رشیق کی طرف۔

''حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آپ کا خط ملا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے گرامی نامہ کا جواب جلد نہ دے سکا۔

ابن تیمیہ کی وفات کے بعد مجھے آپ کے تلامذہ۔ اعزہ واقارب کے ساتھ دل چسپی رہی ہے اس لیے کہ مجھے آپ کی تبحر علمی و دیگر اوصاف نے بے حد گرویدہ بنا رکھا تھا۔ آپ سے پہلے میں دیگر اکابر امت کی کتب پڑھا کرتا تھا لیکن تشفی نہ ہوتی تھی۔ یہ لوگ اپنے بیان کردہ دلائل کے خلاف اعتقاد رکھتے تھے میں نے معتزلہ اشعریہ، حنابلہ و کرامیہ خراسان کی تحریرات کو دیکھا اور یقین ہو گیا کہ یہ لوگ بسا اوقات ایسے مسائل پر اتفاق کر لیتے ہیں جو عقل و نقل ہر دو کے خلاف ہوں۔ مجھے مجبوراً چند عقائد وضع کرنا پڑے لیکن ان کی تائید اقوال سلف سے نہیں ہوتی تھی۔ آخر مجھے امام موصوف کی تصانیف پڑھنے کا اتفاق ہوا اور دیکھ کر میری مسرت کی حد نہ رہی کہ جو کچھ میں چاہتا تھا وہاں مل گیا۔ اور یہ کہ آپ کے بیان کردہ مسائل عقل و نقل کے سراسر مطابق ہیں۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مجھے آپ سے محبت ہوگئی جب میں نے آپ سے ملنے کا ارادہ کیا تو آپ جیل میں ڈال دیئے گئے۔ پھر جب ۷۲۸ھ میں حج سے فارغ ہونے کے بعد آپ سے ملنے کی تیاری کی تو آپ کی موت میری تمناؤں کو پامال کر گئی اور مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ شاید ایک بھائی کو بھائی اور باپ کو اکلوتے بیٹے کی وفات پر اتنا رنج نہ ہو۔ جب کبھی آپ کا خیال آتا ہے تو دل بے چین ہو جاتا ہے اور میں اس تاسف سے کہ آپ کی ملاقات سے محروم رہا۔ ہمیشہ رویا کرتا ہوں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

میں نے گزشتہ خط میں آپ سے مصنفات شیخ کی فہرست طلب کی تھی۔ آپ اس مسئلہ پر خاموش ہو گئے۔ میں نے دوبارہ جرأت طلب اس لیے نہ کی کہ شاید کوئی مصلحت حائل ہوگی اب چونکہ مطلع قدرے صاف ہو چکا ہے اس لیے ممنون ہوں گا۔ اگر آپ فہرست کے علاوہ کوئی تصنیف بھی ارسال فرمائیں۔ امام موصوف کا کلام خالص کندن ہے۔ طلبہ علم کا فرض تھا کہ وہ تمام آفاق سے آپ کے ہاں حصولِ علم کے لیے آتے لیکن کاش کہ مصائب نے امام کو تعلیم وتدریس کی مہلت نہ دی۔

آپ کے معاندین کو ان مسافران صحرا سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جو شدت تشنگی سے قریب المرگ ہوں۔ یکا یک ریگستان سے ٹھنڈے چشمے پھوٹ نکلے۔ ان عقل کے اندھوں نے اسے سراب سمجھا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

امام موصوف صحرائے ہستی میں حیات ونور کے چشمہ مصفا تھے۔ کاش کہ یہ لوگ مستفید ہوتے۔ امام کے اصحاب واقربا کو میری طرف سے سلام پہنچا دیں۔ والسلام

۲۔ قوام الدّین عبداللہ بن حامد شافعی کا خط قاضی شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعد الدّین ابومحمد سعداللہ بن نجیح الحزانی (۷۲۳ھ) کی طرف۔

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

اللہ آپ کی ذات گرامی کو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے ہمیشہ باقی رکھے۔ آپ کے اوصاف کو بیان کرنا ستاروں کو گننا ہے۔ اللہ سے محبت ایمان کی سب سے بڑی علامت ہے گو دنیا اس متاع سے خالی ہو چکی ہے لیکن بعض ایسے دل موجود ہیں جو اللہ کی محبت سے لبریز ہیں۔ ایسا دل دنیا کو اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف کھینچتا ہے۔

اللہ سبحانہ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے ہم میں ایک مجدّد پیدا کیا لیکن ہم نے اس کی قدر نہ کی۔ مجھے آپ کی چند تصانیف پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ آپ کے مباحث، دلائل قواعد و مقالات پڑھ کر آپ کے تبحر علمی کا دل پر نقش بیٹھ گیا ہے آپ میدان حقانیت کے وہ شہسوار ہیں جنہوں نے باطل پر مسلسل حملے کیے۔ بدعات کا استیصال کیا۔ صداقت کی حمایت کی۔ گو مجھے امام موصوف کی زیارت کا شرف نصیب نہیں ہوا لیکن ان لوگوں سے جنہوں نے آپ سے فیض حاصل کیا تھا نیاز کے کئی موقعے ملیں گے۔

۳۔ عماد الدّین ابو العباس احمد بن ابراہیم بن عبدالواسطی المعروف با بن شیخ الحرمین (۷۱۱ھ[۴۶]) نے ایک خط اپنے احباب کو لکھا تھا جس کا ملخص درج ذیل ہے۔

''احمد بن ابراہیم الواسطی کی طرف سے مندرجہ ذیل بزرگوں اور ان دیگر حضرات کی طرف جو ابن تیمیہ کی خدمت میں عموماً جایا کرتے تھے۔

۱۔ تقی الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ بن عبدالاحد بن شقیر الحرانی (۷۴۴ھ)

۲۔ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی البرکات المنجا (۷۲۴ھ)

۳۔ زین الدین عبدالرحمٰن بن محمود البعلکی۔

۴۔ نور الدین محمد بن محمد ۔۔۔۔۔ بن الصائغ۔

۵۔ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعد الدین ۔۔۔۔۔ بن نجیح (۷۲۳ھ)

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ ابن تیمیہ خلفاء راشدین کے صحیح مسلک پر گامزن ہیں جس طرح سلف کو راہِ صداقت پر چلنے سے کوئی ملامت نہ روک سکی۔ اسی طرح ابن تیمیہ کو کوئی خوف اور کوئی طاقت اعلاء کلمۃ الحق سے نہیں روک سکتی۔

قرآن حکیم نے تقویٰ پر بہت زور دیا ہے۔ تقویٰ کی وجہ سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے جس طرح تنزل کے کئی مدارج ہیں اسی طرح قرب الٰہی کی کئی منازل ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ علم زہد و تقویٰ کی بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش کریں اور حمایت دین کے لیے جہاد کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے آپ کو علم وبصیرت عطا کی ہے اور آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں ابن تیمیہ جیسا مجدّد موجود ہے آپ کا فرض ہے کہ ان فتنوں کا مقابلہ کریں جو اہل بدعت نے پیدا کیے ہیں۔ ان لوگوں نے شریعت بیضاء کی صورت مسخ کر دی ہے۔ اتحاد و وحدت الوجود کا عقیدہ وضع کیا ہے اور اپنے آپ کو عجیب وغریب اسماء سے پکارنے لگے مثلاً جہمیہ ہے یونسیہ۔ حلولیہ۔ سبائیہ۔ بیانیہ۔ زیدیہ۔ صدریہ۔ سبعیہ۔ الکیسانیہ۔ تلمسانیہ۔ رفاعیہ۔ رجائیہ۔ اتحادیہ وغیرہ۔ فرقہ یونسیہ اپنے مرشد کو خدا تسلیم کرتا ہے۔ یہ وحدت الوجودیئے۔ دنیا کی ہر چیز کو خدا سمجھتے ہیں۔

ان لوگوں نے شریعتہ غرا کے صاف وشفاف چشمہ کو مکدّر بنا ڈالا ہے۔ یہ خانقاہوں اور مساجد کے کونوں سے معاصی و مفاسد کا طوفان اٹھا رہے ہیں ان کے خلاف جہاد کرنا فرض ہے۔ آپ کی حمایت کے لیے ابن تیمیہ موجود ہیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کو تبلیغ حق میں مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسی طرح آپ کو بھی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن یاد رکھیئے کہ صبر واستقلال ہی کا نام جہاد ہے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ابن تیمیہ جیسا شخص ہم میں موجود ہے جس نے بدعت وضلال کے پول کھول دیئے ہیں۔ آپ ساتویں صدی کے مجدّد۔ اسرار شریعت کے ماہر۔ رموز حقیقت کے باصر اور غوامض قرآن وسنت کے عالم ہیں۔ میں تقریباً تمام عالم میں پھرا ہوں۔ میں تین دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ جیسا عالم۔ خلیق۔ کریم۔ حلیم۔ مجاہد۔ صادق۔ اولوالعزم اور بلند ہمت انسان نہیں دیکھا۔ آپ زہد وتقویٰ میں اپنا نظیر نہیں رکھتے اور عالم ملکوت و ناسوت میں محترم ہیں۔ تم لوگ دعا کرو کہ اللہ تم پر اس عظیم الشان کی حقیقت بے نقاب کر دے۔

ورقہ بن نوفل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا۔

"لئن ادركني يومك لا نصرنك"

ترجمہ: اگر میں آپ کے ایام نبوت تک زندہ رہا تو آپ کی حمایت کروں گا۔

آپ کو ایک مجتہد ومجاہد کی حمایت کا موقعہ مل گیا ہے اس سے فائدہ اٹھایئے۔"

والسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف نے اس خط کا نام التذکرۃ والاعتبار والانتصار للابرار رکھا ہے۔

۱۔ کواکب ص ۱۴۴　۲۔ کواکب ص ۱۴۵　۳۔ الرد الوافر ص ۶۱

۴۔ کواکب ص ۱۵۵　۵۔ عُمری ص ۵۹۵　۶۔ عمری ص ۶۵۱

۷۔ الکاملی ابنِ تیمیہ قلمی　۸۔ کواکب ص ۱۵۶　۹۔ فوات الوفیات

۱۰۔ الرد الوافر ص ۷۳　۱۱۔ کواکب ص ۱۴۳　۱۲۔ الرّد ص ۳۶

۱۳۔ الکاملی، ابنِ تیمیہ (قلمی)　۱۴۔ کواکب ص ۱۵۶　۱۵۔ کواکب ص ۱۵۶

۱۶۔ کواکب ص ۱۴۳　۱۷۔ کواکب ص ۱۸۳　۱۸۔ کواکب ص ۱۵۸

۱۹۔ دُرر (ابنِ تیمیہ)　۲۰۔ البدایہ ج۔۱۴ ص ۷ و کواکب ص ۱۶۲

۲۱۔ دُرر کامنہ (ابنِ تیمیہ)　۲۲۔ کواکب ص ۱۶۲

۲۳۔ الرّد الوافر ص ۶۳　۲۴۔ الرّد والوافر ص ۳۸　۲۵۔ الرّد والوافر ص ۸۲

۲۶۔ دُرر کامنہ (ابنِ تیمیہ)　۲۷۔ فوات الوفیات　۲۸۔ کواکب ص ۱۵۹

۲۹۔ کواکب ص ۱۵۹　۳۰۔ کواکب ص ۱۶۰　۳۱۔ کواکب ص ۱۶۰

۳۲۔ کواکب ص ۱۶۰　۳۳۔ کواکب ص ۱۶۰　۳۴۔ کواکب ص ۱۶۰

۳۵۔ کواکب ص ۱۶۰　۳۶۔ الرّد ص ۷۲

۳۷۔ اس حملے کی وجہ یہ ہوئی کہ ۶۹۸ھ کے اواخر میں حلب کے نائب السلطنت سیف الدّین بلبان الطباخی نے ماردین کو فتح کرنے کے لیے ایک لشکر بھیج دیا۔ یہ شہر اس وقت غازانِ تاتاری کے ایک باجگذار سلطان نجم الدّین غازی بن قرا ارسلان (۷۱۲ھ) کی قلمرو میں شامل تھا۔ اس لشکر نے وہاں بہت خونریزی کی جس پہ غازان بھڑک اٹھا۔ اس وقت غازان آذربیجان میں تھا۔ وہاں سے شام کی طرف بڑھا۔ حمص کے قریب ۲۷ ربیع الاوّل ۶۹۹ھ کو پہلا مقابلہ ہوا۔ اس میں مصریوں کو شکست دی۔ ۳ ربیع الثانی ۶۹۹ھ کو ابنِ تیمیہ چند علماء کے ہمراہ غازان سے ملے اور پروانہ امن لے آئے۔ ۲۲ ربیع الآخر ۷۰۰ھ میں تاتاری دوبارہ حملہ آور ہوئے لیکن بارش اور ژالہ باری کی وجہ سے ۱۲ جمادی الاولیٰ کو واپس چلے گئے۔ ۷۰۲ھ میں سہ بارہ آئے اور دمشق کے قریب ایک مقام "شحب" میں انہیں شکست ہوئی۔ اس جنگ میں مجاہدین کے ایک لشکر کی قیادت ابنِ تیمیہ کر رہے تھے۔

۳۸۔ الکاملی ابنِ تیمیہ (قلمی)

۳۹۔ مسولینی آمر اطالیہ نے جنوری ۱۹۴۰ء میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں زندہ رہنے کے لئے سال میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ ضرور جنگ کرنا چاہیے۔

۱۴۰ ابن خلدون ج۔۵ ۱۴۱ دمشق کی ایک نواحی بستی

۱۴۲ دمشق اور طرابلس۔ شام کے درمیان پہاڑیوں کے ایک سلسلے میں سب سے اونچی پہاڑی کسرواں کہلاتی تھی۔ ان میں ایسے فرقے (مثلاً اسماعیلیہ۔ باطنیہ وغیرہ) آباد تھے جن کی ہمدردیاں تاتاریوں کے ساتھ تھیں اور ان لوگوں نے صلیبی جنگوں میں عیسائیوں کا ساتھ دیا تھا۔ انہوں نے پہاڑوں میں مضبوط قلعے بنا رکھے تھے جن سے نکل کر یہ اردگرد کے علاقے میں بار بار لُوٹ مار کرتے اور لوگوں کو غلام بنا کر بیچ ڈالتے تھے۔ ۲ محرم ۷۰۵ھ کو اسلامی فوج امیر جمال الدین آقوش الافرام اور امام ابنِ تیمیہ کی قیادت میں ان پہاڑیوں میں پہنچیں اور وہاں کے قبائل کو سخت سزا دی۔ (عُمری ص ۱۲۹)

۱۴۳ کوفہ سے تین میل دُور ایک شہر جو اب مِٹ چکا ہے اور وہاں اب نجف کا قصبہ ہے۔

۱۴۴ حروریہ: خوارج کا ایک فرقہ جو نجدہ بن عامر الحنفی (۶۹ھ) کا پیرو تھا۔ یہ شراب نوشی کی سزا کا قائل نہ تھا اور چھوٹے سے جُھوٹ کو بھی کفر سمجھتا تھا۔ (الملل۔ ج۔۱ ص ۱۲۲)

۱۴۵ الکاملی: ابنِ تیمیہ (قلمی) ۱۴۶ الکاملی: ابنِ تیمیہ (قلمی)

۱۴۷ (۱) جہمیہ: یہ لوگ جہم بن صفوان کے پیرو تھے۔ جہم ایرانی النسل تھا اور عقیدہ کے لحاظ سے جبریہ تھا اور کہتا تھا کہ انسان کا ہر فعل الٰہی مشیت سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ انسان افعال سیۂ وحسنہ پر مجبور ہے اور اختیار و استطاعت سے کلیۃً محروم۔ قدریہ کی طرح جہم حدوثِ قرآن کا قائل تھا۔ جنت وجہنم کو فانی تسلیم کرتا تھا اور خلیفۂ وقت کے خلاف جہاد و خروج کو مذہبی فرض قرار دیتا تھا۔ اس نے مُشرتح بن حارث کے ساتھ مِل کر نصر بن سیار پر لشکر کشی کی اور اسی جنگ میں ۱۲۸ء کو قتل ہوا۔ نصر بن سیار، مروان بن محمد (امیّہ کا آخری تاجدار) کی طرف سے نائب الحکومۃ تھا۔ (شہرستانی ص ۸۶)

(ب) صدریہ: یہ لوگ شیخ محمد القونوی کے متبع تھے۔ شیخ قونوی ابن عربی کے معتقدین میں سے تھا۔ اس کی تفسیر سورۂ فاتحہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن نے شائع کی ہے۔ اس کی چند اور تصانیف بھی ہیں۔ ۶۷۲ھ کو تقریباً ساٹھ برس کی عمر میں فوت ہوا اور مرنے سے پہلے وصیت کی کہ اسے ابنِ عربی کے پاس دفن کیا جائے لیکن بعض حالات کے ماتحت اس وصیت پر عمل نہ ہوسکا۔ اس کے مذہبی عقائد سے علماء اسلام متنفر تھے۔ (طبقاتِ کبریٰ۔ از شیخ عبدالوہاب ص ۲۰۳)

(ج) حلولیہ: اس جماعت کے مختلف فرقے تھے جن کا مقصد اسلام کے اصل الاصول یعنی توحید پر چوٹ لگانا تھا۔ یہ لوگ مختلف بزرگوں کو اللہ کا مظہر قرار دیتے تھے اور حضرت علیؓ کو اللہ کا اوتار تسلیم کرتے تھے۔ ان میں سے دو اہم فرقوں کے نام یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) سبائیہ: یہ لوگ عبداللہ بن سبا کے پیرو تھے۔ عبداللہ نے حضرت علیؓ کے متعلق پہلے نبوت اور پھر اُلوہیت کا عقیدہ وضع کیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد یہ کہا کرتا تھا کہ علیؓ فوت نہیں ہوئے بلکہ ان کا شیطان قتل ہوا ہے اور خود علیؓ مسیح کی طرح آسمان کی طرف اٹھالئے گئے ہیں۔

(ب) البیانیہ: پیروانِ بیانؔ بن سمعان تمیمی۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ امامت محمد بن حنفیہ سے آپ کے فرزند ابو ہاشم عبداللہ بن محمد کو ملی اور پھر بیان بن سمعان تک بذریعہ وصیّت پہنچی اور کہ آیہ ھٰذا بَیَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى میں اسی بیان کا ذکر ہے اس فرقے نے بیانؔ کی اُلوہیت کا بھی دعویٰ کیا۔ خالد بن عبداللہ والیِ عراق نے بیان کو موت کے گھاٹ اُتار دیا تھا۔

(کتاب الفرق فی الفِرق شیخ عبدالقاہر بغدادی) ص ۲۴۱-۲۵۰)

زیدیہ: یہ فرقہ زید بن علی بن حسن بن علی کی امات کا قائل تھا اور مُدعی تھا کہ یہ امامت زید کے لڑکے یحییٰ تک وراثتاً پہنچی۔ زیدؔ کی امامت پر پندرہ ہزار کوفیوں نے بیعت کر لی تھی اور اس نے ہشام بن عبدالملک کے مقرر کردہ والیِ عراق یعنی یوسف بن عمرؔ الثقفی پہ چڑھائی کر دی تھی۔ اس کے ساتھی بھاگ گئے اور یہ خود قتل ہو گیا۔ (الملل ج۔ا۔ص۔۱۵۴)

الکیسانیہ: یہ لوگ مختار بن ابی عبید الثقفی کے پیرو تھے جو لوگوں کو محمدؔ بن حنفیہ کی امامت کی طرف دعوت دیا کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ کوفہ الجزیرہ اور بلادِ ارمینیہ پر قابض ہو گیا اور ان لوگوں کی خبر لینا شروع کر دی جو امامؔ حسین کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ طاقت کے گھمنڈ میں آ کر اُس نے نبوّت کا دعویٰ کر دیا۔ محمد بن الحنفیہ نے اس پر لشکر کشی کی اور عراق سے بھاگ کر مکّہ میں پناہ جو ہُوا (تفسیر طنطاوی مصری)

شہرستانی لکھتا ہے کہ یہ لوگ حضرت علیؓ کے ایک مولیٰ کیسان کے پیرو تھے (الملل ج۔ا ص ۱۸۷)

اتحادیہ: یہ گروہ شیخ ابوبکر محمدؔ بن علی محی الدّین الطائی الحاتمی المرسی معروف بہ ابنِ عربی کی طرف منسوب ہے۔ ابنِ عربؔی وحدت الوجود کا قائل تھا اور کائنات کی ہر چیز کو مظہرِ الوہیّت قرار دیتا تھا۔ علماء کی ایک بھاری جماعت نے اس کے عقائد کو خلافِ اسلام قرار دیا جن میں امام ابنِ تیمیّہ بھی شامل ہیں۔ ابنِ عربؔی کی پیدائش ۵۶۰ھ اور وفات دمشق میں ۶۳۸ھ کو ہوئی۔

(مرٰۃ الجنان۔ از علامہ یافعی۔ ص۔ا)

تامسانیہ: یہ گروہ تلمسانی کا پیرو ہے۔ یہ ابنؔ سبعین کا ہمعصر تھا۔ علماء اسلام نے بعض عقائد کی بنا پر اس کے خلاف کفر کا فتویٰ دے دیا تھا لیکن یافعی مرآۃ الجنان ص ۲۱۶/۴ میں اس کی بہت تعریف کرتا ہے۔ (شذرات از ابن العماد ص ۴۱۲/۵)

سبعینیہ: یہ لوگ عبدالحق ابن سبعین المرسی الاندلسی کے پیرو تھے۔ یہ وحدتُ الوجود کا قائل تھا۔ اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وفات مکہ میں ۲۶۷ھ کو ہوئی (شذرات از ابن العماد ص ۳۲۹/۵)

یونسیہ ورجائیہ: خوارج وروافض نے اعمال کو جزوِایمان قرار دے کر تارک اعمال کو کافر و مخلّد فی النار قرار دیا ہے۔ معتزلہ نے گو تارک کو صریحاً کافر نہیں کہا لیکن آخرت میں تارکِ اعمال کو خالِد فی النار قرار دیا ہے۔ ان انتہا پسندوں کے ردِّعمل نے فرقہ رجائیہ پیدا کیا جن کے یہاں اعمال غیر ضروری ہیں۔ رجائیہ کے کئی فرقے تھے جن میں سے ایک یُونسیہ ہے۔ یہ گروہ بقول عبدالقاہر (الفرق فی الفرق ص ۱۹۱) یونس بن عون اور بقول یافعی (مرآۃ الجنان ص ۴۶/۴) یونس بن یوسف الشیبانی کا پیرو تھا۔ حافظ ذہبی نے ایک مقام پر شیخ یونس کو صاحب الکشف تسلیم کیا ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

ھٰذا شیخ الطائفة الیونسیة اولی الشطح و قلة العقل و کثرة الجھل البعد اللہ شرّھم

(شیخ یونس یُونسیہ جیسے گنوار کم عقل اور جاہل فرقے کا پیشرو ہے، خدا ان کے شر سے بچائے) شیخ یُونس کی وفات ۶۱۹ھ میں ہوئی (ملل ج ۱۔ ص ۱۴۰)

رفاعیہ: یہ گروہ شیخ احمد بن ابی الحسین کی طرف منسوب ہے۔ شیخ احمد عراق میں ۵۰۰ھ کو پیدا ہوا۔ عقائد میں شافعی المذہب تھا اور تواضع قناعت حِلم و دیگر اخلاق فاضلہ میں ضرب المثل تھا لیکن اس کے پیرو مکاری و فریب دہی کی وجہ سے بہت بدنام ہو گئے۔ یہ لوگ شعبدے دکھا کر (مثلاً آگ پر چلنا، درندوں پر سواری، سانپ پالنا وغیرہ) دنیا کو لوٹتے تھے۔ شیخ کی وفات ۵۷۸ھ میں ہوئی۔

(طبقات عبدالوہاب ص ۱۲۹/۱ و مرآۃ الجنان یافعی ص ۴۰۹/۳)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

تصانیف

آپ کی تصانیف کس قدر ہیں؟ ان میں سے کتنی شائع ہو کر ہم تک پہنچیں؟ ان کے اصلی نام کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں؟ ان سوالوں کا صحیح جواب بوجوہ مشکل ہے۔

تعداد تصانیف میں اختلاف

سب سے پہلی مصیبت یہ ہے کہ سوانح نگار تعداد تصانیف کے باب میں مختلف الاقوال ہیں۔ مثلاً فوات الوفیات میں جو فہرست دی گئی ہے اس میں نہ صرف ایک سو باسٹھ نام آئے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا ماخذ بھی یہی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ کواکب اور جلاً العینین میں صرف چند تصانیف کا ذکر ہے۔ شیخ عبداللہ بن رشیق (۷۴۹ھ) جو آپ کے کاتب اور آپ کی تصانیف کے جامع تھے لکھتے ہیں کہ جیل خانہ میں آپ کی تصانیف ضبط کی گئیں تو چودہ گٹھڑیاں نکلیں۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ جیل میں ہر روز حافظہ کی مدد سے اس قدر لکھ جاتے تھے کہ ایک کاتب دن بھر میں اسے نقل نہیں کر سکتا تھا۔ ابو حفص عمر البزار (۷۴۹ھ) کہتا ہے کہ امام کی تصانیف کو شمار کرنا مشکل ہے۔ میں جہاں بھی گیا آپ کی کتابیں دیکھنے میں آئیں۔ (کواکب۔ص ۱۵۳)

عبدالہادی بن قدامہ (۷۴۴ھ) کہتے ہیں کہ متقدمین و متاخرین میں سے کسی نے بھی اتنی کتابیں نہیں لکھیں پھر لطف یہ کہ ان میں سے بیشتر جیل میں لکھیں جہاں ان کے پاس کوئی امدادی کتاب موجود نہ تھی (ایضاً)

برزالی تعداد تصانیف تین سو بتاتے ہیں۔ (معجم الشیوخ)۔

ابوالوفا ابراہیم بن محمد بن الخلیل فرماتے ہیں۔

بلغت مولفاته فی حال حیاته نحو خمسمائة مجلدا او نحرها.

یعنی آپ کی تصانیف آپ کی زندگی میں پانسو جلدوں کے لگ بھگ پہنچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکی تھی۔ (الرّد ۔ص ۹۷)

حافظ ذہبی کہتے ہیں۔

و لعل تصانیفه فی هذا لوقت تکون اربعة ألاف کراس او اکثر.

اس وقت آپ کی تصانیف چار ہزار کراسے یا اس سے بھی زائد ہیں۔

(الرد ص ۱۷)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

جمعت مصنفانه فوجد تها الف مصنف ثم رایت له مصنفات اخرای.

میں نے ان کی تصانیف جمع کیں تو تعداد میں ایک ہزار نکلیں۔ظاہر ہے کہ ان متضاد بیانات کی بنا پر کسی صحیح نتیجہ تک پہنچنا مشکل ہے۔

اختلاف کی وجوہ

اس اختلاف کے اسباب کی دریافت چنداں مشکل نہیں اول خود حضرت شیخ اپنی تصانیف کی جمع و ترتیب پر کبھی متوجہ نہیں ہوئے۔ دوم۔ ان کی اکثر تصانیف کی حیثیت زیادہ تر فتاوی کی تھی جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا۔حضرت شیخ نے اس کا جواب لکھ کر سائل کے حوالے کر دیا۔اس طرح ان کی اکثر تحریرات جا بجا بکھر گئیں شاگردوں اور نیاز مندوں نے لاریب ان کی فراہمی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہوگا لیکن اس زمانہ میں مطابع موجود نہ تھے کہ ہر تحریر و تصنیف کا محفوظ یا شائع ہو جانا آسان ہوتا۔اس وجہ سے اکثر تصانیف یکجا نہ ہو سکیں۔اور سب سوانح نگاروں کو پوری تصانیف نہ مل سکیں۔اس کی تصدیق حافظ ذہبی کے محولہ بالا قول سے بھی ہوتی ہے حافظ ذہبی نے جمع و ترتیب کا پورا اہتمام کیا۔تو تصانیف ایک ہزار تک پہنچ گئیں لیکن وہ خود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ان کی چند اور تصانیف بھی نظر سے گزریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضخامت کا مسئلہ

تصانیف کی ضخامت کے باب میں ایک پیچیدگی ''کراسہ'' کے لفظ سے پیدا ہوگئی ہے۔ کراسہ کے معنی ''جزو کتاب'' ''رسالہ'' یا ''چھوٹا سا مجموعہ'' بتائے گئے ہیں لیکن جزو کی کوئی معین ضخامت نہیں بتائی گئی۔ بعض کراسہ کو آٹھ صفحات بتاتے ہیں اور بعض سولہ صفحات کا۔ نیز اس باب میں تقطیع کا مسئلہ غیر معین ہے۔ اگر صفحات کراسہ کی تعداد معین بھی کر لی جائے تو جب تک کاغذوں کی تقطیع کا فیصلہ نہ ہو کتاب کی ضخامت کا صحیح اندازہ مشکل ہے۔

مجلّدات کا اختلاف

شیخ کی بعض تصانیف کی تعداد مجلدات میں بھی اختلاف ہے مثلاً

۱۔ صاحب فوات الوفیات نے منہاج الاستقامہ کی ایک جلد بتائی ہے لیکن ابوحفص عمر اس کی پانچ جلدیں بتاتے ہیں۔

۲۔ جلاالعینین میں تخلیس التلبیس کی سات جلدیں بتائی گئی ہیں لیکن ابوحفص عمر اس کی بیس جلدیں بتاتے ہیں۔

۳۔ ابن بطوطہ نے تفسیر قرآن کی چالیس جلدوں کا ذکر کیا ہے لیکن ابن قدامہ نے لکھا ہے کہ تیس جلدیں تھیں۔ ساتھ ہی کہا ہے کہ بعض جلدیں محفوظ نہ رہیں ورنہ پوری تفسیر پچاس جلدوں میں تھی۔

۴۔ جلاء العینین میں منہاج السنۃ کی دو جلدیں بتائی گئی ہیں۔ فوات الوفیات نے چار جلدیں لکھی ہیں اور چھپی ہوئی کتاب چار ہی جلدوں میں ہے۔

۵۔ ابوحفص کے قول کے مطابق فتاوٰی کی جلدیں سترہ تھیں لیکن فوات الوفیات میں تیس بتائی گئی ہیں۔

۶۔ ابوحفص عمر نے بیان موافقہ صریح المعقول لصحیح المنقول کی سات جلدیں بتائی ہیں حالانکہ یہ کتاب منہاج السنہ کے حاشیے پر چار جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلافِ اسماء

کتابوں کے ناموں میں بھی اختلاف کے باعث پیچیدگیاں پیدا ہوئیں اور بعض سوانح نگار ایک کتاب کا ذکر دو مرتبہ کر گئے۔ مثلاً

ا۔ صاحب کشف الظنون اور جمیل بیگ نے کتاب التوسل بالنبی اور کتاب الوسیلہ کو دو علیحدہ کتابیں قرار دیا ہے حالانکہ یہ ایک کتاب ہے۔

۲۔ اثبات المعاد۔ قاعدہ فی تحریم السماع۔ رسالۃ فی العرش۔ رسالۃ فی حق اللہ وحق رسولہ وحقوق عبادہ۔ شمول النصوص للاحکام اور العقیدۃ الواسطیہ کا شمار بھی ایک سے زائد مرتبہ ہوا ہے۔"

۳۔ منہاج السنہ اور الرد علی الروافض والامامیۃ وابن المطہر ایک ہی کتاب کے مختلف نام ہیں لیکن الکتبی انہیں علیحدہ علیحدہ شمار کرتا ہے۔

۴۔ صاحب کشف الظنون مندرجہ ذیل تین وصایا کو مصنفات امام میں شمار کرتا ہے۔

ا۔ وصیۃ لابن المہاجری۔

ب۔ وصیۃ للتجیبی۔

ج۔ وصیۃ لابی القاسم النسبتی۔

لیکن اس وقت جو وصایا طبع ہو کر ہم تک پہنچی ہیں۔ وہ صرف دو ہیں۔ اور ان کے اسماء یہ ہیں۔

ا۔ الوصیۃ الکبریٰ۔

ب۔ الوصیۃ الصغریٰ۔

قول راجح

امام برزالی کے قول [1] کے مطابق آپ کی تصانیف تین سو کے لگ بھگ تھیں۔ ابراہیم بن محمد خلیل الحلبی [2] پانسو بتلاتا ہے اور حافظ ذہبی [3] اس تعداد کو ایک ہزار تک پہنچا دیتا ہے یہاں قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ قولِ راجح کونسا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی کے بیان کی تصدیق کسی اور ماخذ سے نہیں ہوتی۔ ہم ذہبی جیسے محدث و عالم باعمل پر دروغ بانی کا الزام بھی عائد نہیں کر سکتے اس لیے آپ کے قول کی اگر کوئی توجیہہ ہو سکتی تو وہ یہی کہ امام نے مختلف مسائل پر چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے ہوں گے۔

جن کی حیثیت اس وقت مستقل کتابوں کی ہوگی (ظاہر ہے کہ آج بھی فتاوٰی اور رسائل (مجموعے) کی ہر بحث کو الگ کتابی صورت دے دی جائے تو تعداد ہزار سے بڑھ جائے گی بعد میں جب آپ کے ارادت مندوں کو تصانیف کی حفاظت کا خیال آیا تو کئی رسالوں اور کراسوں کو ملا کر ایک کتاب بنادی اور اس طرح تصانیف کی تعداد کم ہو کر پانچ سو تک رہ گئی۔

امام برزالی کے قول کی توجیہہ تلاش کرنا دشوار نہیں۔ امام کے زمانے میں طبع ونشر کی موجودہ سہولتیں میسر نہ تھیں اس لیے کسی تحریر کا معرض وجود میں آتے ہی تمام متلاشیان علم تک پہنچنے کا امکان بہت کم تھا۔ یہ ممکن ہے کہ کسی روز امام نے کسی عراقی کو کوئی طویل تحریر بجواب استفسار لکھ کر دے دی ہو اور اہل دمشق کو پتہ تک نہ چلا ہو اس لیے اگر برزالی کے علم میں معجم الشیوخ لکھتے وقت صرف تین سو تصانیف تھیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ برزالی بہت سی ایسی تحریرات سے ناآشنا تھے جو مختلف اسلامی ممالک میں وقتاً فوقتاً جا چکی تھیں چونکہ نشر و اشاعت کے موجودہ وسائل اس وقت موجود نہ تھے اس لیے برزالی کی یہ لاعلمی قابل درگزر ہے۔

ابو الوفا ابراہیم بن محمد کے بیان کی تصدیق بعض دیگر منابع سے بھی ہوتی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ امام کی تصانیف پانچ سو کے لگ بھگ تھیں جن میں سے تقریباً پچاس ساٹھ آج چھپ چکی ہیں۔ اگلے صفحات میں کوئی چار سو پچاسی تصانیف کا ذکر ہے۔

استعذار

محولہ بالا مشکلات کے پیشِ نظر امام کی تصانیف کی کوئی ایسی فہرست تیار کرنا جس میں تمام اسماء آ جائیں اور وہ تکرار اسماء اور دیگر لغزشوں سے بھی پاک ہو بہت مشکل ہے۔ میں نے مہینوں کی تلاش و جستجو کے بعد مندرجہ ذیل فہرست تیار کی ہے لیکن یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ میرے نتائج تلاش قابل اعتماد نہیں۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ میں نے کسی ایسی کتاب کو دو دفعہ درج کر دیا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا اصلی نام کچھ اور ہو اور طبع ہونے کے بعد بدل گیا ہو یا کوئی تحریر فتاویٰ یا مجموعہ الرسائل میں آ چکی ہو اور اس کا علیحدہ ذکر کر دیا گیا ہو۔

۱۔ البدایہ۔ج۔۱۴۔ص ۲۲۹ ۲۔ معجم الشیوخ ۳۔ الرّد الوافر۔ص۔۹۶

۴۔ الرّد الوافر۔ص۔۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست تصانیف

ا

الاعتراضات المصريه على الفتوى الحمويه و جوابها.

اثبات المعاد.

اجوبة القرآن.

ابطال الكلام النفسانى.

اثبات الصفات والعلوم والاستواء (۲ جلد)

ابطال الكيميا.

اقتضاء الصراط المستقيم.

اجازة لا هل سبته.

اجازة لا هل غرناطه.

اجازة لا هل اصفهان.

اجازة بعض اهل تبريز.

اجوبةمسائل السلط.

الامامت والسياست.

الاختيارات العلميه.

اقوم ما قيل فى القضاء و القدر وا لتعليل.

الارادة والامر.

الاكليل فى المتشابه والتاويل.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجوبة كون جهة السموت كرسية و سبب قصد القلوب العلو.

اهل البدع هل يصلى خلفهم.

اصحاب الصفة.

اقامة الدليل على ابطال التحليل.

ايضاح الدلالة فى عموم الرسالة.

اربعون حديثا.

الاشباه والنظائر.

ب

بيان حل اشكال ابن حزم الوارد على الحديث.

ت

تفسير سوره سبح اسم ربك الاعلىٰ.

- 〃 والشمس.
- 〃 والقلم.
- 〃 الفجر.
- 〃 البلد.
- 〃 اقراء باسم ربك.
- 〃 لم يكن.
- 〃 الكافرون.
- 〃 تبت.
- 〃 المعوذتين.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ٭ ٭ الاخلاص.
- ٭ ٭ کوثر.

تحقيق الاثبات في الاسماء و الصفات.

تعليقه على فتوح الغيب للجيلاني.

تحريم السماع.

التحرير في مسئلة الحصر.

التحفة العراقية.

تنبيه الرجل الغافل علىٰ تموية الجدل الباطل.

تفصيل الاجمال فيما يحب الله من صفات الكمال.

التبيان في نزول القرآن.

تناسى الشدائد في [illegible] العقائد.

التسمية على ال[illegible]

تحريم دخول ال[illegible] بلا مئزر في الحمام.

تيسير العب[illegible] [illegible]باب الضرورات بالتيم[illegible] [illegible]جمع بين الصلاتين لنم[illegible]

تارك المثاني و [illegible]

تحريم الشبابة.

تحريم الحشية المغيبة

تحريم اقسام المغرمين بالغرائم المعجمة.

تخليس التلبيس من تاسيس التقدليس.

(۷ جلد بقول فوات ۲۰ جلد)

تلبيس الجهمية في تاسيس بدعهم الكلاميه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض العقل والنقل.

التفضيل بين التكفير و التضليل.

تخذيل اهل الانجيل.

ج

الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح.

جواب ما اورده كمال الدّين الشريشى علىٰ كتابه تعارض العقل و النقل.

جواب فى تعليل مسئلة الافعال.

جواب فى مسئالة القرآن هل هو حرف وصوت.

جواب فى العزم علىٰ لمعصية هل يعاقب العبد عليه.

جواب سوال الرحبة.

الجوامع فى السياسة الألهية والآيات النبوته.

جواب اهل العلم والايمان.

جبل لبنان كا مثاله من الجبال.

جواب من حلف لا يفعل شيئا على المذاهب الاربعة ثم طلق ثلاثا فى الحيض.

جواز المسح على الخفين المنخرقين.

جواز الاستجمار مع وجود الماء.

جواب من تفقه فى مذهب و وجد حديثا صحيحا هل يعمل به ام لا .

جواب فى ترك التقليد فيمن يقول مذهبى مذهب النبى وليس انا محتاج الى تقليد الاربعه.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب فی الاجماع و خیر المتواتر.

جواب فی رؤیا النساء ربھن فی الجنة.

جواب کون الشی جهة العلة مع کونه لیس بجوهر ولا عرض معقول او مستحیل.

جواب من قال لا یمکن الجمع بین اثبات الصفات علی ظاهر ها مع نفی التشبیه.

جواب من حلف بالطلاق الثلث ان القرآن حرف و صوت.

جواب فی قول بعض الفلاسفة ان معجزات الانبیاء قوی نفسیانیه.

جواب الرسالة الصفدية.

جواب عن لو.

ح

الحلال و الحرام فی الطلاق.

الحجج العقلية و النقلية فی الرد علیٰ الجهمية و الصوفية.

الحسبة فی الاسلام.

خ

خلاف الامة.

خطاء القول بجواز المسح علَی الخفین.

د

درجات الیقین.

الدر المنثور فی زیارة القبور.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ز

ذم الوسواس.

ر

رسالة على الاستعاذة والبسملة.

رسالة فی تفسیر قولہٖ تعالیٰ مثلهم كمثل الذى .... الخ

" " " " " ومن رغب عن ملّة ابراهيم ....الخ

" " " " " ومن حيث خرجت فول وجهك... الخ

" " " " " فمن تمتع بالعمرة الى الحج.

" " " " " فمن اضطر غير باغ ولا عاد.

" " " " " والوالدات يرضعن اولادهن.

رسالةفی تفسیر آية الكرسى

رسالة فی تفسیر قولہٖ تعالیٰ ومن الناس من يقول امنا بالله ... الخ

" " " " " يا ايها الناس اعبدو ربكم ... الخ

" " " " " الذين ياكلون الربا.

" " " " " وما يعلم تاويله الا الله.

" " " " " شهد الله انه لا اله الا هو.

" " " " " منه أيات محكمات.

" " " " " افغير دين الله يبغون.

" " " " " وكاين من نبى قاتل معه ... الخ

" " " " " وما اصابك من حسنة فمن الله.

" " " " " واذا حييتم بتحية.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالۃ فی تفسیر قولہٖ تعالیٰ ومن یقتل مومناً متعمداً.

〃 〃 〃 〃 〃 اذاقمتم الی الصلوٰۃ.

〃 〃 〃 〃 〃 فلما جنّ علیه اللیل.

〃 〃 〃 〃 〃 وکیف اخاف ما اشرکتم.

〃 〃 〃 〃 〃 لا احب الأفلین.

〃 〃 〃 〃 〃 لا تدرکه الابصار.

〃 〃 〃 〃 〃 واذ اخذربك من بنی آدم من ظهورهم ... الخ

〃 〃 〃 〃 〃 واختار موسیٰ من قومه سبعین رجلا.

〃 〃 〃 〃 〃 یا ایها النبی حسبك الله.

〃 〃 〃 〃 〃 وان احد من المشرکین استجارك فاجره.

〃 〃 〃 〃 〃 فاتموا الیهم عهدهم.

〃 〃 〃 〃 〃 انما الصدقات للفقراء.

〃 〃 〃 〃 〃 وما کان المومنون لینفروا کافة.

〃 〃 〃 〃 〃 کتاب احکمت آیاته.

〃 〃 〃 〃 〃 افمن کان علیٰ بینة من ربه.

〃 〃 〃 〃 〃 خالدین فیها ما دامت السمٰوٰت والارض.

〃 〃 〃 〃 〃 ولا یزالون مختلفین الامن رحم ربك.

〃 〃 〃 〃 〃 وما ابری نفسی.

〃 〃 〃 〃 〃 ولقد همت به وهم بها.

〃 〃 〃 〃 〃 حتیٰ اذا استیاس الرسل.

〃 〃 〃 〃 〃 قل هذه سبیلی ادعوا الی الله.

〃 〃 〃 〃 〃 ویسبح الرعد بحمده.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسالة فی تفسیر قولهٖ تعالیٰ　افمن یعلم انما انزل الیك من ربك الحق الخ

〃 〃 〃 〃 〃　ولقد اتیناك سبعا من المثانی.

〃 〃 〃 〃 〃　هذا صراط علی مستقیم.

〃 〃 〃 〃 〃　ان فی ذالك لاية لقوم يتفكرون (سورة النحل)

〃 〃 〃 〃 〃　ولقد نعلم انهم یقولون.

〃 〃 〃 〃 〃　ضرب الله مثلا عبدا مملوکا.

〃 〃 〃 〃 〃　ولقد نعلم انهم یقولون

〃 〃 〃 〃 〃　لااله الا انت سبحانك.

〃 〃 〃 〃 〃　انکم وما تعبدون من دون الله.

〃 〃 〃 〃 〃　وما ارسلنا قبلك من رسول ولا نبی.

〃 〃 〃 〃 〃　ومن عاقب بمثل ما عوقب به.

〃 〃 〃 〃 〃　الزانی لا ینکح الا زانية.

〃 〃 〃 〃 〃　قل للمومنین یغضو من ابصارهم.

〃 〃 〃 〃 〃　انما اوتیته علی علم عندی.

〃 〃 〃 〃 〃　تلك الدار الاخرة نجعلها للذین.

〃 〃 〃 〃 〃　الم احسب الناس.

〃 〃 〃 〃 〃　ان الصلوٰة تنهیٰ عن الفحشاء. ... الخ

〃 〃 〃 〃 〃　ولا تجادلوا اهل الکتب الا بالتی هی احسن.

〃 〃 〃 〃 〃　ان الشرك لظلم عظیم.

〃 〃 〃 〃 〃　وجعلنا هم ائمة یهدون بامرنا.

〃 〃 〃 〃 〃　اذکر وانعمت الله علیکم الخ

(اس میں قصہ خندق کا ذکر ہے)

〃 〃 〃 〃 〃　فلا تسالون عما اجرمنا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فی تفسیر قولہٖ تعالیٰ ثم اورثنا الذین اصطفینا من عبادنا.

〃 〃 〃 〃 〃 والذین کفر والھم نار جھنم.

〃 〃 〃 〃 〃 رفیع الدرجات.

〃 〃 〃 〃 〃 افلم یسیروا فی الارض. (سورہ غافر)

〃 〃 〃 〃 〃 لیس کمثلہ شیء.

〃 〃 〃 〃 〃 قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین.

〃 〃 〃 〃 〃 ولقد اخترنا ھم علیٰ علم .

〃 〃 〃 〃 〃 وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون.

〃 〃 〃 〃 〃 حتیٰ اذا بلغت الحلقوم.

〃 〃 〃 〃 〃 وما یکون من نجوٰی ثلاثہ.

〃 〃 〃 〃 〃 اذا جاء کم المومنات مھاجرات فاما تحنوھن

〃 〃 〃 〃 〃 لنخرجنك یا شعیب والذین اٰمنوا.

〃 〃 〃 〃 〃 وان لیس للانسان الا ما سعٰی.

رسالة فی الخضر ھل مات او ھو حیّ.

رسالة فی ان اسمعیلؑ ھو الذبیح.

رسالة فی حدیث من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب.

رسالة فی الا حتجاج بالقدر.

رسالة فی اوقات النھی والنزاع فی ذوات الاسباب و غیرھا.

رسالة فی یزید ھل یسب ام لا .

رسالة فی الزوال و اختلاف وقتہ با ختلاف البلدان.

رسالة فی اجتجاج الجھمیة والنصارٰی بالکلمة.

رسالة فی اللقاء وما وردفیہ فی القران.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فی الاشتغال بکلامه الله وا سمائه و ذکره.

رسالة فیمن عزم علیٰ فعل محرم ثم مات.

رسالة فی الذوق والوجد الذی یذکره الصوفیه.

رسالة الاربلیته فی الاستواء والنزول هل هو حقیقة ام لا.

رسالة فی غض البصرو حفظ الفرج.

رسالة فی القرآن.

رسالة فی الاستطاعة.

رسالة فی قرب الرب من عابدیه و داعیه.

رسالة فی الاستواء وابطال قول من تاوله بالاستیلا.

رسالة فی عصمة الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام.

رسالة فی العین والقلب و احواله.

رسالة هل کان النبی قبل الرسالة نبیاً.

رسالة هل کان النبی قبل الوحی متعبدا بشرع من قبله.

رسالة فی ذی الفقار.

رسالة فی وجوب العدل علیٰ کل واحد.

رسالة فی کفر فرعون.

رسالة فی ان کل حمدوذم للمقال والافعال لا بدان یکون بکتاب الله وسنة رسوله.

رسالة فی فضل السلف علی الخلف.

رسالة فی حق الله وحق رسولهٖ و حقوق عباده.

رسالة فی عقیدة الاشعریة والماتریدیة والحنفیة.

رسالة فی ان مبدالعلم الالٰهی عند النبی هو الوحی.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فی الایمان هل یزید و ینقص.

رسالة فی المظالم المشترکة.

رسالة فی العرش والعالم هل هو کروی الشکل ام لا.

رسالة فی الجنه والامکان العالم.

رسالة فی جواب محی الدین الاصفهانی.

رسالة فی المبانیة بین الله و بین خلقه.

رسالة فی قوله امرت ان اخاطب الناس علی قدر عقولهم.

رسالة فی اصول الدین للعدویه.

رسالة فی الاصول لا هل جیلان.

رسالة لا هل قبرص تتضمن قواعد دینیة اصولیة.

رسالة فی حال الحلّاج.

رسالة فی العباس و بلال الهما افضل.

رسالة لا هل تدمر.

رسالة فیمن قال ان بعض مشائخنا احیائنا

رسالة فی فضائل الائمة الاربعة.

رسالة فی ذبائح اهل الکتاب.

رسالة فی اهداء الثواب للنبیؐ.

رسالة فی قوله کما صلیت علیٰ ابراهیم.

رسالة اجوبة مسائل اصفهان.

ممکن ہے۔ یہ رسالہ اور رسالۃ فی جواب محی الدین الاصفہانی۔ ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

رسالة فی حقیقة الکلام الالٰهی.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فی اجوبة مسائل الاندلس.

رسالة فی ارض الموات اذا احیاها ثم عادت.

رسالة فی النهی عن اعیاد النصاریٰ.

الرسالة المدنیه.

الرسالة المصریه.

الرسالة البغدادیه.

رسالة الیٰ اهل البصره.

رسالة کتبها الیٰ القاضی السروجی.

الرسالة العددیة کتبها الیٰ بیت الشیخ عدی بن مسافر.

رسالة الیٰ بیت الشیخ جا شنکیر.

رسالة کتبها الیٰ ملك قبرص.

رسالة الیٰ البحرین و ملوك العرب.

رسالة لا هل العراق.

رسالة الیٰ ملك مصر. ممکن ہے یہ اور رسالة المصریه ایک ہی ہوں لیکن مصنف عقود الجواہر نے دو علیحدہ علیحدہ رسائل تسلیم کئے ہیں۔

رسالة الی ملك حماه.

الرسالة البعلبکیه.

رسالة فی الفرق بین ما یتاول ومالا یتاول من النصوص.

رسالة فی المسالة الحرفیة.

الرد علیٰ فلسفه ابن رشد.

الرسالة السبعینیه.

رسالة تکسیر الاحجار.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالة فی اثبات وجود النفس بعد الموت.

رسالة فی عرض الادیان عند الموت.

رسالة فی المفاضلة بین الغنی الشاکر و الفقیر الصابر.

رفع الملام عن الائمة الاعلام.

رفع الحنفی یده.

رسالة الاستغاثة.

رسالة فی الغیبة.

رسالة العبادات الشرعیه والفرق بینها و بین البدعة.

روس فی کلام الامام احمد فی الاصول.

رسالة الاجماع والافتراق فی الحلف با طلاق.

ز

زواجر لطیف[1] الرد علی الفلاسفة. (۴ جلد)

س

السیاسة الشرعیه فی اصلاح الراعی و الرعیه.

ش

شرح اول المحصل للفخر.

شرح دعاء ابی بکرؓ.

شرح رسالة ابن عبدوس.

شرح لعمدة (۴ جلد)

شرح المحرر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح عقيدة الاصفهانى.

شرح علىٰ اول كتاب الغزنوى.

شرح مسائل من الاربعين للرازى.

شرح حديث كان الله ولم يكن شىء قبله.

شرح حديث النزول.

صاحب الفوات نے "هل الاستواء والنزول حقيقة" علیحدہ کتاب دی ہے ممکن ہے ایک ہی ہوں۔

شرح حديث فحاج آدمؑ موسیٰؑ.

شرح حديث جبريل فى حديث الايمان والاسلام.

شرح حديث ابى زر فى منيرية ثالث.

شمول النّصوص.

ص

صلوٰة بعض اهل المذاهب خلف بعض.

الصلوٰت المبتدعة.

صداقت الرّسول.

الصارم المسلول علىٰ شاتم الرّسول.

یہ کتاب ۲۲ فصول پر مشتمل ہے اور تعداد صفحات ۶۰۰ ہے کہتے ہیں کہ ایک مسیحی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس پر ابن تیمیہ نے یہ کتاب لکھی۔ آپ کا فیصلہ یہ ہے کہ شاتم رسول کو قتل کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل واقعات سے استشہاد کرتے ہیں۔

ا۔ الاعمیٰ صحابی نے ایک عورت کو سبِّ رسول کی وجہ سے قتل کر ڈالا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔کعب بن اشرف کواسی جرم پر محمدؓ بن مسلمہ (۴۳۔۴۴ھ) نے مار ڈالا تھا۔

یہ ہر دو واقعات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہوئے تھے۔

۳۔عصماء بنت مروان کو نبی خطمہ کے ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر قتل کر ڈالا وہ بھی اسی جرم کی مرتکب ہوئی تھی۔

۴۔ابوعفک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو لکھا کرتا تھا جنگ بدر کے بعد اسے سالمؓ بن عمیر نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۵۔انس بن زنیم نے رسول ﷺ کی ہجو لکھی۔ آپ نے اس کی موت کا فیصلہ دے دیا۔ وہ تنگ آ کر مدینہ پہنچا۔ تائب ہوا اور چند اشعار مدح رسول میں لکھے۔

۶۔فتح مکہ کے روز چار آدمیوں کے سوا باقی تمام اسلام لے آئے۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کے قتل کے احکام نافذ کر دیئے اور ان کا انجام یوں ہوا۔

ا۔عبداللہ بن اخطل کو سعید بن حارث (۱۵ھ) نے مسجد کعبہ میں مار ڈالا۔

ب۔مقیش بن صبابۃ پر سرِ بازار ہجوم حملہ آور ہوا اور وہ کیفر کردار کو پہنچ گیا۔

ج۔عکرمہ بن ابی جہل (۱۳ھ) کشتی میں محوِ تفریح تھا کہ یکا یک طوفان نے آلیا۔ سخت گھبرایا بمشکل ساحل تک پہنچا اور فوراً مدینہ میں پہنچ کر اسلام قبول کر لیا۔

د۔عبداللہ بن ابی سرح پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب تھا۔ پھر مرتد ہو گیا۔ جب اس پر وسعتِ ارض تنگ ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دوبارہ تائب ہوا۔

دو مطرب لڑکیاں حضور ﷺ کی ہجو گایا کرتی تھیں۔ ایک قتل ہو گئی اور دوسری نے تائب ہو کر جان بچائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوسفیان بن حارث (۲۰ھ) اور بُحیر بن زہیر (۱۸ھ) آپ کی ہجو کیا کرتے تھے۔ ان کے احکام موت نافذ ہوئے لیکن یہ تائب ہو کر بچ گئے۔

رؤسا قریش میں سے عاص بن وائل ابن عبد یغوث۔ ولید بن مغیرہ اور حارث بن قیس بدترین اعداء رسول تھے تمام کے تمام قتل ہوئے۔

جب رسول ﷺ کے خطوط قیصر و کسریٰ کے پاس پہنچے تو قیصر نے عزت کی لیکن کسریٰ نے خط پھاڑ ڈالا۔ خدا نے اول الذکر کی سلطنت کو مدتوں باقی رکھا اور سلطنتِ کسریٰ کے ٹکڑے اڑا دیئے۔ (الصارم۔۵۔۱۰۴)

ط

الطّلاق البدعی لا یقع.

ع

العقیدة الواسطیة.

العقیدة الحوفیة.

العبودیه.

العقود المحرمة.

ف

الفرقان بین الحق و الباطل.

الفرقان بین اولیاء الشیطان والرحمٰن.

الفتیا الحمویة الکبریٰ.

ابن ہادی فرماتے ہیں کہ آپ کے دو حمویہ ہیں۔ کبریٰ وصغریٰ۔

الفتیا الحومیة الصغریٰ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتیا المراکشیة.

الفتیا البغدادیه (ممکن ہے رسالة بغدادیہ اور یہ ایک ہی ہوں)

الفتیا الکیلانیة.

الفتیا التدمریة ("رسالة لا هل تدمر" ممکن ہے ہردو ایک ہی ہوں)

الفتیا البعلبکیة.

الفتیا الازهریة.

الفتیا القادریة.

فتیا فی مسئلة العلو.

فی الحلال.

فی زیارت بیت المقدس.

فی معنی القیاس.

فی الکلام علَی الفطرة.

فی الکلام علی القُصّاص.

فی سنة الجمعة.

فی فضائل ابی بکرؓ و عمرؓ.

فی حجة النبی صلی الله علیه وآله وسلم.

الفرق المبین بین الطلاق و الیمین.

فی شراء السلاح بتبوك و شرب السویق بالعقبة.

فتاوی ابن تیمیه. ۵۰ جلد۔ بقول ابو حفص عمر ۱۷ جلد اور بقول الکتبی ۳۰ مجلدات۔

اس فتاوی میں کئی اور رسائل۔ قواعد۔ فتوی شامل ہیں۔

جن کا ذکر یہاں علیحدہ ہوا ہے۔

الفتح علی الامام فی الصلوٰة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ق

قاعدة فی القرآن.

قاعدة فی فضائل القرآن.

قاعدة فی اقسام القرآن.

قاعدة فی امثال القرآن.

قاعدة فی الفاتحة و فی الاسماء التی فیها.

قاعدة فی تفسیر اول البقرة.

قاعدة فی ایاك نعبد و ایاك نستعین.

قاعدة فی ابطال قول الفلاسفة بقدم العالم.

قاعدة فی الواحده یصدر عنه الا الواحد.

قاعدة فی القضایاالوهمیة.

قاعدة فیما یتنا هی وما لا یتناهی.

قاعدة فی ان خوارق العادات لا تدل علی الولایة.

قاعدة فی اثبات کرامات الاولیاء.

قاعدة فی ان الایمان والتوحید یشتمل علی مصالح الدنیا والأخرة.

قاعدة فی ان مخالفة الرسول لا تکون الا عن ظن و اتباع هوٰی.

قاعدة فی الصبر و الشکر.

قاعدة فی الرضی.

قاعدة فی ان کل اٰیة یحتج به مبتدع فیها دلیل علیٰ فساد قوله.

قاعدة فی تفصیل صالحی الناس علیٰ سائر الاجناس.

قاعدة فی الخلوات والفرق بین الخلوة الشرعیة والبدعیة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی لباس الخرقة.

قاعدة فی الصعیدیة.

قاعدة فی الفقراء والصوفیة ایهم افضل.

قاعدة فی محبة الله للعبد و محبة العبدلله.

قاعدة فی الاخلاص والتوكل.

قاعدة فی الشیوخ الاحمدیة.

قاعدة فی شرح اسماء الله الحسنیٰ.

قاعدة فی قوله ستفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة.

قاعدة فی الاستغفار و شرحه.

قاعدة فی ان الشریعة والحقیقة متلازمان.

قاعدة فی الخلة والمحبة یهما افضل.

قاعدة فی العلم المحكم.

قاعدة فی خلافة الصدیقؓ.

قاعدة فی فیما لكل امة من الخصائص و خصائص هذا الامة.

قاعدة فی الكلیات.

قاعدة فی الغنا و الاصطلام.

قاعدة فی العلم والحلم.

قاعدة فی الاقتصاص بالدعاء.

قاعدة فی تزكیة النفوس.

قاعدة فی كلام ابن العریف فی التصوف.

قاعدة فی الزهد والورع.

قاعدة فی الایمان و التوحید.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی امراض القلوب و شفاء ها.

قاعدة فی السیاحة و معناها.

قاعدة فی خلة ابراهیم علیه السلام.

قاعدة فی من امتحن فی الله و صبر.

قاعدة فی الصفح الجمیل والهجر الجمیل و الصبر الجمیل.

قاعدة فی اقتران الایمان با لاحتساب.

قاعدة فی الرد علی اهل الاتحاد.

قاعدة فی الصبر المحمود والمذموم.

قاعدة فی ما تتعلق برحمة الله فی ارسال محمدؐ و ان ارساله اجل النعم.

قاعدة فی العمرة المکیة.

قاعدة فی الکلام علی المرشد.

قاعدة فی کلام الجنیدؒ.

قاعدة فی التسبیح و التحمید و التهلیل.

قاعدة فی توحید الشهادة.

قاعدة فی القواعد الخمس.

قاعدة فی القدریة.

قاعدة فی بیان طریقة القرآن فی الدعوة و الهدایة.

قاعدة فی ان الله خلق الخلق لعبادته (کشف نے یہ اور رسالہ وما خلقت الجن الخ علیحدہ علیحدہ دیئے ہیں)

قاعدة فی وصیة لقمان لا بنه.

قاعدة فی تسبیح المخلوقات من الجمادات و غیرها.

قاعدة فی السیاحة و العزلة وفی الفقر والتصوف.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی مشائخ العلم و مشائخ الفقراء.

قاعدة فی تعذیب المؤبذنب غیره.

قاعدة فی ان جامع الحسنات العدل.

قاعدة فی فضل عشر ذی الحجة.

قاعدة فی ارسال النبی صلی الله علیه وآلهٖ وسلم الیٰ الانس والجن.

قاعدة فی رجوع البدع الی شعبة من شعب الکفر.

قاعدة فی الاجماع.

قاعدة فی ما بطن من تعارض النص والاجماع.

قاعدة فی رجوع المغرور علی من غره.

قاعدة فی السنة والبدعة.

قاعدة فی مقدار الکفارة فی الیمین.

قاعدة فی لفظ الحقیقه والمجاز والبحث مع الآمدی.

قاعدة فی المائعات والمیاه واحکامها.

قاعدة فی تطهیر الارض بالشمس والریح.

قاعدة فی مسائل من النذور والضمان.

قاعدة فی المائعات والمیتة اذا وقعت فیها.

قاعدة فی الوقف و شروط الوقف.

قاعدة فی تفصیل مذهب الامام احمد.

قاعدة فی ان جنس فعل المامور به افضل من جنس ترک المنهی عنه.

قاعدة فی طهارة بول ما یوکل لحمه.

قاعدة فی معاهدة الکفار المطلقة والمقیدة.

قاعدة فی دم الشهید و مداد العلماء.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی وجوب التسمية على الذبائح و الصيد.

قاعدة فی ان كل عمل صالح اصله اتباع النبی صلى الله عليه وآله وسلم .

قاعدة فی تفضيل مذاهب اهل المدينه.

قاعدة فی نواقض الوضوء.

قاعدة فی الاجتهاد والتقليد.

قاعدة فی الجهاد والترغيب فيه.

قاعدة فی المخطئ فی الاجتهاد و هل يا ثم.

قاعدة فی مايحل و يحرم من الاطعمة.

قاعدة فی طواف الحائض.

قاعدة فی ما شرعه الله بلفظ العموم هل يكون مشروعا بلفظ الخصوص.

قاعدة فی لعب الشطرنج.

قاعدة فی مفطرات الصائم.

قاعدة فی السفر الذی يجوز فيها القصر و الفطر.

قاعدة فی الجمع بين الصلوٰتين.

قاعدة فی مايشترط له الطهارة.

قاعدة فی مواقيت الصلوٰة.

قاعدة فی الكنائس وما يجوز هدمه منها.

قاعدة فی مذهب معين هل يحب على العامی ام لا.

قاعدة فی حلق الراس هل يجوز فی غير النسك.

قاعدة فی ما يحل و يحرم بالنسب و الصهدية والرضاع.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی الجدهل یجیر البکر علی النکاح.

قاعدة فی الجهر بالبسلة.

قاعدة فی القراة خلف الامام.

قاعدة فی من بکر و ابتکر و غسل و اغتسل.

قاعدة فی الامنبذة و المسکرات.

قاعدة فی حل الدور و مسائل الجبر و المقابلة.

قاعدة فی قوله ــــ استحللتم فروجهن.

قاعدة فی الحسبة.

قاعدة فی المسئلة السریحیة.

قاعدة فی الشکر لله.

قاعدة فی اهل السنة والجماعة فی رحمته اهل البدع و المعاصی و مشارکتهم فی صلاة الجماعة.

قاعدة فی اثبات الرد علی القدریة و الجبریة.

قاعدة فی کیفیة الاستدلال علی الاحکام بالنص والاجماع (۳ جلد)

قاعدة فی الاستحسان فی وصف العموم والالحاق والاطلاق.

قاعدة فی تقریر القیاس.

قاعدة فی ان النهی یقتضی المضادة.

قاعدة فی حدیث القلتین.

قاعدة فی عدمؒ نقض الوضوء بلمس النساء.

قاعدة فی ان جمیع ذنوب المسلمین مکفرة.

قاعدة فی تقریر ان الحلف بالطلاق من الایمان حقیقه.

قاعدة فی القنوت فی الصبح والوتر.

قاعدة فی غالبها اقوال الفقها. (دو جلد)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ک

کتاب الایمان.

کتاب الاستقامه. (دو جلد)

کتاب الرد علی اهل کسروان.

کتاب الوسیلة.

کتاب فی الرد علی البکدی.

کتاب فی الرد علی المنطق.

کتاب فی محنه فی مصر.

کتاب الکلام علی ارادة الله و قدرته.

کتاب ابطال قول الفلاسفة باثبات الجواهر العقلیة.

کتاب فی الشهادتین وما یتبع ذالك.

کتاب فی الرد علی رافضة کسروان.

الکلام الطیب یشتمل علی احادیث فی الاذکار و الادعیه.

کتاب الرد علی الاخنائی.

کراسة فی بقاء الجنة والنار و فی فنائهما.

کراهیة التلفظ بالنیة و تحریم الجهر بها فی الاذکار.

کراهیة تقدیم بسط سجادة المصلی قبل مجیئه.

کتاب التحقیق فی الفرق بین اهل الایمان التطلیق.

الکلام علیٰ بطلان الفتوة.

کتاب فی خلق الافعال.

کتاب فی اصول الفقه.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلام علیٰ حقیقۃ الاسلام و الامام.

ل

اللفالف فیمن لا یعطی اجرۃ الحمام.

نمحۃ المقتطف فی الفرق بین الیمین و الحلف.

اللمعۃ.

م

المسائل الاسکندریہ.

منہاج السنۃ. (چار جلد و بقول کتبی ۲ جلد۔ دراصل چار جلد ہے)

مراتب الارادۃ.

المہذب.

مذہب السلف القدیم فی کلام اللہ القدیم.

مسئلۃ النیۃ فی الطہارۃ و الصلوٰۃ.

مجار کبیر.

مسئلۃ فی العقل والروح.

مسئلہ فی مقربین ہل یسئالہم منکر و نکیر.

مسئلہ ہل یعذب الجسدمع الروح فی القبر.

مختصر فی کفر النصیریۃ فی جواز قتال الرافضۃ.

مسائل وردت من زرع.

مسائل وردت من وجنۃ.

مسئلۃ الدرۃ المضیۃ فی فتاویٰ ابن تیمیّہ الماردفیۃ الطرابلیسۃ.

مسائل الفرق بین الطلاق البدعی و نحو ذالک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسك الحج.

موافقه صريح المعقول الصحيح المنقول (۴ جلد و بقول ابو حفص ۷ جلد۔ دراصل ۴ ہی ہیں)

المجزوب.

مناظرة ابن تيميه.

منهاج الاستقامة و الاعتدال. (۵ جلد و بقول ابو حفص ایک جلد)

المنتقى الاخبار المصطفىٰ (دو جلد)

یہ کتاب کہیں اور شیخ اسلام کی کتب میں شمار نہیں ہوئی۔ صرف بمبئی کے کتب فروش شرف الدین الکتبی نے اپنی فہرست میں تصانیف ابن تیمیہ کے ذیل میں دی ہے۔

معارج الوصول.

منظومة فى القدر.

مجموعه رسائل کبرٰی.

مجموعه تسع رسائل.

مجموعة الرسائل و المسائل.

مجموعه خمس رسائل نادرة (ممکن ہے یہ اور القواعد الخمس ایک ہی ہوں۔ ان ہر چہار مجموعوں میں چھوٹے چھوٹے رسالے ہیں۔ مجموعہ رسائل کبرٰی ۲۹ رسائل پر مشتمل ہے۔

دوسرا مجموعہ نو رسائل پر وعلیٰ ہذا القیاس۔ مجموعہ رسائل کبرٰی کے چند رسالوں کے نام یہ ہیں۔ معارج الوصول۔ العقیدہ الواسطیۃ۔ درجات الیقین وغیرہ یہ تمام اسماء کشف الظنون اور دیگر فہرستوں میں علیحدہ دیئے ہوئے تھے اس لیے میں نے بھی علیحدہ درج کر دیئے۔ علاوہ ازیں ابتداء میں ان تمام تصانیف کو علیحدہ حیثیت حاصل تھی اور یہ مجموعے بعد کے بدعت ہیں۔

المسئلة النصيريه.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهاج الكرامة فى معارف الامامة.

المناسك الكبرٰى و الصغرٰى.

ن

نكاح المحلل.

النجوم هل لها تاثير عند القراٰن.

و

الوصية الصغرٰى.

الوصية الكبرٰى.

وصية لا بن المهاجرى.

الواسطه بين الخالق و المخلوق.

ولى الله.

ہ

الهدٰى و الضلال.

الهلاكونية. (ہلاکو خاں تاتاری کے ایک سوال کا جواب ہے)

مجھے صرف اسی قدر کتب کے اسماء مل سکے۔ بعض کتب کئی مجلدات میں ہیں۔ اگر ہر جلد کو انفرادی طور پر ایک تصنیف فرض کیا جائے تو تعداد تصانیف تقریباً پانچسو چالیس تک پہنچ جاتی ہے بصورت دیگر تعداد کتب صرف ۴۸۵ رہ جاتی ہے۔ الکتبی صرف ۱۶۲ تصانیف درج کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

واشياء لم يصل ذكرها الينا ولا اسماء ها علينا.

بعض اور تصانیف بھی ہیں جن کا ہمیں علم نہیں اور نہ ان کے نام معلوم ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تذکرہ میں الکتبی کی دی ہوئی تصانیف کے علاوہ تین سوتیئس مزید کتابوں کے نام درج ہیں۔ کشف اظنون جیسی مکمل و مفصل فہرست میں صرف ۳۶۴ نام ہیں۔ ابن بطوطہ سفر نامہ میں کہتا ہے کہ ابن تیمیّہ نے جیل میں ایک تفسیر لکھی تھی جس کا نام بحرالمحیط تھا اور چالیس جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس نام کو عملاً درج نہیں کیا۔ اس لیے کہ مختلف پاروں اور حصص قرآن کے اسماء علیحدہ علیحدہ دیئے گئے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب کے علاوہ باقی ایک جلد میں۔

تخلیس التلبیس بقول جلا دفوات	۲۰،۷	جلد بالترتیب
تلبیس الجہمیہ	۶	جلد
زواجر لطیف	۴	"
شرح لعمدہ	۴	"
فتاوٰی ابن تیمیّہ بقول ابوحفص والکتبی	۳۰،۱۷	"
کتفیۃ استدلال	۳	"
قاعدہ غالبہا اقوال الفقہا	۲	"
منہاج السنۃ	۴	"
موافقہ صریح المعقول لصحیح المنقول۔ بقول الکتبی وابوحفص	۷،۴	جلد بالترتیب
منہاج الاستقامہ " " "	۵،۱	"
المنتقیٰ	۲	جلد

۱؎ اوراق آئندہ میں ابطال فلاسفہ پر کئی قواعد درج ہیں ممکن ہے یہ اور وہ ایک ہی ہوں۔

۲؎ بدر اُحد اور خندق میں شامل وفات بہ عہدِ امیر مُعاویہ

۳؎ ولید بن مغیرہ مکّہ کے متمول تجار میں سے تھا۔ اسلام کے مشہور جرنیل خالدؓ کا والد۔

۴؎ ممکن ہے یہ اور قاعدہ فی الایمان والتوحید ایک ہی ہوں لیکن کشف الظنون میں علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔

۵؎ یہ قاعدہ صرف فوات نے دیا ہے ممکن ہے نواقض الوضوء اور یہ ایک ہی ہوں۔ کشف الظنون نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

تصانیف کا موضوع

امام نے اپنی پانچ سو تصانیف میں سینکڑوں مسائل پہ بحث کی ہے اور اپنے دور کی ہر بدی کے خلاف جہاد کیا ہے۔ آپ نے تمام کج رو فرقوں اور طبقوں مثلاً فلاسفہ۔ معتزلہ۔ باطنیہ۔ اسماعیلیہ وغیرہ کی تردید کی۔ نص۔ سنّت۔ قیاس۔ اجماع اور اجتہاد پہ روشنی ڈالی اخلاق عالیہ یعنی صبر۔ شکر۔ تسلیم۔ اخلاص۔ توکل۔ حلم۔ عدل۔ احسان اور زہد و تقوی پہ الگ الگ کتابیں لکھیں۔ تصوف کی حقیقت سمجھائی۔ مشکل آیات و احادیث کی تشریح کی سینکڑوں فقہی مسائل پہ اپنا فیصلہ دیا۔ بعض سلاطین عصر کو تبلیغی خطوط لکھے۔ بعض کلامی مسائل مثلاً صفاتِ باری۔ قضا و قدر۔ امر ارادہ۔ وحی۔ امامت۔ اللہ کا عرش پہ استواء اور نزول عصمتِ انبیاء۔ جنت و جہنم کی حقیقت۔ حیاتِ بعد الموت وغیرہ پہ جدا جدا کتابیں لکھیں۔ چونکہ ان کتابوں میں سے صرف ۶۰۔۷۰ طبع ہوئی ہیں اور باقی ماندہ کے صرف نام ہی ہم تک پہنچے ہیں اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ امام نے مختلف اصناف علم میں کتنی کتابوں کا اضافہ کیا تھا۔ ایک رف سا اندازہ یہ ہے کہ آپ نے۔

۱۔ عنوان تفسیر کے تحت تقریباً ۸۰ کتابیں لکھیں تھیں۔ ان میں سے بعض پوری سورتوں کی تفسیر پہ مشتمل ہیں مثلاً۔

تفسیر سورۂ القلم۔

" " الاعلیٰ۔

" " الفجر۔

" " البلد۔

" " الشمس۔

" " البینہ۔

" " الکوثر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

〃 〃 الاخلاص وغیرہ۔

اور بعض میں خاص آیت کی تفسیر ہے۔ مثلاً

رسالۃ فی قولہ مثلھم کمثل الذی ــــــ الخ۔

〃 〃 〃 ومن رغب عن ملة ابراهيم

〃 〃 〃 شهد الله انه لا اله الا هو

〃 〃 〃 الذين ياكلون الرباء....

〃 〃 〃 ما يعلم تا ويله.

〃 〃 〃 ما خلقت الجن والانس....

〃 〃 〃 ليس كمثله شيءٌ

〃 〃 〃 ان الصلوٰة تنهى...

ب۔ حدیث پر آپ کی کوئی چالیس کتابوں کے نام ملتے ہیں مثلاً

الكلم الطيب — الماة المنتقاة من صحيح بخارى.

عوالى البخارى — شرح ماروى عن عمرؓ

شرح حديث — لا يرث المومن الكافر.

〃 〃 — انزل القرأن علىٰ سبعة احرف.

〃 〃 — اللهم صلِّ على محمد.

〃 〃 — امرت ان اخاطب الناس على قدر عقولهم.

وغيره وغيره.

ج۔ فقہ پر آپ نے ۱۲۰ سے زیادہ کتابیں لکھی تھیں۔ چند نام یہ ہیں۔

مجموعة الفتاوٰى.

قاعدة نواقض الوضوء.

قاعدة فى مواقيت الصلوٰة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی احکام السفر.

قاعدة فی الجمعة.

قاعدة فی مقدارِ الکفارة والیمین.

د۔اصولِ فقہ پر ۲۰۔۲۱ کتابوں کے نام ملتے ہیں مثلاً۔

قاعدة فی اصولِ الفقه.

قاعدة فی الاجتهاد والتقلید.

قاعدة فی المخطی فی الاجتهاد.

قاعدة فی فضائل الائمة الاربعة.

قاعدة فی تعارض النص والاجماع.

ہ۔عقائد اور علم کلام کے مسائل پر تقریباً ایک سو بیس کتابیں لکھیں مثلاً۔

العقیدة الحمویه.

رسالة فی القرآن هل کان حرفاً و صوتاً.

رسالة فی علم الظاهر و الباطن.

العقیدة الواسطیة.

کتاب فی خلق الافعال.

مسئلة فی العقل والروح.

و۔اخلاقیات و تصوف پر کوئی ساٹھ کتابوں کے نام ملتے ہیں مثلاً۔

رسالة فی وجوب العدل.

قاعدة فی العلم و الحلم.

قاعدة فی تزکیة النفوس.

قاعدة فی الزهد و الورع.

قاعدة فی امراض القلوب وشفاء ها.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدة فی الاستغفار و شرحه.

ز۔ فلسفہ و منطق کی تردید پر درجن بھر کتابیں سپرد قلم کیں مثلاً۔

کتاب ابطال قول الفلاسفه بقدم العالم.

کتاب فی الرد علی المنطق.

کتاب فی الرد علی الفلاسفة (چار جلد)

قاعدة فی اثبات المعاد والرد علی ابن سینا.

قاعدة فی ابطال المجردات.

قاعدة فی نقض المنطق.

ح۔ آپ کی تقریباً ۳۰ کتابیں متفرق مسائل پر ہیں مثلاً۔

قاعدة فی دم الشهید و مدادِ العلماء.

قاعدة فی ما لکل امة من الخصائص.

قاعدة فی تسبیح المخلوقات.

قاعدة فی فضائل ابی بکرؓ و عمرؓ.

رسالة فی مسئلة الشفاعة.

رسالة فی الامر بالمعروف و النهی عن المنکر.

رسالة فی بیاض الوجوه و سوادها.

ان کتابوں کا میزان یہ ہے:۔

تفسیر	پر تقریباً	۸۰ کتابیں
حدیث	؍ ؍	۴۰ ؍
فقہ	؍	۱۲۰ ؍
اصول فقہ	؍	۲۰ ؍
عقائد و کلام	؍	۱۲۰ ؍

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق و تصوف	"	۶۰ "
تردید فلسفہ و منطق	"	۱۰ "
متفرق مسائل	"	۳۵ "
	میزان تقریباً	۳۸۵ "

عقائد میں اختلاف

گو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد میں ہی بعض لوگ مسئلہ تقدیر کے متعلق الجھن میں پڑ گئے تھے لیکن انہیں اظہار کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ جب حج کے ایک سفر میں یحییٰ بن یعمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کچھ لوگ تقدیر کا انکار کر رہے ہیں تو آپؓ نے فرمایا۔ انہیں کہہ دو کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے الگ ہو گئے ہیں۔ (صحیح مسلم۔ باب ماجاء فی الایمان والاسلام وذکر القدر)

صحابہ کی اس سخت گیری کی وجہ سے برسوں تک کوئی فتنہ سر نہ اٹھا سکا۔ لیکن بعد میں جب ان کا اثر ماند پڑنے لگا تو عقائد میں فتور آ گیا۔

معبد الجہنی

صحابہ کے آخری ایام میں بصرہ کے ایک شخص معبد الجہنی (۸۰ھ) نے تقدیر خیر و شر کا یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اگر ہر نیک و بد کا فیصلہ پہلے ہی سے ہو چکا ہے تو پھر پرسش اعمال کیسی؟ اسے حجاج نے قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد ابو مروان غیلان بن مرواں الدمشقی (۱۲۵ھ) نے اس کے مشن کو جاری رکھا۔ اسے خلیفہ ہشام بن عبدالمالک نے موت کی سزا دی۔

جعد

جعد بن درہم (۱۲۴) حران کا باشندہ اور فلاسفۂ حران کا شاگرد تھا۔ یہ صفات الٰہی کا منکر اور نظریۂ خلق قرآن کا خالق تھا۔

جہم

جہم بن صفوان (۱۲۸ھ) ترمذ کا رہنے والا تھا۔ جعد کا شاگرد اور اس کے افکار کا مبلغ۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو مجبور محض سمجھتا تھا۔(الملل۔ص ۸۶)

اعتزال

اعتزال کا بانی واصل بن الغزال (۱۳۱ھ) تھا۔ یہ حسن بصری (۱۱۰ھ) کا شاگرد تھا۔ اور اس مسئلے پر کہ آیا گناہِ کبیرہ کا مرتکب مسلمان ہے یا کافر۔ استاد سے الگ ہو گیا تھا۔ قصہ یوں ہوا۔ کہ یہ استاد سے پوچھنے لگا۔ کہ اے استادِ محترم! خوارج کے علماء گناہ کبیرہ کے مرتکب مسلمان کو کافر سمجھتے تھے۔ دوسری طرف علماء کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جو اسے مسلمان سمجھتا ہے۔ آپ کی رائے کیا ہے؟

لیکن قبل اس کے کہ حسن بصری کچھ کہتے یہ بول اٹھا کہ کبیرہ کا مرتکب۔ نہ مومن ہے نہ کافر بلکہ دونوں کے بین بین ہے۔ یہ کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ مسجد کے ایک ستون کے پاس جا بیٹھا اور اپنے ہم درسوں کے سامنے استاد کے خلاف تقریر کرنے لگا۔ اس پر استاد نے فرمایا۔ اعتزل عنا (کہ واصل ہم سے الگ ہو گیا ہے) اس پر لوگ اسے معتزلہ کہنے لگے بعد میں اختلاف فکر و نظر کی وجہ سے معتزلہ کے فرقے بن گئے۔ مثلاً ہذیلیہ[1] نظامیہ۔ خابطیہ وغیرہ۔ لیکن چند باتوں پر یہ سب فرقے متفق تھے۔ مثلاً۔

ا۔ اللہ قدیم ہے اور اس کی صفات یعنی علم۔ قدرت۔ حیات وغیرہ عین ذات ہیں۔ یعنی وہ عالم بذاتہ اور قادر بذاتہ ہے اگر ہم ان صفات کو ذاتِ باری سے الگ فرض کریں اور ساتھ ہی انہیں قدیم مانیں۔ تو اس سے شرک کی بو آنے لگے گی۔

ب۔ کہ اللہ کا کلام حادث و مخلوق ہے۔

ج۔ کہ آخرت میں بھی ہم اللہ کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

د۔ کہ بندہ اپنے افعال کا خالق خود ہے اور اسی بنا پر وہ جزا و سزا کا مستحق ہوگا۔

ہ۔ کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب، اگر توبہ نہ کرے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

ر۔ کہ اللہ کا ہر فعل بندے کی بہتری کے لیے ہوتا ہے اور دکھ بھی ایک نعمت ہے۔

ز۔ کہ اللہ تمثیل و تشبیہ سے مبرا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس کمثلہ شیءٌ (شوریٰ. ۱۱)

اس کائنات میں کوئی چیز اللہ جیسی نہیں ہے۔

ح۔ کہ اللہ کی طرف ظلم وشر کی نسبت کفر ہے۔ (الملل ص ۴۳)

امام ابن تیمیہ نے ان فرقوں کی تردید میں کئی کتابیں لکھیں مثلاً۔

ا. العقیدة الحمویه.

ب. تعارض العقل و النقل.

ج. اقوم ما قیل فی القضاء والقدر.

د. الحجج العقلیة فی الرد علی الجهمیة.

ہ. اثبات الرد علی القدریه والجبریة.

فتنۂ خلقِ قرآن

یہ فتنہ یوں پیدا ہوا کہ ایک دفعہ خلیفہ مامون الرشید (۱۹۸۔۲۱۸ھ) کے دربار میں علمی مسائل پر بحث ہو رہی تھی کہ ایک عیسائی عالم اٹھا اور اس نے کہا کہ جب مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اللہ کا کلام غیر مخلوق قدیم ہے تو عیسیٰ بھی غیر مخلوق وقدیم ہونا چاہیے کیونکہ قرآن نے اسے کلمہ کہا ہے۔

ان الله یبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى بن مريم.

(عمران. ۴۴)

(اے مریم۔ اللہ تجھے اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا)

اس دلیل نے تمام حاضرین کو چکرا دیا اور خود مامون بھی جو ایک بلند پایہ عالم تھا سوچ میں ڈوب گیا۔ اس سے بعض معتزلی علماء مثلاً مامون کے استاد بشر بن غیاث المریسی (۲۱۸ھ) اور قاضی دربار احمد بن ابی داؤد (۲۴۰ھ) نے مامون کو خلقِ قرآن کا درس دیا۔ وہ نہ صرف اس بات پہ ایمان لے آیا بلکہ ۲۱۸ھ میں نائب بغداد اسحاق بن ابراہیم بن مصعب الخزاعی کو رقہ سے لکھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردگرد کے علماء اور خصوصاً قضاۃ سلطنت کے عقائد کا امتحان لو اور ان میں سے جو شخص خلقِ قرآن کا قائل نہ ہو اسے سزا دو۔ چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ (۲۴۱ھ) اور تین دیگر علماءؒ کے سوا باقی سب نے اس عقیدے کو مان لیا۔ ان چاروں کو زندان میں ڈال دیا گیا ان میں سے دو تو دو دن میں جھک گئے تیسرا فوت ہو گیا اور ابن حنبلؒ تین برس تک جیل میں رہے۔ انہیں کوڑوں سے بے محابا پیٹا گیا لیکن وہ نہ مانے اور بالآخر لاعلاج سمجھ کر انہیں رہا کر دیا گیا۔

امام ابن تیمیہ نے اس مسئلہ پر کئی کتابیں لکھی ہیں اور بدلائل واضح کیا ہے کہ اللہ کا کلام یعنی قرآن غیر مخلوق ہے۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

ا. جواب مسئلة القرآن هل هو حرف و صوت.

ب. رسالة في القرآن.

ج. رسالة في حقيقة الكلام الالٰهي.

د. قاعدة في القرآن و كلام الله.

امام کی ان تحریرات کا خلاصہ یہ ہے۔

''اللہ کا کلام قدیم ہے لیکن وہ جب چاہتا ہے اپنی قدرت و مشیت کے مطابق بولنے لگتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ خدا کا تکلم آواز کے ساتھ ہوتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی آواز بھی قدیم ہے۔ (مجموعۃ الرسائل والمسائل۔ لابن تیمیہ۔ ج۔۳۔ص ۱۵۶)

غالباً امام ابن تیمیہ کی مراد یہ ہے کہ اللہ کی صفت کلام تو قدیم ہے لیکن اس کا تکلم (موقعہ بموقعہ بولنا) قدیم نہیں۔ بہرحال قرآن کی قدامت اور اس کے حدوث کی بحث نہایت دقیق مباحث میں سے ہے جسے سمجھنے والے آج بہت کم ہیں اور صحیح تر یہ کہ ہیں ہی نہیں۔

اشاعرہ و ماتریدیہ

اشاعرہ۔ ابوالحسن بن علی الاسماعیل الاشعری بصری (۳۲۴ھ) کے پیرو تھے۔ آپ نسباً یمن کے ایک قبیلہ اشعر سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابوموسیٰ اشعری (۴۲ھ) بھی اسی سے متعلق تھے۔ جب متوکل عباسی (۲۳۲۔۲۴۸ھ) کے زمانے میں معتزلوں کا زور ٹوٹا تو علماء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متکلمین آگے بڑھے۔ان میں ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی (۳۳۲ھ) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ابتداء میں اشعری معتزلہ تھے۔ شیخ ابوعلی محمد بن عبدالوہاب الجبائی معتزلی (۲۹۵ھ) کے شاگرد بعد میں تائب ہوکر معتزلوں کے خلاف بولنے اور لکھنے لگے۔اس سلسلہ میں آپ کی دو کتابیں یعنی کتاب الابانہ اور مقالات الاسلامیین بہت شہرت رکھتی ہیں۔

ماتریدی کا تعلق سمرقند کی ایک نواحی بستی ماترید سے تھا۔آپ فقہ حنفی کے جید عالم اور علم کلام میں بڑی شہرت کے مالک تھے۔آپ نے معتزلہ کے رد میں ایک کتاب ''اوہام المعتزلہ'' کے عنوان سے لکھی تھی۔خراسان کے علماء آپ کو مجتہد سمجھتے تھے۔اشاعرہ و ماتریدیہ میں بعض مسائل کے متعلق اختلاف تھا۔کوئی ان اختلافات کی تعداد ۱۳ بتاتا ہے اور کوئی ۳۰۔ان کا سب سے بڑا اختلاف جبر و اختیار کے متعلق تھا۔ اشاعرہ انسان کو مجبور سمجھتے تھے اور ماتریدیہ مختار (شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ص ۳۶۳) چونکہ ماتریدی کے پیرووں میں کوئی باقلانی یا غزالی نہیں تھا۔ اس لئے اس کے نظریات کو زیادہ فروغ نصیب نہ ہوا۔دوسری طرف اشعری مسلک کو مقبول بنانے میں علمائے ذیل نے حصہ لیا۔

ا۔قاضی ابوبکر محمد بن الطیب بن الباقلانی (۴۰۳ھ)

ب۔ابوبکر محمد بن الحسن الانصاری الاصفہانی (۴۰۶ھ)

ج۔ابواسحاق ابراہیم بن محمد الاسفرائینی (۴۱۸ھ)

د۔امام الحرمین ابوالمعالی عبدالمالک بن عبداللہ الجوینی (۴۷۸ھ) یہ امام غزالی (۵۰۵ھ) کے استاد تھے۔

ہ۔امام فخرالرازی (۶۰۶ھ)

ابن تیمیہ کو ان علماء کے بعض نظریات سے اختلاف تھا چنانچہ آپ نے شرح العقیدہ الاصفہانیہ۔تعارض العقل والنقل۔رسالہ فی عقیدۃ الاشعریۃ والماتریدیۃ۔اور دیگر رسائل میں ان سب پر تنقید کی ہے۔ابوالحسن اشعری پر اس لیے کہ وہ حنابلہ کو تجسیم کا قائل سمجھتے تھے (اور ابن تیمیہ۔ امام ابن حنبل سے بڑی عقیدت رکھتے تھے) غزالی پر اس لیے کہ غزالی علوم فلسفہ پر گفتگو کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت بوعلی سینا (۴۲۸ھ) پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ (شرح العقیدہ الاصفہانیہ ص ۱۱۷) اور رازی پر اس لیے کہ وہ ہر بات کو منطق و معقول کے زور پر حل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

تصوف

تصوف کا مقصد اللہ کی عبادت سے روح کی تمام آلائشوں کو دھونا ہے اور یہ ایک اچھی چیز ہے لیکن آج کی طرح ابن تیمیہ کے زمانے میں بھی کچھ معیوب چیزیں تصوف میں راہ پا گئی تھیں۔ صوفیا کا ایک طبقہ صوم و صلوٰۃ اور دیگر ارکانِ شریعت کو غیر ضروری سمجھتا تھا۔ ایک اور طبقہ کرامات کی نمائش کو مقصدِ عبادت ٹھہراتا تھا۔ کچھ رہبانوں کی طرح نفس کشی کو ذریعہ معرفت سمجھتے تھے۔ ابن عربی (۶۳۸ھ) کے پیرو وحدت الوجود کے قائل تھے۔ وہ کہتے تھے کہ کائنات میں صرف ایک ہستی (خدا) کا وجود ہے اور یہ حیوانات۔ نباتات اور جمادات وغیرہ اسی کے مظاہر ہیں۔ چونکہ امام کے نزدیک رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا راستہ ہی صحیح راستہ تھا اس لیے آپ نے صوفیا کے تمام گروہوں پر تنقید کی۔ پیروانِ ابن عربی کے متعلق ایک مقام پر فرمایا۔

"ان لوگوں کے عقائد اس بنیاد پر قائم ہیں کہ تمام مخلوقات عالم مثلاً جن۔ شیطان۔ کافر۔ فاسق۔ کتا۔ سؤر وغیرہ خدا کا عین ہیں۔ یہ سب چیزیں مخلوق ہونے کے باوجود ذاتِ خداوندی سے متحد ہیں اور یہ کثرت جو نظر آ رہی ہے فریب نظر ہے۔۔۔"

(رسالۃ حقیقۃ مذہب الاتحادین ص ۱۶۰)

امام نے اسی رسالے میں ابن عربی کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے۔

الرب حق والعبد حق
یا لیت شعری من المکلف

ترجمہ: (رب بھی خدا ہے اور انسان بھی خدا ہے۔ کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ان میں سے مکلف (یعنی دوسرے کو احکام کی پابندی کا حکم دینے والا) کون ہے۔)

بعض صوفیا کے ہاں اتحاد یا وحدت الوجود سے مراد اللہ کی ذات میں فنا ہو جانا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام کے ہاں فنا کے تین درجے ہیں۔

اول۔ مناہی کو ترک کر کے اوامر کی تعمیل میں ڈوب جانا۔

دوم۔ عبادت کرتے کرتے اللہ کی ذات میں فنا ہونا۔

سوم۔ اپنے آپ کو عینِ خدا سمجھنا۔

امام کے ہاں پہلی صورت محمود ہے اور باقی دونوں مذموم۔ کیونکہ ان کی تائید نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی قول سے ہوتی ہے اور نہ فعل سے۔

آپ نے تصانیف ذیل میں تصوف کے مختلف سلسلوں پر تنقید کی ہے۔

ا. الحج العقلية فی الرد علی الجهمية والصوفية.

ب. رسالة فی الذوق والوجد الذی یذکره الصوفية.

ج. قاعدة فی الرد علی اهل الاتحاد.

د. السبعينية.

ہ. قاعدة فی الشيوخ الاحمدية.

و. الفرق بين الخلوة الشرعية والبدعية.

ز. تحريم السماع.

ح. قاعدة فی بيان طريقة القرآن.

ط. قاعدة فی السياحة والعزلة فی الفقر والتصوف. (وغیرہ وغیرہ)

شیعی فرقے

اہل سنت کی طرح شیعان علیؓ بھی بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور ان میں سے بیشتر صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے تھے۔ امام نے فرقہائے ذیل کو خصوصیت سے ہدف تنقید بنایا ہے۔

ا۔ زیدیہ: یعنی زید بن علی بن حسین بن علیؓ کے پیرو جو امامت کو صرف آل فاطمہؓ کا حق سمجھتے تھے۔ زید واصل بن عطاء (۱۲۱ھ) کا شاگرد تھا۔ اس کے بنیادی اصول یہ تھے کہ

ا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں بہترین تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کہ امامت صرف آلِ فاطمہؓ کا حق ہے۔

۳۔ کہ امام کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی۔ فیاض اور عالم باعمل ہو۔

۴۔ کہ وہ امامت کا مدعی ہو اور عوام کو اپنی امامت کی دعوت دیتا ہو۔

زید کے بھائی محمد بن علی الباقر کو اس آخری شق سے اختلاف تھا۔ وہ کہتے تھے کہ امام بہر رنگ امام ہے خواہ وہ امامت کا مدعی و داعی ہو یا نہ ہو۔ (الملل۔ ج۔ ا ص ۱۵۴)

ب۔ کیسانیہ: یہ حضرت علیؓ کے ایک مولیٰ کیسان کے پیرو تھے۔ یہ محمد بن حنفیہ کو عیسیٰ کی طرح زندہ اور مہدی منتظر سمجھتے تھے۔ یہ حلول و تناسخ کے قائل تھے اور ان کے ہاں کسی نیک آدمی کی اطاعت کا نام ہی دین تھا۔ (الملل۔ ج۔ ا ص ۱۸۷)

ج۔ اسماعیلیہ: حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک فرزند اسماعیل کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ لیکن یہ حضرت جعفرؒ کی حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے اس پر شیعان اہل بیت دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک وہ جو اسماعیل ہی کو امام سمجھتے رہے۔ یہ اسماعیلیہ کہلاتے تھے۔ دوسرے وہ جو حضرت موسیٰ کاظمؒ (۱۸۳ یا ۱۷۳) کو امام سمجھتے تھے۔

د۔ باطنیہ: جب خلفائے عباسیہ کی سخت گیری سے اسماعیلیہ ادھر ادھر بھاگ گئے تو انہوں نے اپنا نام بدل لیا۔ یہ عراق میں قرامطہ کہلانے لگے اور خراسان میں تعلیمیہ انہوں نے ارکانِ اسلام کی عجیب عجیب تاویلات کیں مثلاً۔

ملائکہ سے مراد ان کے امام۔

شیاطین " " " " مخالفین۔

صلوٰۃ " " " " امام کی محبت۔

صوم " " " " گناہ سے اجتناب۔

حج سے مراد ان کے ہاں زیارتِ امام تھی۔

ان کے ہاں بہن اور بیٹی سے نکاح جائز تھا اور یہ شراب کو حلال سمجھتے تھے۔

(محمود بشیشی، الفرق الاسلامیہ۔ طبع مصر۔ ۱۹۳۲ء۔ ص ۵۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہ۔ نصیریہ: یہ محمد بن نصیر النمیری کے پیرو تھے جو حضرت حسن عسکری (۲۶۰ھ) کو خدا اور اپنے آپ کو ان کا بھیجا ہوا نبی سمجھتا تھا۔ یہ تناسخ کا بھی قائل تھا۔ اور مرد سے مرد کا نکاح جائز قرار دیتا تھا۔ (الملل۔ ج۔ ا۔ ص ۱۸۸)

امام نے ان تمام فرقوں کے ردّ میں کئی کتابیں لکھیں مثلاً

ا۔ منهاج السنة. یہ چار جلدوں میں ایک ضخیم کتاب ہے جو غالباً ۷۱۶ھ میں لکھی گئی تھی۔ اس میں شیعہ اور قدریہ کی تعلیمات پر تنقید کی ہے۔ علامہ ذہبی ۷۴۸ھ نے المنتقیٰ من منہاج الاعتدال کے نام سے اس کا ایک خلاصہ تیار کیا تھا۔ امام نے یہ کتاب اس دور کے ایک شیعی عالم شیخ جمال الدین بن المطہر الحلی (۷۰۷ھ۔ زندہ) کی ایک کتاب منہاج الکرامہ فی معرفۃ الامامۃ کے جواب میں لکھی تھی۔

۲. قاعدة فی النصیریه.

۳. کتاب فی الرد علیٰ رافضة کسروان.

۴. کتاب فی فضائل ابی بکر و عمر. وغیره.

فلاسفہ

لفظ "فلاسفہ" کے لغوی معنی ہیں۔

حُبِّ دانش۔ تلاشِ حقیقت اور فکر و تجربہ سے اصول اخذ کرنا۔ فلسفہ کو سب سے پہلے یونان میں فروغ حاصل ہوا۔ یونانی فلاسفہ کے تین طبقے تھے۔

اول۔ دہریہ۔ جو وجودِ خدا کے منکر تھے۔

دوم۔ طبیعی۔ جو کائنات۔ عناصر۔ نور و ظلمت۔ تغیر اور حرکت پہ بحث کرتے تھیں۔ ان میں قابل ذکر طالیس (۶۰۰ قم) ذی مقراطیس (۴۷۰ھ) لیوسی پس (۴۶۰ قم) اور ہراقلیتوس (۳۸۸ھ) تھے

طالیس [illegible] سب سے پہلے زمین پر پانی نمودار ہوا۔ اس کے بعد نباتات [illegible] آخر میں حیوانات۔ ذی مقراطیس کا نظریہ یہ تھا کہ کائنات کی ترکیب [illegible] یک غیر منقسم اجزا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی۔ لیوسی پس۔ اس کا ہم نوا تھا۔ ہراقل تیوس آگ کو کائنات کا بنیادی عنصر قرار دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ لطیف ہو تو نور کہلاتی ہے اور کثیف ہو تو خاک و آب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

سوم۔ الٰہی ۔ جن کا موضوع خدا و صفات تھا مثلاً فیثا غورث (۵۸۲ھ)۔ اس کی تعلیمات مہاتما بدھ سے ملتی جلتی تھیں۔ زمینو (۴۳۰ قم) فلسفیان یونان میں پہلا موحد تھا۔ انکسا غوریس (۴۶۰ قم) خدا کو کائنات میں یوں ساری سمجھتا تھا۔ جیسے روح بدن میں اور تمام مظاہر کو خدا کا پرتو قرار دیتا تھا۔ سقراط (۳۹۹ قم) کے ہاں رب کا عرفان ۔عرفان نفس کے بغیر محال تھا۔

فلسفیانِ یونان کے بنیادی عقائد

اگر ہم فلسفہ یونان کا بالاستیعاب مطالعہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یونانی فلسفیوں کے بنیادی عقائد یہ تھے۔

۱۔ خدا بسیط ہے۔ اور صرف ایک چیز یعنی عقل اول کا خالق ہے۔ اگر ہم اسے ایک سے زیادہ اشیاء کا خالق سمجھیں تو بحیثیت خالق اس کی نسبت متعدد مخلوق اشیاء سے ہو جائے گی اور وہ منقسم ہو جائے گا۔

۲۔ چونکہ عقلِ اول مخلوق بھی ہے اور صفتِ خلق سے آراستہ بھی۔ اس لیے اس نے ان دونوں حیثیتوں سے کام لیا اور دو چیزیں پیدا کیں۔ فلکِ اول ۔ اور عقل ثانی۔ عقلِ ثانی نے فلکِ دوم اور عقل ثالث کو خلق کیا۔ یہ سلسلہ عقل عاشر تک جا پہنچا اور اس نے ساری کائنات کو پیدا کیا۔

۳۔ خدا تمام صفات سے معرا ہے۔

۴۔ روح فانی ہے۔

۵۔ حشرِ اجاد کا عقیدہ باطل ہے۔

۶۔ معجزات کی کوئی حقیقت نہیں۔

۷۔ آسمان حیوان کی طرح جاندار ہے۔

۸۔ خلا محال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم فلسفی

جب عہد مامون میں یونانی فلسفہ دنیائے اسلام میں داخل ہوا تو رفتہ رفتہ یہاں کئی طبقے پیدا ہو گئے۔

اول۔ وہ جن کی مساعی یونانی فلسفہ کی تشریح تک محدود رہیں مثلاً ابوبکر رازیؒ ملا صدر شیرازی (۱۶۴۰ء) وغیرہ۔

دوم۔ جو اس فلسفے کی تشریح بھی کرتے رہے اور اس پر تنقید بھی مثلاً کندی۔ ۸۵۰ء فارابی (۹۵۰ھ)۔ سینا (۱۰۳۷ھ) اور ابن ماجہ (۱۱۳۸ھ)

سوم۔ وہ جنھوں نے اس فلسفے پہ سخت تنقید کی اور ساتھ ہی دنیا کو ایک ایسا جاندار دیا جس کی بنا الہام پر تھی۔ ان میں سرفہرست غزالی (۱۱۱۱ء) اشعری (۹۴۲ء) اور امام ابن تیمیہ (۱۳۲۸ء) ہیں۔

ابن تیمیہ نے فلاسفہ کی تردید میں کئی کتابیں لکھیں مثلاً

۱. الرد علی فلسفة ابن رشد.

۲. فی اثبات المعاد.

۳. تعارض العقل والنقل.

۴. جواب فی قول بعض الفلاسفة. ان معجزات الانبیاء قوی نفسانیة.

۵. رسالة فی العرش والعالم هل هو کروی الشکل ام لا.

۶. الرد علی الفلاسفة. (چار جلد)

۷. قاعدة فی ابطال قول الفلاسفة بقدم العالم.

۸. قاعدة فی ماتینا هی ومالا یتناهی.

۹. قاعدة فی الواحد لا یصدر عنه الا الواحد.

۱۰. کتاب فی الرد علی المنطق.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱. كتاب الكلام علىٰ ارادة الله وقدرته.

۱۲. كتاب ابطال قول الفلاسفة باثبات الجواهر العقلية.

۱۳. مسئلة فی العقل والروح.

۱۴. الرد على المنطقيين.

۱۵. كتاب فی نقض المنطق. (وغيره وغيره)

امام کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مطالعہ ارسطو سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ شخص اللہ سے مطلق نا آشنا تھا۔ یہی حال باقی فلسفیوں کا ہے۔ ان کی حیثیت انبیاء کرام کے مقابلے میں وہی ہے جو ملائکہ کے سامنے گنوار دیہاتیوں کی۔ (الرد علی المنطقیین ص ۳۹۵)

۲۔ یونان کے فلسفی بت پرست تھے ان میں سے فیثا غورث۔ سقراط اور افلاطون کے عقائد قدرے بہتر تھے۔ کیونکہ یہ تینوں ارضِ انبیاء یعنی شام کا سفر کر چکے تھے اور آسمانی تعلیمات سے کسی حد تک آشنا تھے۔ لیکن ارسطو اس طرف کبھی نہیں آیا۔ اس لیے اس کے عقائد میں کجی تھی۔ (نقض المنطق ص ۱۱۳)

۳۔ ولكن هذا الفلسفة التی يسلكها الفارابی وابن سينا و ابن رشد والسهروردی المقتول و نحوه فلسفة المشائين وهی المنقولة عن ارسطو. (الاستغاثه المعروف الرد على البكری ص ۳۰۶)

(فارابی۔ سینا۔ ابن رشد۔ اور سہروردی مقتول کا فلسفہ مشائین[1] کا فلسفہ ہے جو ارسطو سے ماخوذ ہے) اور ارسطو کے متعلق امام کی رائے اوپر گزر چکی ہے۔

۴۔ یہ فلسفی ایک ایسے خدا کو مانتے ہیں جو تمام صفات سے معرا ہے۔ یہ خدا ان کے ذہن ہی میں ہو سکتا ہے خارج میں اس کا کہیں وجود نہیں۔ (منہاج السنۃ۔ ج۔۱۔ص ۱۱۲)

۵۔ ہمارے بعض جعل سازوں نے اس یونانی عقیدہ۔ کہ اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا تھا۔ کے مطابق ایک حدیث تراش لی کہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول ما خلق اللہ العقل

(اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا تھا)

یہ حدیث موضوع ہے اور تیسری صدی ہجری میں گھڑی گئی تھی۔ (السبعینیہ ص ۲۹)

۶۔ یونانی فلسفی نبوۃ کے مفہوم سے نا آشنا تھے اور انسان کی اصلاح کے لیے صرف ایک برتر ہستی کے قائل تھے۔ ان کے فلسفے کا سب سے بڑا ترجمان بوعلی سینا تھا جو نبی کے تین اوصاف پر بحث کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نبی کا علم آسمان سے نہیں آتا بلکہ اس کے باطن سے ابھرتا ہے۔ وہ غیر محسوس اشیاء کو دیکھ سکتا ہے اور عناصر میں تصرف کر کے معجزات دکھاتا ہے۔ امام ان تصریحات کو جاہلانہ قرار دیتے ہیں۔ (کتاب النبوۃ۔ ص ۲۴۰)

۷۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ یہ ان تمام صفات سے جزواً آراستہ ہو جو ذات الٰہی میں کاملاً پائی جاتی ہیں۔ اگر اللہ سے اس کی صفات سلب کر لی جائیں تو پھر وہ ایک ذہنی تصور رہ جاتا ہے جس کا رشتہ انسانی اعمال سے کٹ جاتا ہے۔

(الرد علی المنطقیین ،ص ۲۵۴)

۸۔ منطق کے متعلق فرماتے ہیں۔

اعلم ان المنطق الیونانی لا یحتاج

الیہ الذکی ولا ینتفع بہ البلیہ

(الرد علی المنقیین)

ترجمہ: (تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک ذہین کو یونانی منطق کی ضرورت نہیں اور کند ذہن کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا)

امام کی کتابیں اس نوع کی تصریحات سے بھری پڑی ہیں لیکن ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

فقہ اور امام ابن تیمیہؒ

فقہ میں امام کا راستہ دیگر علماء سے الگ تھا۔ دیگر علماء ہر معاملہ میں اپنے امام کا قول تلاش کرتے ہیں لیکن ابن تیمیہ سب سے پہلے کتاب اللہ کو دیکھتے پھر حدیث سے استدلال کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے بعد آئمہ کی باری آتی گو امام خود حنبلی تھے لیکن اقوال آئمہ میں سے صرف انہی کو ترجیح دیتے تھے جو انہیں قرآن وحدیث کے قریب تر معلوم ہوتے تھے۔ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مفتی کسی ایسے قول کی تائید کرتا ہے جو اس کے امام کے مسلک کے خلاف ہو تو وہ گویا اپنے امام ہی کی پیروی کر رہا ہوتا ہے کیونکہ ہر امام نے یہی کہا تھا کہ جب کسی کو کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہ ہمارے فیصلے کو مسترد کر دے (اعلام الوقعین۔جلد۔۴۔صفحہ ۲۰۷)

ایک اور مقام پہ فرماتے ہیں۔

ولا بحب علی احد من المسلمین التزام
مذھب شخص معین غیر الرسول صلعم

(فتاویٰ ابن تیمیہ۔ج۔۲۔ص ۳۸۷)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور شخص کے مذہب کو لازمی خیال کرے۔

آپ تمام آئمہ۔فقہ کو برابر سمجھتے تھے اور لوگوں کو ہدایت کرتے تھے کہ وہ کسی ایک امام کو دوسرے پہ ترجیح نہ دیں کہ اس سے اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ (فتاوٰی۔ج۔ا۔ص ۴۰۴)

اجتہاد

امام کی فقہی آراء چار قسم کی ہیں۔

اول۔ وہ جو امام حنبل کے فیصلوں کے مطابق ہیں۔

دوم۔ دیگر فقہی مذاہب کے مطابق۔

سوم۔ جو کسی فقہی مکتب کے مطابق تو نہیں لیکن سنت کے مطابق ہیں۔

چہارم۔ وہ اجتہادات جو اہل سنت کے تمام فقہی مذاہب کے خلاف ہیں مثلاً۔

ا۔مسجد حرام۔مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی اور مسجد۔مشہد یا مقبرہ کی طرف سفر کرنا جائز نہیں۔

۲۔زکوٰۃ۔ماں۔باپ۔دادا اور اولاد کے علاوہ ان ہاشمیوں پر بھی صرف ہو سکتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہیں خمس نہ ملے۔ (الاختیارات العلمیۃ۔ص ٦١)

٣۔ چونکہ مکہ طاقت سے فتح ہوا تھا اس لیے وہاں کی تمام غیر منقولہ جائیداد حکومت کی ملکیت ہے اور صرف حکومت ہی کو اس کے بیچنے یا کرائے پر چڑھانے کا اختیار ہے۔

(اختیارات ص ٧١)

٤۔ طلاق کی یہ تین صورتیں ناجائز ہیں۔

ا۔ زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دینا۔

ب۔ ایک طہر یا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں۔

ج۔ حیض کے بعد۔ بعد از مباشرت طلاق دینا۔

امام کے ہاں طلاق کی جائز صورت یہ ہے کہ شوہر زوجہ کو حیض سے فارغ ہوتے ہی طلاق دے اور اختتام عدت تک اس کے قریب نہ جائے۔ عدت کے خاتمہ پر اگر شوہر چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے بغیر نکاح کر سکتا ہے۔ اگر اس کے بعد دوبارہ ان میں ناچاقی ہو جائے تو پھر اسی طرح طلاق دے۔ اور اگر چاہے تو خاتمہ عُدت کے بعد پھر نکاح کر سکتا ہے لیکن اگر وہ تیسری دفعہ طلاق دے تو پھر یہ ایک دوسرے سے مستقلاً جدا ہو جائیں گے اور ان کا چوتھا نکاح اسی صورت میں ہو سکے گا کہ بیوی کسی اور کی زوجیت میں رہ چکی ہو۔ (فتاوٰی۔ج۔٣۔ص ٣٦)

٥۔ سجدۂ تلاوت کے لیے وضو ضروری نہیں۔

امام بخاریؒ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی رائے بھی یہی ہے۔ (کواکب۔ص ١٨٤)

د۔ جو آدمی بے عذر روزہ نہ رکھے یا نماز نہ پڑھے تو وہ قضا سے تلافی نہیں کر سکتا امام بخاریؒ اور ابن مسعودؓ کا فیصلہ بھی یہی ہے۔

(کواکب۔ص ١٨٥)

ز۔ عمرہ میں صفا و مروہ کے درمیان صرف ایک دوڑ کافی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔ (ایضاً)

ح۔ بعض حالات میں حائضہ بھی طواف کعبہ کر سکتی ہے۔ (ایضاً)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ط۔ آپ ﷺ بعض مقامات پر دو نمازیں جمع کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ (ایضاً)

ی۔ سفر کسی قسم کا ہو۔ چھوٹا ہو یا لمبا۔ اس میں قصرِ صلوٰۃ جائز ہے۔

ک۔ حلفِ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

حلفِ طلاق

ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ حلف الرجل فقال الحرام یلزمنی افعل کذا. والحل علی حرام لو افعل کذا. اوما احل الله علی حرام ان فعلت کذا. اوما یحل علی المسلمین یحرم علی ان فعلتکذا. وله زوجة. ففی هذا المسئلة نزاع مشهور بین السلف و الخلف ولکن القول الراجح ان هذا یمین من الایمان لا یلزم بها الطلاق."

ترجمہ: ایک آدمی قسم کھاتا ہے کہ اگر میں یوں کروں تو مجھ پر حلال حرام ہو جائے یا اگر میں یوں نہ کروں تو مجھ پر حلال حرام ہو جائے یا ہر وہ چیز جو مسلمان پر حلال ہے مجھ پر حرام ہو جائے۔ ایسا شخص شادی شدہ ہے اور اس کی بیوی موجود ہے تو کیا وہ بیوی اس پر حرام ہو جائے گی؟ اس مسئلہ پر علماء کا اختلاف ہے لیکن قول راجح یہ ہے کہ یہ ایک طرح کی قسم ہے جس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ہاں کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ (فتاوٰی ابن تیمیہ)

ل۔ حاجات میں انبیاء سے توسل جائز نہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر بہت سے علماء نے اپنی رائے دی ہے ان میں سے کچھ موافق ہیں اور کچھ مخالف۔

موافقین

موافقین ومخالفین میں سے چند علماء کے اقوال درج ذیل ہیں۔

ا۔ علامہ قسطلانی شارحِ بخاری فرماتے ہیں کہ

"وینبغی للزائران یکثر من الدعاء والتضرع والاستغاثة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالانبیاء والتشفع والتوسل به صلعم"

ترجمہ: (زائر کو چاہیے کہ دعا و عبادت میں انبیاء سے استعانت کرے اور رسول اللہ کو وسیلہ بنا کر آپ کی شفاعت کا طالب ہو)

۲۔ سمہودی کہتے ہیں ہے

"التوسل والتشفع به صلعم و بجاهه و ببركته من سنن المرسلين."

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو وسیلہ بنا کر اعانت طلب کرنا سنت انبیاء ہے۔

۳۔ ابن الجزری شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری (۸۳۳ھ) فرماتے ہیں۔

"ان من اداب الدعاء ان يتوسل الداعى الى الله با نبيائه"

ترجمہ: آدابِ دعا میں سے ایک یہ ہے کہ حاجتمند انبیاء کو وسیلہ بنائے۔

مخالفین

۱۔ امام مالک (۱۷۹ھ)

"لاارى ان يقف الزائر عند قبر النبى و يدعو ولكن يسلم و يمضى"

ترجمہ: زائر کے لیے جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگے اس کا فرض اتنا ہی ہے کہ السلام علیکم کہے اور چلتا بنے۔

۲۔ انس بن ملک رضی اللہ عنہ (۹۱ھ) اور چھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ ﷺ پر دعا و سلام مروی ہے لیکن وہ ساتھ یہ بھی کہتے ہیں۔

"ولا يدعون وهم مستقبل القبر."

ترجمہ: قبر رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا درست نہیں۔

۳۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (۱۵۰ھ) فرماتے ہیں۔

"يستقبل القبلة و يستدبر القبر الشريف."

ترجمہ: داعی دُعا کے وقت قبلہ رخ ہو اور پشت قبر کی طرف ہو۔

۴۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (۵۶۱ھ) فرماتے ہیں ے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"واقل ما فی الرضا ان یقطع طمعه عما سوی الله."

ترجمہ: درجۂ رضا حاصل کرنے کے لیے کم از کم یہ کرنا چاہیے کہ انسان ماسوی اللہ سے تعلقات منقطع کر لے۔

۵۔ یحییٰ بن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات مقدس میں یہ آیت دیکھی۔

"وملعون من کان ثقته بمخلوق مثله."

ترجمہ: وہ انسان ملعون ہے جو اپنے جیسی مخلوق پر اعتماد رکھتا ہو۔

۶۔ حدیث میں وارد ہے۔

"من اتکل علیٰ مخلوق مثله ذل."

ترجمہ: جس نے اپنے جیسی مخلوق پر بھروسہ کیا۔ ذلیل ہو گیا۔

۷۔ امام ابو حامد غزالیؒ (۱۱۱ھ ۵) فرماتے ہیں۔

"الکریم اذا وعدوفیٰ وان رفعت حاجته الیٰ غیره لا یرضیٰ."

ترجمہ: کریم کی علامت یہ ہے کہ وہ وعدوں کو پورا کرتا ہے اور کبھی نہیں چاہتا کہ حاجات غیر اللہ سے طلب کی جائیں۔

۸۔ ابن تیمیہؒ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

جب تاتاری دمشق پر حملہ آور ہوئے تو لوگ گھبراہٹ میں قبر پر پہنچ کر دعائیں مانگنے لگے ایک شاعر نے عوام کو حملہ تاتار سے بچنے کی تدبیر یوں بتلائی۔

یا خائفین من التتر لوذو بقبر ابی عمر
عوذو بقبر ابی عمر ینجیکم من الضرر

ترجمہ: تاتاریوں سے ڈرنے والو! ابی عمر کی قبر پر جا کر دعائیں مانگو۔ تمہیں نجات حاصل ہوگی۔

میں نے ان لوگوں سے کہا کہ جن سے تم استمداد کر رہے ہو اگر یہ آج زندہ ہوتے تو تاتاریوں کے آگے دم دبا کر بھاگ جاتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب التوسّل میں آپ مسئلہ وسیلہ وشفاعت پر یوں روشنی ڈالتے ہیں۔

''وسیہ کیا ہے پیروی رسول ﷺ اور عملِ صالح ۔ جو لوگ عامل نہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی دُعا تک فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ صحابہؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کی بڑی حمایت کی۔ کیا آخرت میں اسے اس کا کوئی اجر ملے گا۔ فرمایا۔

ان اهون اهل النار ابو طالب

(ابوطالب کو جہنم میں کمتر عذاب ہوگا)

صحیح مسلم میں وارد ہے۔ استاذنت ربی ان استغفر لامی فلم یاذن لی

(میں نے اللہ سے اپنی والدہ کی سفارش کی اجازت طلب کی لیکن نہ ملی)

اسی طرح آنحضرتؐ نے اپنے رشتہ داروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

یا فاطمة بنت عبدالمطلب. ویا نبی عبدالمطلب . لا املك لكم من الله بنا. سلونی من مالی ما شئتم.

ترجمہ: اے فاطمہ عبدالمطلب کی بیٹی! اور اے عبدالمطلب کے بیٹو۔ یاد رکھو کہ میں تمہیں اللہ سے نہیں بچا سکوں گا۔ تم مجھ سے مال ودولت مانگ سکتے ہو اور بس۔

اب اقوال سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں کسی شفاعت کی گنجائش نہیں۔ صرف اعمال صالحہ ہی بچا سکیں گے۔

وما لقی الله لا یشرك به شیئا فهو فی شفاعتی

ترجمہ: میں صرف اسی کی شفاعت کروں گا کہ جو اللہ کے پاس خالص توحید کی متاع لے کر پہنچا۔

لفظ وسیلہ کے تین معنی ہیں۔

۱۔ توسل بدعاء الرسول۔ یہ مشروع ہے۔

۲۔ توسل بطاعۃ الرسول۔ فرض ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔توسل بذات الرسول۔	یہ صورت نہ مشروع ہے۔ نہ منقول۔ کسی صحابی نے رسول کی زندگی میں یا موت کے بعد یہ نہیں کیا۔

یہ امام ابوحنیفہ اور چند دیگر علماء نے نساٴ لک بحق انبیا ئک'' کا فقرہ ممنوع وخلاف شرع قرار دیا ہے۔علامہ قدوری فرماتے ہیں کہ خدا پر کسی بزرگ یا پیغمبر کا کوئی حق نہیں۔ ان لوگوں کی عبادت ودیگر اعمال کا اللہ پر کوئی احسان نہیں۔

ومن شکر فانما یشکر لنفسہ و من کفر فان ربی غنی کریم. (قرآن)

ترجمہ: جواللہ کا شکرادا کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے اور جو احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ بے نیاز وکریم ہے۔

م۔کیا اللہ کے دست و پا ہیں؟ اگر ہیں تو کیسے ہیں؟ یہ ہے وہ سوال جس کا جواب امام ابن تیمیہ نے دیگر علماء سے قدرے مختلف دیا ہے۔العقیدۃ الواسطیہ میں آپ نے اپنا مذہب یوں بیان کیا ہے۔

''الایمان بما وصف اللہ بہ نفسہ وبما وصفہ بہ رسولہ من غیر تحریف ولا تعطیل ولا تکییف و لا تمثیل.... الخ

(جو کچھ قرآن ورسول نے اللہ کے متعلق کہا ہے اس پر بلا چون وچرا ایمان لانا)

یعنی یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا کہ خدا کے کان اور آنکھیں کیسی ہیں۔اس کا قد کتنا بڑا ہے ہمارے فرائض میں شامل نہیں چونکہ قرآن میں خدا کے ہاتھ پاؤں منہ وغیرہ کا ذکر آیا ہے اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی کیفیت معلوم کرنے کی قطعاً کوشش نہ کریں۔

آپ الرد علی النصاریٰ میں فرماتے ہیں کہ اگر خدا نے اپنی طرف ہاتھ پاؤں کی نسبت کی ہے تو یہ ایک ایسی نسبت ہے۔

یمتنع ان یدخل فیھا شیء من خصائص المخلوقین.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس میں مخلوق کی کوئی خصوصیت شامل ہونا محال ہے۔)

ایک مقام پر یہود کی خرافات کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

یہود کی خرافات میں سے ایک یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ''کہ خدا طوفانِ نوحؑ کے بعد بہت نادم ہوا اور اتنا رویا کہ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اور فرطِ ندامت سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا جس سے خون ٹپکنے لگا۔''

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔

''وھذا کفر واضح.''

(یہ سب کچھ کفر صریح ہے۔)

تو جو انسان قائلین تجسیم کو کافر سمجھتا ہو وہ خود کیسے قائل تجسیم ہو سکتا ہے۔

امام الحرمین[1] ابو المعالی عبدالمالک بن عبداللہ الجوینی (۴۷۸ھ) فرماتے ہیں۔

ان اللہ لا تشبہ شیاً من مخلوقاتہ لا فی زاتہ ولا فی صفاتہ.

(خدا اپنی ذات وصفات میں مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا۔)

مطلب یہ کہ اس کے ہاتھ پاؤں کان اور آنکھیں مخلوق سے مختلف ہیں اور ہم ان کی کیفیت سمجھنے سے قاصر ہیں۔

نواب صدیق حسن خان قنوجی (۱۳۰۷ھ) کہتے ہیں۔

واما ما ورد من النزول الی السماء الدنیا والقعود علی الکرسی فنو من بھا کا ولا نشتغل بکیفیتھا ولا تاویلھا.

ترجمہ: وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ اللہ ہر صبح آسمان دنیا پر اتر آتا ہے اور قرآن میں ہے کہ وہ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب سچ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان چیزوں کو بلا تاویل مان لیں اور کیفیت دریافت کرنے کی کوشش نہ کریں۔

علامہ علی قاری حنفی[2] ہروی (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں۔

ویحب ان یجری علی ظاھرہ و یفوض امر علمہ الیٰ قائلہ.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ہمارا فرض ہے کہ ایسی آیات کے ظاہری مفہوم پر ایمان لائیں اور حقیقت معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ اللہ کے بغیر کسی اور کو یہ علم حاصل نہیں۔

ان حوالوں سے واضح ہے کہ خدا کے دست و پا پر ایمان لانا تو فرض ہے لیکن ان کی حقیقت معلوم کرنا ہمارے فرائض سے خارج ہے اور اسی چیز کے قائل ابن تیمیہ تھے۔ آپ ان امور میں تاویل کو معیوب سمجھتے اور ظاہری مفہوم آیات پر ایمان لانے کی تلقین فرماتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ تجسیم نہیں بلکہ صراطِ مستقیم ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱؎ ان فرقوں کے عقائد اور پوری تفصیل میری تصنیف ''فلسفیانِ اسلام'' میں دیکھیے۔

۲؎ محمد بن نوح العجلی جندیسابوری۔ حسن بن حماد اور عبید اللہ بن عمر القواریری۔

۳؎ ۲۱۸ھ میں مامون نے اعتزال قبول کیا تھا۔ اس کے بعد معتصم (۲۱۸ھ-۲۲۷ھ) اور واثق (۲۲۷-۲۳۲ھ) اسی نہج پہ قائم رہے۔ متوکل کا زمانہ آیا تو اس نے معتزلوں کو دربار سے نکال دیا۔

۴؎ یہ لفظ مشی سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں چلنا، چونکہ یہ لوگ درس دیتے وقت چلتے رہتے تھے اس لئے مشائین کے نام سے مشہور ہو گئے۔

۵؎ المواہب اللدنیہ ۶؎ تاریخ مدینہ (خلاصۃ الوفا) ۷؎ غنیۃ الطالبین۔

۸؎ شرح اسماء الحسنیٰ ۹؎ کتاب الاستغاثہ فی الرد علی البکدلی ۱۰؎ مدرسالہ نظامیہ

۱۱؎ الانتقاد الرجیح ۱۲؎ شرح فقہ اکبر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

امام کی رحلت

امام سوموار (۱۲ ربیع الاول ۶۶۱ھ) کو پیدا ہوئے تھے اور ۲۰ ذیقعد ۷۲۸ھ کو سوموار ہی کے دن فوت ہوئے۔ (الرد۔ص ۴۸)

قلم۔ دوات۔ کاغذ اور کتابوں سے محروم ہونے کے بعد آپ ہر وقت عبادت و تلاوت میں مصروف رہنے لگے۔ ساڑھے چار ماہ کی اس مدت میں آپ نے اسّی ختم کئے تھے۔ اکاسیواں ختم اس آیت تک پہنچا تھا۔

ان المتقين في جنات و نهر في مقعد صدق عند مليك مقتدر.

ترجمہ: (متقی لوگ باغوں اور نہروں کا لطف لوٹیں گے اور اس شہنشاہ پُر جبروت کی ہمسائیگی میں ان کی لازوال قیام گاہیں ہوں گی) کہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ وفات کے بعد دو علماء یعنی عبداللہ بن المحب اور عبداللہ الزرعی الضریر نے باقی ماندہ قرآن ختم کر ڈالا۔ (الرد۔ص ۴۹)

خبرِ وفات کا ردِ عمل

آپ تقریباً بیس یوم بیمار رہے تھے اور آپ کی وفات سحر کے وقت ہوئی تھی۔ اس اندوہناک سانحہ کا اعلان مساجد کے میناروں اور فصیل شہر کے برجوں سے کیا گیا۔ آناً فاناً یہ خبر نہ صرف سارے شہر میں بلکہ گرد و نواح کی بستیوں تک پھیل گئی۔ لوگ جوق در جوق قلعہ کی طرف جانے لگے۔ ان میں آپ کے احباب و اقارب کے علاوہ حکومت کے بڑے بڑے منصب دار بھی تھے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ (الرد۔ص ۴۹) کہ میں حافظ ابوالحجاج المزی (۷۴۲ھ) کے ہمراہ قلعہ میں گیا۔ امام کے چہرے سے چادر سرکائی اور ان کے ماتھے کو چوما۔ مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوا کہ قید و بند کی صعوبتوں سے ان کے بال سفید ہو چکے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجوم

رفتہ رفتہ باب القلعہ اور سڑک پر ہجوم عظیم جمع ہو گیا۔ جامع دمشق میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ ایک گروہ چارپائی کے پاس تلاوت میں مصروف ہو گیا۔ لوگ اندر آتے آپ کے دیدار سے تبرک حاصل کرتے اور لوٹ جاتے۔ عورتیں آپ کے ماتھے کو رو رو کر چومتیں۔ سہولت کار کے لیے صرف ایک گروہ کو اندر رہنے کی اجازت ملی جن میں حافظ مزی بھی شامل تھے۔ آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل والے پانی کو آپ کے فدائیوں نے تقسیم کر کے پی لیا۔

(البدایہ۔ ج۔۱۴۔ ص ۱۳۶)

تبرک کے لیے آپ کی چند چیزیں لوگوں نے خرید لی آپ کی کنگھی ۵۰۰ درہم اور پارے والا دھاگا جو جوؤں سے بچنے کے لیے گلے میں ڈال رکھا تھا ۱۵۰ درہم میں فروخت ہوا جب جنازہ اٹھا تو تمام بازار اور سڑکیں کثرت ہجوم سے مسدود پائی گئیں۔ امراء۔ رؤساء۔ علماء۔ فقہا۔ پولیس۔ فوج۔ عورتیں اور شہر کے تمام بچے جنازہ میں شامل تھے۔ صرف تین مولوی باقی رہ گئے تھے۔ یعنی ابن جملہ۔ القحفازی (یا قحجازی) اور الصدر جن کی تمام زندگی آپ کی مخالفت میں بسر ہوئی تھی اور جنہیں اس روز جان کا ڈر تھا۔ (الرد۔ ص ۱۵۰ اور البدایہ۔ ج۔۱۴۔ ص ۱۳۹)

گریہ وزاری

جب لوگوں کی نگاہیں تابوت پر پڑیں تو ہر طرف سے گریہ وزاری کی دل ہلا دینے والی صدائیں بلند ہوئیں۔ عورتیں چھتوں پر چڑھ کر دہائی دینے لگیں ہر آدمی تابوت کو چومنے کے لیے آگے بڑھا۔ کئی پگڑیاں۔ جوتے۔ رومال اور چادریں راہ میں گر گئیں لیکن بے تابی کا یہ عالم تھا کہ کسی نے ان کی پرواہ نہ کی ہجوم کی وجہ سے جنازہ ایک قدم نہ چل سکتا تھا چنانچہ فوج اور پولیس کو دخل دینا پڑا۔ اور لوگوں کو جبراً ہٹا کر راستہ بنایا گیا۔

جامع بنی امیہ سب سے بڑی مسجد تھی اس میں نماز جنازہ کے لیے تابوت اتارا گیا۔ چونکہ لوگ مسجد میں نہیں سما سکتے تھے اس لیے مسجد سے باہر دور تک صفیں آراستہ ہوئیں۔ ہجوم کی اس بے تابی والہانہ شغف اور کثرت کو دیکھ کر کسی دل جلے نے آواز دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا تكون جنائز اهل السنة. (البداية. ج. ۱۴. ص ۱۳۸)

(سنتِ رسولؐ کے پیروں کے جنازے یوں ہوتے ہیں)

نمازِ جنازہ

پہلی نمازِ جنازہ قلعہ کے اندر محمد بن تمام کی قیادت میں ادا ہو چکی تھی۔ جامع میں علاؤالدین الخراط نے دوسری دفعہ نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز کے بعد لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر آنا شروع ہوئے۔ اژدحام کی وجہ سے لوگوں کا دم گھٹ رہا تھا۔ مسجد کے چار دروازے تھے۔ باب الفرادیس۔ باب الجابیہ۔ باب النصر اور باب الفرج۔ موخرالذکر سب سے بڑا تھا چنانچہ اسی سے جنازہ نکالا گیا۔ ہجوم کی وجہ سے سخت دِقّت پیش آ رہی تھی۔ تابوت ہجوم کے سر پر تھا جو چند قدم آگے جا کر پھر لوٹ آتا۔ آخر خدا خدا کر کے دمشق سے باہر ایک وسیع میدان میں پہنچا جہاں سہ بارہ نمازِ جنازہ آپ کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن کی قیادت میں ادا ہوئی۔

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد میں اپنے مکان کی چھت پر جو جنازگاہ کے متصل تھا چڑھ گیا تاکہ ہجوم کا اندازہ لگا سکوں۔ میں نے دائیں بائیں ہر طرف میدان پر نگاہ ڈالی کسی طرف ہجوم کی ابتداء وانتہا نظر نہ آتی تھی۔ جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ (کواکب۔ ص ۲۰۱)

شاملین جنازہ کی تعداد

کتنے آدمی جنازہ میں شامل ہوئے؟ اس سوال کا جواب دشوار ہے اول اس لیے کہ اس ہجوم کا شمار آسان نہ تھا۔ دوم۔ اس بے تابی کے عالم میں ہجوم کو گننے کا خیال ہی کسے تھا۔

زین الدین عبدالرحمٰن بن رجب حنبلی (۷۹۵ھ) کا اندازہ یہ ہے کہ ۱۵ ہزار عورتیں اور ۶۰ ہزار سے دولاکھ تک مرد تھے (البدایہ۔ ج۔ ۱۴۔ ص ۱۳۶)۔ یہ اندازہ کی حد تک مضحکہ خیز ہے۔ ۶۰ ہزار اور دو لاکھ میں ایک لاکھ چالیس کا فرق ہے۔ اندازہ میں اتنا فرق نہیں ہوسکتا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ چند چیزوں کو دور سے دیکھ کر کوئی کہے کہ یہ تعداد میں پانچ ہیں یا ایک سو پینتالیس۔ اس لیے کہ ۵ اور ۱۴۵ میں بھی ۱۴۰ کا فرق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جماعت جو جنازہ میں شامل تھی اس کا اندازہ یہ ہے کہ تقریباً ۱۵ ہزار عورتیں اور ۵ لاکھ مرد شامل ہوئے تھے۔ (کواکب۔۲۰۱)

ابن قدامہ کے ہاں تعداد کا اندازہ دو لاکھ تک ہے۔ (تذکرہ) اور یہی قول مرجح ہے۔ قاضی القضاۃ عبدالرحمٰن الحنفی کہتے ہیں کہ آپ کا جنازہ امام حنبلؒ سے ٹکر کھاتا تھا۔ بہت سے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ امام حنبلؒ کے بعد اتنا شاندار جنازہ نہیں دیکھا گیا۔ ابو عبدالرحمٰن السلمی فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ کے جنازہ پر ۷ اور ۱۰ لاکھ کے درمیان مخلوق جمع ہوئی تھی۔ علم الدین البرزالی (۷۳۸ھ) دو بڑے بڑے جنائز کا ذکر کرتا ہے۔ ایک ابوبکر بن ابی داؤد کا تھا اور دوسرا امام حنبلؒ کا۔ اور کہتا ہے کہ ابن تیمیہ کے جنازہ پر اس قدر اجتماع تھا کہ اگر بادشاہ اپنے حکم سے اتنے انسان جمع کرنا چاہتا تو کبھی نہ کر سکتا۔ دارقطنی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسہل بن زیاد القطان سے اور اس نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے۔

اے بدعتیو! تمہارا اور ہمارا فیصلہ ہمارے جنائز کریں گے۔

(کواکب۔ص ۲۰۱۔ البدایہ۔ج ۱۴۔ص ۱۳۷)

تدفین

اس کے بعد آپ کو مقبرہ صوفیہ میں لے گئے اور چوتھی مرتبہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز عصر سے ذرا پہلے آپ کو اپنے حقیقی بھائی شرف الدین (متوفی ۷۲۷ھ) کے پہلو میں ہمیشہ کے لیے لٹا دیا گیا۔ (کواکب۔ص ۲۰۱)

زیارت وفاتحہ

تدفین کے بعد عرصہ تک لوگ آپ کی قبر پر دُعا وصلوٰۃ کے لیے جاتے رہے ہر گاؤں میں آپ پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ یہاں تک کہ مصر۔ دمشق۔ عراق۔ تبریز اور بصرہ میں کوئی قریہ تک باقی نہ رہا۔ چین کے مختلف شہروں میں جمعہ کے روز منادی کرائی گئی۔

الصلوٰۃ علیٰ ترجمان القرآن۔ (قرآن کے مفسر پر نماز پڑھو)

چنانچہ ہر جگہ نماز پڑھی گئی۔ امام برہان الدین الفزاری آپ کی قبر پر مسلسل تین روز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے رہے۔ آپ انکسار کے خیال سے گدھے پر سوار ہوتے لیکن آپ کے وقار و جلال سے ہر شخص متاثر ہوتا تھا۔ (البدایہ۔ ج ۔۱۴۔ص ۱۳۹) آپ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیے بے شمار دفعہ قرآن ختم کیا گیا۔ (الرد۔ص ۵۰)

جمال الدین الزملکانی کہتے ہیں۔ جب آپ فوت ہوئے تو میں حجاز میں تھا۔ پورے پچاس دن کے بعد وہاں اطلاع پہنچی اور حجاز کے طول و عرض میں غم واندوہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔

(البدایہ۔ ج ۔۱۴۔ص ۱۳۷)

آپ کے متعلق لوگوں نے کئی خواب دیکھے اور برسوں تک دنیا میں آپ کے جنازہ کا چرچا رہا۔ آپ علم و عمل کے اس مقام پہ پہنچے ہوئے تھے کہ آج سات سو سال گزرنے کے بعد بھی آپ کی نظیر دنیائے اسلام میں پیدا نہیں ہوئی۔

مراثی

امام کی وفات پر مندرجہ ذیل بزرگوں نے مراثی کہے۔

۱۔ قاسم بن عبدالرحمٰن بن نصیر المقری۔ ۲۔ شیخ مجیر الدین ابو العباس احمد بن محمد البغدادی۔ ۳۔ شیخ امام صفی الدین عبدالمومن بن عبدالحق مدرس البشیریۃ بغداد۔ ۴۔ شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عبدالکریم التبریزی۔ ۵۔ شیخ زین الدین عمر بن الحسام الشبلی۔ ۶۔ تقی الدین محمود بن علی بن محمود بن مقبل الدقوقی البغدادی۔ ۷۔ سعد الدین ابو محمد سعد اللہ بن نجیح الحرانی۔ ۸۔ حسن بن محمد الغوی الماودانی۔ ۹۔ کمال الدین محمود بن اثیر الحلبی۔ ۱۰۔ شمس الدین الحنبلی۔ ۱۱۔ عبداللہ بن خضر بن عبدالرحمٰن المتیم الرومی۔ ۱۲۔ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن فضل اللہ العمری الشافعی۔ ۱۳۔ ابوحفص عمر بن الوردی الشافعی۔ ۱۴۔ امام محمد العراقی الجزری۔ ۱۵۔ شیخ علاؤ الدین ابن الغنام۔ ۱۶۔ شیخ جمال الدین عبدالصمد بن ابراہیم البغدادی الحنبلی۔ ۱۷۔ فاضل برہان الدین بن شہاب الدین التبریزی۔ ۱۸۔ بدرالدین بن عزالدین المغیثی۔ ۱۹۔ حافظ ذہبی۔

مراثی کی تعداد ۳۵ اور اشعار کی ۱۳۸۴ ہے ان تمام کو نقل کرنا دشوار ہے اس لیے یہاں صرف ایک مرثیہ مع ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرثیہ۔قاسم بن عبدالرحمٰن بن نصیر المقری۔

۱۔ عظم المصاب وزادت الافکار وجرت بحکم فراقك الاقدار

کس قدر بڑی مصیبت نازل ہوئی اور بیتابیوں میں کتنا اضافہ ہو گیا کہ مشیت الٰہی نے تمہاری جدائی کے احکام نافذ کر دیئے ہیں۔

۲۔ یا واحد فی حلم و علومه خلت البقاع و قلت النصار

اے علم و حلم میں بے نظیر انسان! تمہارے بعد بستیاں اجڑ گئیں اور یار و مددگار کم ہو گئے۔

۳۔ اعلیٰ تقی الدین یحسن صبرنا ولمثله تتهتك الاستار

کیا تقی الدین کی موت پر ہم صبر کریں۔ایسے صدموں پر بڑوں کے پول کھل جاتے ہیں اور وہ بچوں کی طرح چلاّتے ہیں۔

۴۔ تجری لعظم فراقه عبراتنا اسفا علیه کانها امطار

صدمۂ فراق میں ہمارے آنسو موسلا دھار بارش کی طرح جاری ہیں۔

۵۔ لهفیٰ علی بحر العلوم و غیضه یحوی الجواهر باهر زخار

افسوس کہ علوم و معارف کا موّاج سمندر خشک ہو گیا جس کے دامن میں چمکدار موتیوں کی ایک دنیا آباد تھی۔

۶۔ وینال منه الی القلوب جواهر والدر من فیه السنی نثار

اس سمندر سے دلوں کی دنیا جواہر معارف سے آباد تھی۔آپ کے دہن مبارک سے سدا موتی جھڑتے تھے۔

۷۔ فله بتفسیر الکتاب غرائب کشفت له و کذالك الاخبار

آپ نے قرآن حکیم کے وہ معارف بیان کئے جو آپ پر عیاں ہوئے اور احادیث میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔

۸۔ حبر لبیب اوحد فی عصرنا سل ما تشاء له به الاخبار

آپ خدا رسیدہ۔دانا اور یکتا گیتی تھے۔آپ سے جو چاہے پوچھو کہ یہاں علوم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نہیں۔

۹۔ غلب الملوك مهابة و شجاعة　　　لیث تهاب لقائه الكفار

آپ ہیبت وشجاعت میں بادشاہوں سے بڑھ کر تھے۔ وہ ایک ایسا شیر تھا جس کا نام سن کر کفار کے چھکے چھوٹ جاتے تھے۔

۱۰۔ ما كان الاشامة فی شامنا　　　و علیه من تقوی الاله شعار

آپ مملکت شام میں ایک حسین خال تھے اور ورع وتقویٰ سے آراستہ تھے۔

۱۱۔ وله من الله الكریم عنایة　　　وله من الصبر الجمیل دثار

آپ پر خدائے رحیم کی عنایت تھی اور صبر وجمیل کا لباس زیب بدن تھا۔

۱۲۔ ما كان الادرة مكنونة　　　لا یعتریه تدنس و غبار

وہ ایک ایسا دُرِّ بے بہا تھا جو کدورت سے بالکل پاک تھا۔

۱۳۔ لا یلوین الی الحكام تعففاً　　　و علیه من تقوی الاله وقار

آپ زہد کی وجہ سے حکام کے دروازوں کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔ تقویٰ کی وجہ سے آپ پر ایک طرح کا وقار طاری رہتا تھا۔

۱۴۔ ما كان الاحبر امة احمد　　　شخصت لعظم مصابه الانصار

آپ امتہ اسلامیہ کے رہبر تھے اس صدمہ کی وجہ سے آپ کے ہوا خواہ چکرا گئے ہیں۔

۱۵۔ ومجاهد فی الله حق جهاده　　　بحر الندا و نداءه مدرار

آپ نے اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کر دیا۔ سخاوت کے سمندر تھے اور آپ سے سخاوت موسلا دھار بارش کی طرح برستی تھی۔

۱۶۔ وله الزهادة والعبادة منهج　　　ولسنة الهادی له استبصار

زہد وعبادت آپ کا مسلک تھا اور سنت رسولؐ میں آپ کو کمال درک حاصل تھا۔

۱۷۔ حاز العلوم فروعها و اصولها　　　وبكل ما یروی له ایثار

اصول وفروع علوم کے جامع تھے اور آپ نے حدیث کو خصوصیت سے اپنے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتخاب کیا ہوا تھا۔

۱۸۔ یلوی عن الدنیا و عن شھواتھا وزواہ عنھا الواحد القھار

آپ دنیا و زخارف دنیا سے منحرف تھے اور یہ محض خدائی فضل و کرم کا نتیجہ تھا۔

۱۹۔ لما اقتاہ ھداہ منھاج الھدٰی و عطلہ ربك وافر مدرار

اللہ نے قناعت کی نعمت کے بعد آپ کو راہِ ہدایت دکھلائی۔ خدا کی نعمتیں حقیقتاً بے پایاں ہیں۔

۲۰۔ بکت السماء علیہ یوم فراقہ اسفا وجاء الغیث والامطار

موت کے دن آسمان رویا اور اس کے آنسو بارش کی صورت میں زمین پر ٹپکے۔

۲۱۔ نزل القضاء بہ فآنس رحمۃ من ربہ لا تدفع الاقدار

قضا۔ پیامِ موت لے کر آئی۔ اور آپ جوارِ رحمت میں پہنچ گئے۔ تقدیرِ الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔

۲۲۔ اوما نظرت الیہ فوق سریرہ حفت بہ من ربہ الانوار

کیا تم نے ملاحظہ نہیں کیا تھا کہ تابوت کو تجلیاتِ الٰہیہ محیط تھیں۔

۲۳۔ وبکی الشام و مدینہ و بقاعہ لما قضیٰ و کذالك الامطار

آپ کی موت پر قلمروشام۔ بستیاں۔ شہر اور دیگر خطے زار زار روئے۔

۲۴۔ والناس من باك علیہ محسرۃ و دموعھم فوق الخدود غزار

لوگ غم واندوہ کی وجہ سے رو رہے تھے اور ان کے رخساروں پر آنسو جھلک رہے تھے۔

۲۵۔ وھم الوف لیس یحصٰی جمعھم الا الا لہ الغافر الستار!

جنازہ میں ہزار در ہزار انسان شامل ہوئے جن کی صحیح تعداد رب ستار و غفار کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

۲۶۔ نزلوابہ کالبدر فی اشراقہ فتباشرت بقدومہ الاقمار

آپ کو لحد میں رکھا گیا تو یوں معلوم ہوا گویا بدر کامل ضیا ریز ہے۔ آپ عالم علوی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے تو مہتاب کی دنیا میں بشاشت و مسرت کی تجلیاں دوڑنے لگیں۔

۲۷۔ عبد الحلیم وجدہ سعد وبہ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ واخوہ عبد اللہ و الابرار

اس دنیا میں آپ کے والد۔ بھائی۔ جد امجد اور دیگر مقدس روحوں کو آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔

۲۸۔ و لمثل ھذا سارعو اھل التقی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ فا زو بما فازت بہ الاخیار

اہل تقویٰ نے ہمیشہ اسی قسم کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر دولتِ ابرار (ابدی فلاح) حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

۲۹۔ اللہ یکرمہ با فضل رحمۃ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ فی جنۃ تجری بھا لا نھار

اللہ آپ پر نہروں والی جنت میں فضل و رحمت کی بارشیں برسائے گا۔

۳۰۔ وکود سھا قدار ھقت و قصورھا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ قد اشرقت من فوقھا لا قمار

آپ کے لیے جامہائے شراب اور ایسے محلات مہیا ہوں گے جن میں مہتاب کی ٹھنڈی ضیا پڑ رہی ہوگی۔

۳۱۔ وصحافھا من فضۃ و لباسھم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ من سندس و طعام ھم اطیار

وہاں برتن چاندی کے اور لباس سندس کا ہوگا اور بھنے ہوئے پرندے کھانے کے لیے نصیب ہوں گے۔

۳۲۔ والحور فی تلک الخیام کواکب ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ الکنھن علی المدٰی ابکار!

وہاں جنت کی فضاؤں میں بادۂ شباب سے مست ایسی حوریں ملیں گی جو طویل مدت گزرنے کے باوجود باکرہ ہوں گی۔

۳۳۔ وعلٰی الارائک ینظرون نعیمھم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ و علیھم کاس الرھیق یدار

اہل بہشت تخت پر بیٹھ کر الٰہی حسن و جمال کا تماشہ دیکھیں گے اور بادۂ ناب کے دور ختم نہ ہوں گے۔

۳۴۔ ووجوھھم کا لبدر لیلۃ تمہ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ و ھل النواظر عند ذالک تمار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے چہرے بدرِ کامل کی طرح چمکیں گے۔ کیا آنکھیں اس وقت بھی مبتلا شبہ ہونگی؟

۳۵۔ ویمتعون بنظرة قدسیة من ربهم فیها العقول تحار

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حیران کن دیدار سے محفوظ ہوں گے۔

۳۶۔ بشرا الاصحاب الیمین فلیتنا منهم اذا سرنا الٰی ما سارو

دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والوں کو مبارک ہو۔ کاش مرنے کے بعد ہم بھی ان میں سے ہوں۔

۳۷۔ فی سن عیسیٰ و الجمال لیوسف و کطول آدم جنة الاخیار

حسنِ یوسفؑ شباب عیسیٰؑ اور قامت آدمؑ اہل جنت کو ملیں گے۔ یہ ہے جنت اہل خیر کی۔

۳۸۔ ثم الصلوٰة علی النبی محمدً فهو الرسول المصطفیٰ المختار

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام ہو جو دنیا بھر میں منتخب ہستی ہیں۔

۳۹۔ هادی الورٰی و امامهم و شفیعهم انصاره الاملاك و الاخیار

جو دنیا بھر کے رہنما۔ امام و شفیع ہیں اور ملائک اور اہل خیر آپ کے مددگار ہیں۔

۴۰۔ صلی الله علیه ما اهتز الثرٰی فرحاً اذا ما جاء ت الامطار

آپ پر اللہ اس وقت تک رحمتیں برساتا رہے جب تک فیض سحاب سے زمین کی سطح پر بشاشتیں اور مسرتیں کھیلتی ہیں۔

۴۱۔ اکوابها موضوعة و قبابها مرفوعة حفت بها الانوار

بہشت میں ان کے برتن قرینے سے سجے ہوئے خیمے لگے ہوئے اور تجلیاں ہر طرف چھائی ہوئی ہوں گی۔

ایک مدحیہ

اس خیال سے کہ امام کی داستان حیات ایک المیہ نہ بن جائے آخر میں سعد الدین محمد سعد بن نجیح الحرانی کا ایک مدحیہ درج کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ایامن مناقبہ فاخرہ ویامن مواھبہ غامرہ

اے مناقب فاخرہ اور بے پایاں جود وسخا کے مالک!

۲۔ ویامن سحائب افضالہ بآمال احبابہ ماطرہ

اے وہ جس کے ابرہائے فضائل سے ہواخواہوں کی امیدیں برستی ہیں۔

۳۔ ویامن لہ ھمۃ لم تزل بنحج مقاصد ظافرہ

اے وہ جس کی بلند ہمت تکمیل مقاصد میں ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے۔

۴۔ ویامن عزائمہ لم تزل الی درجات العلٰی سائرہ

اے وہ جس کی اوالعزمی ہمیشہ مدارج عُلیا کی تلاش میں رہتی ہے۔

۵۔ ویالیت حرب اذا ما سطا تذل لہ الاسد الکاسرہ

اے جنگی شیر! جس کے حملے کی تاب خونخوار شیر نہیں لا سکتے۔

۶۔ ویاطور حلم اذا ما جنٰی علیہ الجھول انثنی عاذرہ

اے کوہِ حلم! جب تمہیں کوئی جاہل ستائے تو تم اسے معذور سمجھ کر ایک طرف کو ہٹ جاتے ہو۔

۷۔ وان نال منہ بسوء المقال وقبح الفعال عذا غافرہ

تم دشمن کی بدگوئی واذیت رسانی کا جواب عفو میں دیتے ہو۔

۸۔ ویابحر علم تکاد البحار تفیض من امواجہ الذاخرہ

اے علم کے وہ سمندر جس کی زخار موجوں سے کئی اور دریا نکلنے کو ہیں۔

۹۔ یامن ادلتہ بالنصوص لاخصامہ ابدا قاھرہ

اے وہ جس کے دلائل نصّی کے سامنے دشمن ہمیشہ ذلیل ہوتا رہا۔

۱۰۔ یامن براھین اقوالہ کشمس الضحیٰ اذبدت سافرہ

اے وہ جس کے دلائل شمس النہار کی طرح جب وہ میں مصروف سفر ہو روشن ہیں۔

۱۱۔ ویامن عوارف عرفانہ تفوق علی الانجم الزاھرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے وہ جس کے جواہر علم روشن ستاروں سے کہیں زیادہ درخشندہ ہیں۔

۱۲۔ ویامن صوارم ارائه لا عناق اعدائه باتره

اے وہ جس کی آراء حلقوم اعداء کے لیے شمشیر برّاں ہیں۔

۱۳۔ ویا قدوۃ تقتدی العارفون بنور هداية الوافره

اے امام العصر! بڑے بڑے عارف تیرے نور ہدایت کی اقتداء کرتے ہیں۔

۱۴۔ و من صدقه یهدی الطالبین یوید با طنه ظاهره

اے وہ جس کی راست بازی طالبانِ حق کو پیام ہدایت دیتی ہے اور جس کا باطن ظاہر کے مطابق ہے۔

۱۵۔ ویاداعی الخلق فی عصره الی الحق بالحجج القاهره

اے دنیا کو روشن دلایل کے ساتھ سچائی کی طرف بلانے والے۔

۱۶۔ ویامن مکارم اخلاقه ذکت بعناصره الطاهره

اے وہ جس کی بلندی اخلاق اور پاکیزگی فطرت میں کوئی کلام نہیں۔

۱۷۔ ویامن بدائع اوصافه تعین علی مدحه شاعره

اے وہ جس کے بے مثال اوصاف شاعر کو مدح کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

۱۸۔ وماذا عسیٰ یبلغ المادحون من القول بالفطن العامره

تمہارے مداح اپنی زبردست ذہانتوں کے باوجود کہاں تک فصیح البیانی کریں گے اس لیے کہ۔

۱۹۔ ووصفك قد اعجز الواصفين وصير اذا هانهم حائره

وصّاف تمہاری ثنا سے عاجز ہیں اور ان کے دماغ چکرا گئے ہیں۔

۲۰۔ ولكن ذالك جهد المقل فكن بالقبول له جابره

لیکن یہ ایک حقیر و بے مایہ سی کوشش ہے۔ منظور فرما کر اسے بیش بہا بنا دیجئے۔

۲۱۔ ايامن بغالى و يامن ولائى روائح اخلاقه العاطره

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میری آرزو اور اے میرے محبوب! تمہارے معطر اخلاق کی نکہت۔

۲۲۔ بعلیاء حضرته دائما　　تطیب واردة صادره

تمہاری محفل میں ہر آنے جانے والے مشام کو معطر کرے۔

۲۳۔ لعمرك ان كان حظى غدا　　من الله فی دارة الأخره

تمہاری زندگی کی قسم اگر میرے نصیب میں کل قیامت کو وہی کچھ ہوا جو۔

۲۴۔ کما ھو عندك فی ھذه　　فتلك اذا کرة خاسره

آج آپ کے نصیب میں یہاں (دنیا میں) ہے تو یہ حقیقتاً ایک افسوس ناک بازگشت ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

اپنے اکابر کے سوانح قلم بند کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ ہم نسل نو کو ماضی سے متعارف کرائیں اور اس علمی و ثقافتی میراث کا امین بنائیں جو ہمارے عظیم اسلاف پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ جو قومیں اس میراث کی نگہداشت نہیں کرتیں اور جنہیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ ان کے اسلاف میں کتنے فلسفی، مؤرخ، ادیب، شاعر، مصنّف، مفسّر اور موجد تھے وہ خود اعتمادی سے محروم ہو کر دوسری اقوام کی حاشیہ بردار بن جاتی ہیں اور ان کی پیروی و نقالی کو کمال زندگی سمجھنے لگتی ہے ہم اندازاً ڈیڑھ سو برس سے اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ہم ملٹن۔ شیلے اور آسکر وائلڈ سے تو متعارف ہیں لیکن رومی۔ رازی۔ سینا۔ کندی۔ فارابی۔ ابن قیم اور ابن الجوزی سے قطعاً نا آشنا ہیں۔ ہم اس بھاٹ کی طرح ہیں جو دوسروں کے نسب نامے تو جانتا ہو لیکن اپنے اجداد سے بے خبر ہو۔

اقوام مغرب سیاسی غلبہ حاصل کرنے کے لئے حربوں سے کام لیتی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ محکوم کی تاریخ کو یا تو مسخ کر دیتی ہیں کہ اس کے سلاطین کو اوباش۔ اولیاء کو ٹھگ اور علماء کو جہلا کے روپ میں پیش کرتی ہیں اور یا اس پر پردہ ڈال کر اپنی تہذیب کا گرویدہ بنا لیتی ہیں۔ پاکستان کے ارباب قلم کا یہ ملّی فریضہ ہے کہ وہ اپنے عظیم اسلاف کو اس رنگ میں پیش کریں کہ نسل نو اپنے ماضی پہ ناز کرنے لگے اور غیروں کی نقالی سے بچ جائے۔

یہ کتاب اسی سمت میں ایک قدم ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور میری نجات کا وسیلہ بنائے۔

والسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

۱۔ الکواکب الدریہ۔ شیخ مرعیٰ بن یوسف الکرمی الحنبلی۔مصر ۱۳۲۹ھ

۲۔ القول الجلی۔ سید صفی الدین الحنفی البخاری، مصر ۱۳۲۹ ہجری۔

۳۔ الرد الوافر۔ حافظ ابو عبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ناصر الدین الشافعی، مصر ۱۳۲۹ھ

۴۔ البدایہ والنہایہ۔ ابوالفدا اسماعیل بن ابی حفص عمر بن کثیر، بیروت ۱۹۶۶ء

۵۔ امام ابن تیمیہ۔ قلمی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ ابوالعباس احمد بن الشیخ ابوبکر الطمرانی الکاملی۔

۶۔ الملل والنحل۔ ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی۔ مصر ۱۹۴۱ء

۷۔ الفہرست۔ اردو ترجمہ محمد بن اسحاق بن ندیم الوراق لاہور ۱۹۶۹ء

۸۔ الفرق الاسلامیہ۔ محمود البشبیتی۔مصر ۱۳۵۰ھ

۹۔ دائرۃ المعارف۔ فرید بن مصطفیٰ وجدی مصری۔ ۱۹۲۳ء

۱۰۔ شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ ایچ اے آر گب اور جے ایچ کریمرز۔ لاٹڈن۔ ۱۹۵۳ء

۱۱۔ معجم البلدان۔ شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت مصر ۱۹۲۳ء

۱۲۔ معجم الادباء۔ شہاب الدین قاہرہ ۳۸۔۱۹۳۶ء

۱۳۔ عقود الجواہر۔ جمیل بیگ العظم۔ بیروت ۱۳۲۶ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔	انسائیکلو پیڈیا آف اسلام. انگریزی	ہالینڈ ۱۹۵۷ء
۱۵۔	دائرۃ المعارف اسلامیہ اردو	جامعہ پنجاب ۱۹۶۶ء
۱۶۔	سیرت امام ابن تیمیہ.	غلام رسول مہر لاہور ۱۹۲۵ء
۱۷۔	لباب المعارف اسلامیہ.	پروفیسر عبدالرحیم پشاور ۱۹۱۸ء
۱۸۔	علمائے اسلام.	نیاز فتح پوری۔ لکھنؤ ۱۹۵۵ء
۱۹۔	طبقات سلاطین اسلام.	عباس اقبال۔ تہران ۱۳۱۲ھ
۲۰۔	امام ابن تیمیہ.	پروفیسر محمد یوسف عمری کوکن۔ مدراس ۱۳۲۶ھ
۲۱۔	ایضاً (اردو ترجمہ)	ابو زہرہ مصری لاہور ۱۹۶۸ء
۲۲۔	احمد بن حنبل (اردو ترجمہ)	ابو زہرہ مصری۔ لاہور
۲۳۔	دربار اکبری.	مولانا محمد حسین آزاد۔ لاہور ۱۹۲۷ء
۲۴۔	تفسیر الجواھر.	علامہ جوہری طنطاوی مصری۔ مصر ۱۳۴۷ھ
۲۵۔	فتاوٰی.	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۲۶ھ
۲۶۔	العقیدۃ الواسطیہ	امام بن تیمیہ مصر ۱۳۲۳ھ
۲۷۔	نقض المنطق.	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۲۳ھ
۲۸۔	کتاب النبوت	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۴۶ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۔	منهاج السنة.	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۲۲ھ
۳۰۔	الاختيارات العلميه	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۲۹ھ
۳۱۔	حقيقة مذهب الا تحادتين.	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۴۹ھ
۳۲۔	الرد على المنطقين	امام ابن تیمیہ بمبئی۔ شرف الدین الکبتی
۳۳۔	الصارم المسلول علىٰ شاتم الرسول	امام ابن تیمیہ۔ حیدر آباد دکن ۱۳۲۲ھ
۳۴۔	مجموعة الرسائل والمسائل.	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۴۹ھ
۳۵۔	كتاب الاستغاثة فى الرِّد على البكرى.	امام ابن تیمیہ۔ مصر ۱۳۴۶ھ
۳۶۔	الرسالة السبعينيه	امام ابن تیمیہ مصر ۱۳۲۹ھ
۳۷۔	تاريخ علوم عرب	پروفیسر اے آر نکلسن
۳۸۔	كتاب العبر	ابن خلدون عبدالرحمٰن بن محمد۔ قاہرہ ۱۲۸۴ھ
۳۹۔	الفتوحات المكية	ابن العربی۔ محی الدین محمد بن علی مصر ۱۳۲۹ھ
۴۰۔	وفيات الاغيان	ابن خلکان احمد بن محمد مصر ۱۳۱۰ھ
۴۱۔	رحلة ابن بطوطه	تلخیص از محمد فتح اللہ بن محمود۔ مصر ۱۲۷۹ھ
۴۲۔	الدرالكامنه	ابن حجر شہاب الدین العسقلانی حیدر آباد دکن ۵۰۔۱۳۴۸ھ
۴۳۔	شذرات الذهب	ابن العماد۔ ابوالفلاح عبدالحی بن احمد قاہرہ ۱۳۵۱ھ
۴۴۔	فوات الوفيات	محمد بن شاکر بن احمد الکتبی۔ بولاق ۱۲۹۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۔ العقود الدریہ — شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن الہادی بن قدامۃ المقدسی۔قاہرہ ۱۹۳۸ء

۴۶۔ جلاء العینین — محمود شکری بن عبداللہ بہاءالدین آلوسی۔ بولاق ۱۲۹۸ ہجری

۴۷۔ اعلام الموقعین — ابن حجر ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب الزرعی الدمشقی۔دہلی ۱۳۱۳ھ

۴۸۔ کشف الظنون — مصطفیٰ بن عبداللہ۔حاجی خلیفہ استنبول ۱۱۔۱۳۱۰ھ

۴۹۔ تذکرۃ الحفاظ — ذہبی۔شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن قیماز بن عبداللہ الدمشقی الشافعی۔حیدرآباد دکن ۱۳۱۵ھ

۵۰۔ مراۃ الجنان — یافعی۔عبداللہ بن اسعد بن علی بن عثمان حیدرآباد دکن ۴۰۔۱۳۳۷ھ

۵۱۔ الجامع الصحیح — بخاری۔محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ الجعفی۔

۵۲۔ صحیح مسلم — ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری۔

۵۳۔ معجم الشیوخ — علم الدین ابومحمد القاسم بن محمد بن یوسف بن محمد البرزالی الاشبیلی الدمشقی

۵۴۔ الطبقات الکبری — عبدالوہاب شعرانی

۵۵۔ الاعلام العلیہ فی مناقب ابن تیمیہ — سراج الدین ابوحفص عمر بن علی بن موسیٰ بن الخلیل البغدادی الازجی البزار۔

۵۶۔ شرح الاسماء الحسنیٰ — غزالی۔ابوحامد محمد بن الطوسی الشافعی۔

۵۷۔ الرسالۃ النظامیہ — امام الحرمین۔ابوالمعالی عبدالملک بن عبداللہ الجوینی۔

۵۸۔ الحصین الحصین — شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصنف کی دیگر کتب

- من کی دنیا
- دو قرآن
- معجم القرآن
- معجم البلدان
- تاریخ حدیث
- عظیم کائنات کا عظیم خدا
- بھائی بھائی
- رمز ایمان
- دانش عرب و عجم
- دانش رومی و سعدی
- میری آخری کتاب
- یورپ پر اسلام کے احسان
- فرمانروایان اسلام
- مضامین برق
- حرف محرمانہ

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

ISBN 969-503-812-3
9799695038122